شرح فصوص الحکم

جلد سوم حصہ چہارم

ادارہ ثقافت اسلامیہ

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

Marfat.com

تذکرہ مشائخ قادریہ نوشاہیہ

شریف التواریخ

سیدی

جلد سوم

الموسوم بہ

تذکرۃ النوشاہیہ

حصہ چہارم الملقب بہ

مآثر الاحبار

تالیف

سید شریف احمد شرافت نوشاہی

ادارہ معارفِ نوشاہیہ

ساہن پال شریف

گجرات پاکستان

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب : شریف التواریخ جلد سوم موسوم بہ تذکرۃ النوشاہیہ حصہ چہارم ملقب بہ مآثر الاحبار

مصنف : سید شریف احمد شرافت نوشاہی سجادہ نشین دربار نوشاہی ساہنپال شریف

سالِ تصنیف : ۱۳۹۱ھ ۱۹۷۱ء

ناشر : ادارہ معارفِ نوشاہیہ، ساہن پال شریف

مطبع : مطبعۃ المکتبۃ العلمیۃ لاہور

130498

تعداد : ۵۰۰ بار اول

تقطیع : ۲۲×۱۸/۸

خطاط : بخطِ مصنف

تاریخ طبع ونشر رجب المرجب ۱۴۰۴ھ / اپریل ۱۹۸۴ء

صفحات : ۲۹۰

قیمت : ۴۰/- روپے

ملنے کے پتے

۱۔ ادارہ معارف نوشاہیہ : ساہن پال شریف ضلع گجرات

۲۔ ادارہ معارف نوشاہیہ : مکان ۱۰ مری سٹریٹ ۱۰ شالامار ٹاؤن لاہور

۳۔ ادارہ معارف نوشاہیہ : نوشاہی منزل محمدی پارک، راجگڑھ لاہور

۴۔ رضا پبلی کیشنز : بازار داتا صاحب لاہور

۵۔ قاری محمد اسلم سلیم نوشاہی نوشاہی منزل بازار نوشہ پیر پیراں منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ

۶۔ حکیم قدرت اللہ اقبال، نوشاہی منزل، ۸۹ بی غلام محمد آباد، فیصل آباد

Marfat.com

Marfat.com

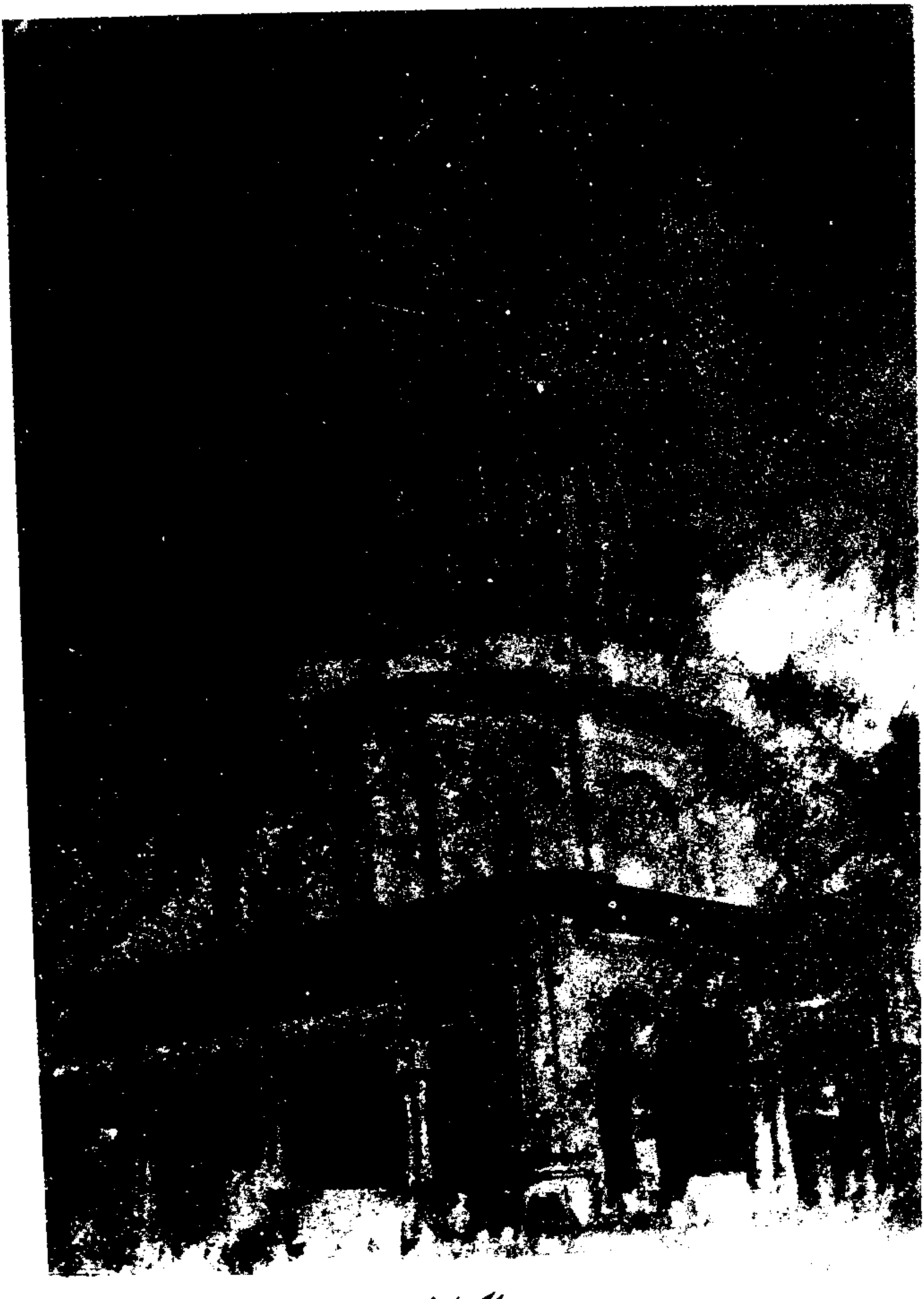

روضۂ اقدس حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخشؒ ساہن پال شریف

Marfat.com

تعاونوا على البر والتقویٰ

۲۸ جمادی الثانی ۱۴۰۴ھ/ یکم اپریل ۱۹۸۴ء کو دربار نوشاہی ساہن پال شریف میں اعلیحضرت سید غلام مصطفیٰ نوشاہی قدس سرہ العزیز کے سالانہ عرس کی تقریب تھی۔ جس میں کثیر تعداد میں متوسلین سلسلۂ نوشاہیہ جمع تھے، صاحبزادہ خضر عباسی نوشاہی نے اس موقع پر حاضرین کو اس کام سے آگاہ کیا جو ادارۂ معارفِ نوشاہیہ نے حضرت شرافت نوشاہیؒ کی وفات (۴ جولائی ۱۹۸۳ء) کے بعد اب تک شریف التواریخ جلد سوم کے حصص کی طباعت کے سلسلے میں انجام دیا ہے۔ مریدین جو حضرت شرافت رحمۃ اللہ علیہ کی نشانیوں (از قبیل لباس و تسبیح وغیرہ) کے طالب تھے۔ ان سے کہا گیا کہ اِس کتاب سے بڑھ کر ان کے لئے اور کیا چیز تبرک ہو سکتی ہے جو ان کے مرادؒ کے آثار صالحہ میں سے ایک ہے، جو مؤلف کا لباس نہیں بلکہ روح و روان ہے۔ تسبیح نہیں بلکہ سلسلۃ الذہب ہے۔ اس پر متوسلین سلسلہ نے شریف التواریخ کی طباعت جاری رکھنے کی غرض سے اپنے تعاون کا یقین دلایا اور عطیات کا اعلان کیا۔

معاونین اور معطی حضرات کے نام یہ ہیں:

سید خضر عباسی نوشاہی	چنبل
سید حیات شاہ ولد حسن شاہ	چک وسادا
غلام سرور ولد محمد دین	ہیگر
محمد عنایت ولد محمد حسین	سویاں
صوفی غلام نبی	چک صوبہ
غلام فاطمہ	گجیانہ
خلیفہ کرم دین	جھنڈیوال
اللہ دتہ ولد بڈھے خان	اروپ
محمد انور ولد پیر محمد نوشاہی	ساہن پال

Marfat.com

فضل کریم ولد نظام الدین	رکن پور
محمد خالد ولد سردار احمد	ونوٹیانوالی
غلام قادر ولد غلام محمد	
نجابت علی ولد احمد دین	
نذر محمد ولد اللہ دتہ	ڈھوک شہانی
حاجی ثناء اللہ	مدن چک
محمد حنیف ولد معراج دین	گوجرانوالہ
غلام رسول ولد گھنا	جانو چک
بشیر احمد ولد سراج دین	ڈھل
احمد دین	سارنگ
محمد عارف ولد بشیر	جوگ رانا
میاں خان	بھکھی

جزاکم اللہ۔

کتاب کی تعلیقات کی طباعت کے بارے میں ہم نے یہی مناسب سمجھا ہے کہ متن کی طرح یہ بھی بخطِ مصنّف چھاپی جائیں، سوائے ایسے مواد کے جو مصنف کے اپنے خط میں موجود نہیں ہے اور دوسرے ذرائع سے فراہم ہوا ہے۔ اس طرح مصنف کی یادداشتوں کا خط اور طریقہ بھی محفوظ ہو جائے گا۔

سید عارف نوشاہی

مادہ ہائے تاریخ طبع

نتیجہ طبع سید خضر عباسی نوشاہی

۱۔ مشائخ نوشاہیہ کے احوال = ۱۴۰۴ھ

۲۔ تذکرۂ مقبولان بارگہِ رب = ۱۹۸۴ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گذارش احوال

اللہ تعالیٰ ذوالمجد والاکرام راحم و رحمان کے بے پایاں احسان کے لئے الفاظ کہاں سے لاؤں جن سے اسکے شکریہ کا حق ادا ہو سکے وہ فضلِ عمیم جو اس غفور و رحیم نے اپنے محبوب پاک صاحب لولاک سید المرسلین امام اولین و آخرین رسول کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ لطف و کرم کے صدقہ میں ہم جیسے ضعیف البنیان انسانوں پر فرمایا ہے اور جس طرح نوازشات و انعامات کا ابر کرم ہم پر برسایا ہے۔ اسکی سپاس گذاری کیلئے میرے جیسا کم علم و کم فہم سوائے تشکر کے آنسوؤں کے اور کیا پیش کر سکتا ہے اور وہ بھی بجز رحمتِ رحمان اور نظرِ کرم سید انس و جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر ناممکن بلکہ محال ہے۔ عقل گم سم نگاہ تیرہ و خیرہ مگر رحمت سہارا دے رہی ہے۔

شریف التواریخ کی اشاعت کا سلسلہ جب شروع ہوا تو یہ ایک کٹھن وادی اور ناقابل تسخیر گھاٹی معلوم ہوتا تھا اور یہ سید شرافتؒ کی حیاتِ ظاہری کی ایک بہت بڑی کامیابی اور کامرانی تھی کہ اس ضخیم اور نادر کتاب کی اشاعت شروع ہو گئی اور انکی محنت شاقہ کا ثمر اپنی کمال مٹھاس اور خوبصورتی کے ساتھ ان کی آنکھوں کے سامنے آموجود ہوا کتاب کی جلدِ اول اور جلد دوم اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ زیورِ طبع سے مزین ہو کر رونق بزم قارئین کرام ہو گئی۔ تیسری جلد اپنے بارہ مہ پاروں کے ساتھ منازلِ طباعت میں داخل ہو رہی تھی کہ فخر خانوادۂ قادریت زیب سجادۂ نوشاہیت عالیجناب سید شریف احمد شرافت نوشاہی صاحب کو دار الفنا سے دار البقا کی طرف منتقل فرما دیا گیا۔ ہماری عقول فرمایہ نے مرشدِ برحق علیہ السلام کے اس فرزندِ عظیم کے اس اعزاز کو نہ پہچانا اور اس واقعہ کو ایک بہت بڑا المیہ قرار دیا۔ خاصکر شریف التواریخ کی اشاعت کا سلسلہ منقطع ہوتا دیکھ کر دل بے چین تھا اور منزل تیرہ و تاریک راستہ دشوار اور ہمت جواب دیتی معلوم ہو رہی تھی مگر رحمت رحمان ساتھ دے رہی تھی اور شفقتِ رسول انس و جانؐ پشت پناہی فرما رہی تھی وساوسِ نفسانی کے زیر اثر جب کبھی بھی رشتۂ امید ہاتھ سے چھوٹتا نظر آیا وہیں رحمت نے سہارا دیا اور عقل سلیم نے جھنجھوڑا کر جناب رحمۃ للعالمینؐ کے سایۂ رحمت میں بسنے والوں کو یاس و حرماں کا شکار نہیں ہونا چاہیئے۔ جناب سید شرافت مرحوم اگرچہ بظاہر ہمارے [illegible] سے اٹھ گئے ہیں لیکن درحقیقت وہ باحسن الوجوہ ہم میں موجود ہیں اور انہیں حیاتِ مستعار کے بدلے حیات

Marfat.com

طیبہ اور ابدیت حاصل ہو گئی ہے اور وہ کسی نہ کسی طرح ضرور ہم میں موجود ہیں اور ان کی دعائیں ہر وقت ہمارے شامل حال ہیں۔ میں زیر بار احسان ہوں اپنے محترم کرم فرما حکیم محمد موسیٰ امرتسری زید لطفہ کا کہ انہوں نے اس کام میں میری رہنمائی فرمائی اور کتاب کی اشاعت کے سلسلہ میں اپنے مشوروں اور ہدایات سے نوازا اور اس پر مستزاد حضرت مرحوم کے صاحبزادگان عالی قدر سید ریاض الحسن نوشاہی اور سید سعید الظفر نوشاہی کی سرپرستی اور غیر معمولی دلچسپی نے جلد سوم کی اشاعت میں جو سرعت رفتار پیدا کر دی ہے وہ خود ایک مثالی بات ہے۔ آج پیر دار کا متبرک دن اور ماہ اپریل کی سولہ تاریخ ہے جو میں اس کتاب یعنی جلد سوم حصہ چہارم کا دیباچہ بطور گذارش احوال لکھ رہا ہوں اور انشاء اللہ تعالےٰ بفیض نگاہ سید الثقلین علیہ و آلہ الصلوٰۃ والسلام اس چوتھے مہینہ کے اختتام تک حصہ چہارم مکمل پیش نظر قارئین کرام ہو جائے گا۔

اس حصہ کتاب کی اشاعت میں دوستوں کا تعاون اس طرح ہے۔ میرے عزیز القدر دوست حکیم قدرت اللہ اقبال نوشاہی فیصل آباد تو باقاعدگی کے ساتھ ہر حصہ کے لئے مبلغ دو ہزار عطیہ دے رہے ہیں۔ ساہن پال شریف میں یکم اپریل کو عرس نوشاہی کے موقع پر صاحبزادہ سید خضر نوشاہی نے کتاب کے لئے اپیل کی جس پر -/۱۷۱ روپے بطور عطیات صاحبزادہ سید سعید الظفر نوشاہی کی معرفت موصول ہوئے۔ صوفی رحمت علی حدو کے مریدکے والے جو میرے قبلہ والد مرحوم حضرت حاجی حسین بخش نوشاہی صاحب کے مرید اور میرے بڑے مخلص ہیں انہوں نے اس حصہ کتاب کے لئے مبلغ -/۵۰۰ روپے دیئے ہیں اور مستری محمد اسماعیل مریدکے والے نے مبلغ دو صد روپے چوہدری محمد سعید صاحب نے مبلغ ایک سو روپے، حاجی محمد اسلم صاحب نے مبلغ ایک سو روپے اور محمد شریف صاحب ابدال ضلع گوجرانوالہ نے مبلغ ایک سو روپے بطور عطیہ دیئے ہیں۔ رب کریم دوستوں کے اخلاص کو منظور فرمائے اور انہیں دین و دنیا میں کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔ آمین بحرمت جاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم۔

جبکہ جلد سوم کا حصہ چہارم آ گیا — فکر تاریخ طباعت میں نے کی جب رہا
مجھ سے ہاتف نے کہا اے زار تو لکھ بر ملا — سید شرافت پیر راہے آفتاب مادِ بقا

۱ ۹ ۶ ۸ ۴

دو شنبہ

۱۴ رجب المرجب ۱۴۰۴ھ / ۱۶ اپریل ۱۹۸۴ء

محمد لطیف زار نوشاہی
نوشاہی منزل محمدی پارک راجگڑھ
لاہور نمبر ۱

Marfat.com

فہرست مجمل

مضامین کتاب مآثر الاحباب ۔ حصہ چہارم از کتاب تذکرۃ النوشاہیہ جلد سوم از کتاب شریف التواریخ تصنیف سید ابو الطفر شریف احمد شرافت قادری نوشاہی برخورداری ساہنپالوی عفی عنہ

مقدمہ ۲

الف

۱ اسمٰعیل۔ شیخ اسمٰعیل نوشاہی رح ۳
۲ اشرف۔ مولانا حکیم محمد اشرف فاروقی منچری رح ۵
۳ اعظم شاہ۔ شیخ اعظم شاہ چنیانوالہ رح ۲۶
۴ الٰہی بخش۔ میاں الٰہی بخش ترقصوری رح ۲۹
۵ امام بخش۔ میاں امام بخش برقندازی لاہوری رح ۳۳
۶ امام شاہ۔ سخی امام شاہ وزیرآبادی رح ۳۴
۷ امانت۔ مرزا شاہ امانت گلاں والہ رح ۴۷

ب

۸ برہان الدین۔ حافظ برہان الدین ڈھولوی رح ۴۹
۹ برہان الدین۔ شیخ برہان الدین قصوری رح ۵۱
۱۰ بہادر۔ میاں بہادر لاہوری رح ۵۲

پ

۱۱ پیر بخش۔ مولوی حاجی حکیم پیر بخش فاروقی اچھکوی رح ۵۳

Marfat.com

۱۲ پیر کمال۔ مولانا شیخ پیر کمال لاہوری رح ۵۶

ج

۱۳ جعفر شاہ۔ سید جعفر شاہ مجذوب برقندازی پٹیالوی رح ۶۲

۱۴ جنت بی بی۔ مائی جنت بی بی کوہستانی رح ۶۷

ح

۱۵ حسین شاہ۔ سید حسین شاہ پنڈاوری رح ۶۸

۱۶ حیات اللہ۔ مرزا حیات اللہ خاں لاہوری رح ۶۹

خ

۱۷ خدا بخش۔ شیخ خدا بخش لاہوری رح ۷۰

۱۸ خیر محمد۔ باوا خیر محمد برقندازی پوٹھوہاری رح ۷۱

د

۱۹ دیدار بخش۔ میاں دیدار بخش لکھوالی رح ۷۲

ر

۲۰ رحمان شاہ۔ بابا رحمان شاہ ٹکہ پوری رح ۷۳

۲۱ روشن دین۔ سخی روشن دین ابھریروی رح ۷۴

ذ

۲۲ ذکریا خاں۔ نواب ذکریا خاں بہادر لاہوری رح ۷۷

س

۲۳ سپاہی شاہ۔ بابا سپاہی شاہ جھنگی والہ رح ۸۱

۲۴ سلطان۔ شیخ سلطان رح ۹۳

۲۵ سیف اللہ۔ میاں سیف اللہ بگھولوی رح ۹۴

Marfat.com

ش

۲۶ شیخ جی۔ باوا شیخ جی برقندازی پوٹھوہاری رح ۸۶

ص

۲۷ صدر الدین۔ سید صدر الدین مشہدی رضوی برقندازی بہاولپوری رح ۸۸

۲۸ صدیق بیگ۔ مرزا صدیق بیگ لاہوری رح ۸۹

ظ

۲۹ ظاہر۔ شاہ ظاہر ولی گکھڑ تلی رح ۹۰

۳۰ ظہور الدین۔ شاہ ظہور الدین کابلی پشاوری رح ۹۱

ع

۳۱ عادل شاہ۔ شیخ عادل شاہ لاہوری رح ۹۳

۳۲ عالم شاہ۔ بابا عالم شاہ موچیے والا رح ۹۵

۳۳ عبدالرحیم۔ میاں عبدالرحیم صاحب رح ۱۰۰

۳۴ عبدالرحیم۔ شیخ عبدالرحیم لاہوری رح ۱۰۱

۳۵ عبداللہ خاں۔ نواب سید عبداللہ خاں لاہوری رح ۱۰۲

غ

۳۶ غریب شاہ۔ سید غریب شاہ پنکھو والا رح ۱۰۳

۳۷ غلام رسول۔ سید غلام رسول سبزواری برقندازی پاکپتنی رح ۱۰۴

۳۸ غلام رسول۔ میاں غلام رسول صاحب رح ۱۰۶

۳۹ غلام محمد۔ میاں غلام محمد سہروردی رح ۱۰۹

ف

۴۰ فاضل شاہ۔ بابا فاضل شاہ نادون والا رح ۱۱۰

Marfat.com

۴۱	فتح الدین۔	حضرت سید فتح الدین برخورداری رح	۱۱۱
۴۲	فقیر اللہ۔	میاں فقیر اللہ نظام آبادی رح	۱۱۳
۴۳	فیض بی بی۔	مائی فیض بی بی لاہوری رح	۱۱۵
	ق		
۴۴	قل احمد۔	مولانا حکیم قل احمد فاروقی رح	۱۱۶
	ک		
۴۵	کرم شاہ۔	میاں کرم شاہ گاجر گولیہ رح	۱۲۱
	گ		
۴۶	گامے شاہ۔	بابا گامے شاہ لاہوری رح	۱۲۲
۴۷	گیتی شاہ۔	بابا گیتی شاہ مجذوبی رح	۱۲۳
	ل		
۴۸	لچھمی نرائن۔	منشی لچھمی نرائن دبیر کھنجاہی	۱۲۷
۴۹	لبنا۔	شیخ لبنا فقیر رح	۱۲۹
	م		
۵۰	مجنوں شاہ۔	میاں مجنوں شاہ برقندازی رح	۱۳۰
۵۱	محکم الدین۔	سید محکم الدین برخورداری رح	۱۳۲
۵۲	محکم الدین۔	شیخ محکم الدین لاہوری رح	۱۳۳
۵۳	محکم الدین۔	شیخ محکم الدین مجذوب لاہوری رح	۱۳۴
۵۴	محمد بخش۔	میاں محمد بخش جاچکے والا رح	۱۳۵
۵۵	محمد حاجی۔	میاں محمد حاجی فاروقی رح	۱۳۷
۵۶	محمد حسین۔	مولانا محمد حسین کھوکھر گاجر گولیہ رح	۱۴۱

Marfat.com

۵۷	محمد سعید۔	شیخ محمد سعید برقندازی پوٹھوہاری رح	۱۵۱
۵۸	محمد شاکر۔	مرزا محمد شاکر لاہوری رح	۱۵۲
۵۹	محمد صادق۔	میاں محمد صادق لاہوری رح	۱۵۳
۶۰	محمد علی۔	سید قاضی محمد علی سبزواری برقندازی جالندھری رح	۱۵۴
۶۱	مردان۔	میاں مردان قوال بھڑیوالہ رح	۱۵۶
۶۲	منصور شاہ۔	بابا منصور شاہ جھنگی دوسے شاہ والہ رح	۱۶۱

ن

۶۳	نواب۔	بی بی نواب صاحبہ برقندازی پوٹھوہاری رح	۱۶۲
۶۴	نور اللہ۔	حضرت مولانا سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات برخوردند	۱۸۵
۶۵	نور شاہ۔	بابا نور شاہ جھنگی نور شاہ والہ رح	۱۸۸
۶۶	نور محمد۔	بابا نور محمد بدوکی والہ رح	۱۸۹

ھ

۶۷	ہاشم شاہ۔	شیخ ہاشم شاہ تھریالوی رح	۱۹۰

تکملہ ۲۲۰

یاران شیخ عثمان قصوری

۶۸	شیخ ابدالی رح	۰
۶۹	شیخ احمد رح	۰
۷۰	شیخ برہان رح	۰
۷۱	مائی بوبو رح	"
۷۲	بی بی بیگم رح	"

Marfat.com

۷۳	بی بی بیگم ثانی رح	۲۲۰
۷۴	شیخ تاج الدین رح	〃
۷۵	شیخ جمال رح	〃
۷۶	شیخ حفیظ رح	〃
۷۷	شیخ حیدر رح	〃
۷۸	میاں خدا بخش رح	〃
۷۹	شیخ رانجھا رح	〃
۸۰	بی بی زلیخا رح	〃
۸۱	بی بی صبابو رح	〃
۸۲	شیخ عبدالرحمٰن رح	۲۲۱
۸۳	شیخ عبداللہ رح	〃
۸۴	شیخ غلام محمد رح	〃
۸۵	بی بی کلثوم رح	〃
۸۶	شیخ لاہوری رح	〃
۸۷	شیخ محمد رح	〃
۸۸	شیخ محمد یار رح	〃
۸۹	بی بی نادرہ رح	〃
۹۰	شیخ نتھا رح	〃
۹۱	شیخ نتھو رح	〃
۹۲	مائی نور بی بی رح	〃
۹۳	بی بی نیکاں رح	〃

Marfat.com

فہرست مفصل

مضامین کتاب مآثر الاخیار حصہ چہارم از کتاب تذکرۃ النوشاہیہ جلد سوم از کتاب شریف التواریخ تصنیف سید ابوالظفر شریف احمد شرافت قادری نوشاہی برخورداری ساہنپالوی عفاہ اللہ تعالے

مقدمہ ۲

۱ شیخ اسمٰعیل نوشاہی رح ۳

شجرہ بیعت "

چلہ نشینی "

یاران طریقت ۴

مدفن "

نوشاب شریف کی آبادی کا ذکر ۴

۲ مولانا حکیم محمد اشرف فاروقی منچری رح ۵

شجرہ نسب ۵

آبائی وطن و مقام ۶

تحصیل علوم ۷

بیعت طریقت "

منچر میں قیام ۸

منچر چیچہ کی آبادی کا ذکر "

آپ کی قدر شناسی ۹

Marfat.com

کالے والہ میں سکونت ۱۰

علوم مروجہ پر عبور ۱۱

سجع مُہر ״

سید حافظ نور اللہ شاہ سے محبت ״

شعر گوئی ۱۲

کرامات ״

برزخی حالت ״

قبر سے آواز آنا ״

تصنیفات ״

کلیاتِ اشرف ۱۴

کنز الرحمت کا دیباچہ ״

غزل ״

در توحید باری تعالےٰ ״

کنز الرحمت کے متعلق اعلیٰ حضرت نوشاہی کا ارشاد ۱۵

مصباح الطب کا دیباچہ ۱۶

چہار ارکان ״

رسالہ وراثت ۱۷

تضمین بر غزل حافظ شیرازی مخمس ״

معما ۱۸

مولانا اشرف مورخوں اور ادیبوں کی نظر میں ۱۹

معترفینِ کمالات ۲۱

Marfat.com

	اہلیہ	۲۲
	اولاد	〃
	یارانِ طریقت	〃
	تاریخ وفات	۲۳
	مدفن	〃
	قطعہ تاریخ از بیاض مولانا فضل احمدؒ	〃
	مادہ ہائے تاریخ	〃
	مولانا محمد اشرف کی اولاد کا مختصر شجرہ	۲۴
۳	شیخ اعظم شاہ چنیاں والاؒ	۲۶
	بیعت و خلافت	〃
	رؤیت کی تعبیر	〃
	کرامت	〃
	وفات کے بعد واقعات	〃
	تحریر اول	۲۷
	تحریر دوم	〃
	تحریر سوم	〃
	اولاد	〃
	یارانِ طریقت	۲۸
	تاریخ وفات	〃
	مدفن	〃
	مادۂ تاریخ	〃

Marfat.com

۴	میاں الٰہی بخش سنسر قصوری رح	۲۹
	تعمیر روضہ شاہ مراد رح	"
	کرامات	"
	حجب اور حدود	"
	کشف الکتاب	"
	حیوانات کا فرمانبردار ہونا	۳۰
	ایک منکر بے غیرت	"
	عملیات	"
	خیالات تسخیر سے بچنا	"
	مطالعہ کتب	"
	اولاد	۳۱
	یاران طریقت	"
	واقعۂ وفات	۳۲
	تاریخ وفات	"
	مادۂ تاریخ	"
۵	میاں امام بخش برخوردار لاہوری رح	۳۳
	تصنیف	"
۶	سخی امام شاہ وزیرآبادی رح	۳۴
	علم وفضل	"
	حکومت خالصہ کے ساتھ تصادم	"
	مکتوب	"

Marfat.com

شاہی گھرانے میں اعتماد کا حصول ۳۷

مکتوب "

دوستوں سے اخلاص ۳۹

مکتوب "

ترکِ دنیا ۴۰

تصانیف "

شعر گوئی "

یارانِ طریقت ۴۱

زمانۂ وفات ۴۲

وزیرآباد کی آبادی کا ذکر "

۷ مرزا شاہ امانت جنگلاں والے ۴۷

تصنیف "

یارانِ طریقت ۴۸

مدفن "

۸ حافظ برہان الدین ڈھولوی ۴۹

ڈھول میں آباد ہونا "

اولاد "

یارانِ طریقت ۵۰

واقعہ وفات "

تاریخ وفات "

مدفن "

Marfat.com

مادۂ تاریخ	۵۰
شجرہ فقرائے حافظ برہان الدین رہ	"
شیخ برہان الدین قصوری رہ	۵۱
میاں بہادر لاہوری رہ	۵۲
شجرہ اولاد میاں بہادر لاہوری رہ	"
مولوی حاجی حکیم پیربخش فاروقی اجنگوی رہ	۵۳
علم۔ عبادت اور اخلاق	"
عملیات	"
ختنا زیر کا عمل	"
تصنیفات	"
شاعری	"
دستخط	۵۴
اولاد	۵۵
یارِ طریقت	"
تاریخ وفات	"
قطعہ تاریخ	"
مادۂ تاریخ	"
مولانا شیخ پیر کمال لاہوری رہ	۵۶
تعلیم	"
خدماتِ والد	"
جمعیتِ قلب کا حصول	"

Marfat.com

	اسرارِ باطن کا ظہور	۵۷
	تصنیفات	"
	مثنوی تحائف قدسیہ	"
	ابتدائے کتاب	"
	مدح تحائف قدسیہ	۵۹
	کتاب کے نسخے	"
	فضائل و کمالات	۶۱
	اولاد	"
۱۳	سید جعفر شاہ مجذوب برقندازی پٹسیالوی رح	۶۲
	واقعہ بیعت	"
	ریاضت و مجاہدہ	"
	پٹسیالہ میں وُرُود	"
	راجہ کا مسخر ہونا	۶۳
	مسلمانوں کو راجہ کی تکالیف سے بچانا	"
	خوارق و کرامات	"
	چیچک کو دفع کرنا	"
	پٹسیالہ سے چھاونی ہٹا دینا	"
	سلطان الاذکار اور لطائف ستہ جاری ہونے کی توجہ	۶۴
	یارانِ طریقت	۶۶
	زمانہ وفات	"
	مدفن	"

Marfat.com

	مادۂ تاریخ	۶۶
	شجرہ فقرائے سید جعفر شاہ پشاوری رح	"
۱۴	مائی جنت بی بی کوہستانی رح	۶۷
	شوہر کا مسخر ہونا	"
۱۵	سید حسین شاہ مناوری رح	۶۸
	فراخی رزق کی دعا	"
	یاران طریقت	"
	مدفن	"
۱۶	مرزا حیات اسعد خاں لاہوری رح	۶۹
	واقعہ بیعت	"
۱۷	شیخ خدا بخش لاہوری رح	۷۰
۱۸	باوا خیر محمد برقنداز پوٹھوہاری رح	۷۱
	محبت شیخ	"
	یار طریقت	"
	زمانہ وفات	"
	مدفن	"
	عرس	"
۱۹	میاں دیدار بخش لکھنوالی رح	۷۲
	اولاد	"
	مدفن	"
۲۰	بابا رحمان شاہ ٹکہ پوری رح	۷۳

Marfat.com

۲۱	سخی روشن دین اچھروی رح	۷۴
	اوراد و وظائف	،،
	سخی کا خطاب ملنا	،،
	کرامات	،،
	دولتمندی کی دُعا	،،
	مخالفوں کا مطیع ہو جانا	۷۵
	سجادگی	،،
	یارانِ طریقت	،،
	مدفن	۷۶
	شجرۂ فقرائے سخی روشن دین رح	،،
۲۲	نواب زکریا خاں بہادر لاہوری رح	۷۷
	منصب پنجہزاری	۷۸
	بیعت طریقت	۷۹
	اولاد	۸۰
	مسجد نواب زکریا خاں	،،
	تاریخ تعمیر	،،
۲۳	بابا سپاہی شاہ جھنگی والے رح	۸۱
	تحریر کتب	،
	اولاد	۸۲
	یارانِ طریقت	،،
	مدفن	،،

Marfat.com

شجرہ فقرائے بابا سپاہی شاہ رح ۸۲

۲۴ شیخ سلطان رح ۸۳

۲۵ میاں سیف اللہ گھولوی رح ۸۴

تعلیم و بیعت طریقت "

سکونت "

اولاد "

مدفن ۸۵

۲۶ باوا شیخ جی برقندازی پوٹھوہاری رح ۸۶

طریق عبادت "

کرامات "

کیمیادی نگاہ "

ایک درویش سے مقابلہ ۸۷

مدفن "

۲۷ سید صدرالدین مشہدی رضوی برقندازی بہاول پوری رح ۸۸

بہاول پور میں وُرُود "

یارِ طریقت "

وفات و مادہ تاریخ "

۲۸ مرزا صدیق بیگ لاہوری رح ۸۹

یارانِ طریقت "

تاریخِ وفات "

مدفن "

Marfat.com

۲۹ شاہ ظاہر ولی گھڑتلی رح ۹۰

مدفن 〃

۳۰ شاہ ظہور الدین کابلی پشاوری رح ۹۱

مجاورت درگاہ پیر 〃

یاران طریقت 〃

زمانہ وفات 〃

مدفن ۹۲

مادۂ تاریخ 〃

شجرۂ فقرائے شاہ ظہور الدین رح 〃

۳۱ شیخ عادل شاہ لاہوری رح ۹۳

بیعت طریقت 〃

اولاد 〃

یاران طریقت ۹۴

مدفن 〃

شجرۂ فقرائے شیخ عادل شاہ لاہوری رح 〃

۳۲ بابا عالم شاہ حوسے والے رح ۹۵

ابتدائی حالات 〃

پیشہ آہنگری 〃

کرامات 〃

ڈاکوؤں کا مقابلہ 〃

تصرف فی الاجسام ۹۶

Marfat.com

	وفات کے بعد کرامت	٩٦
	چور سے آگاہ کرنا	"
	اولاد	"
	یارانِ طریقت	"
	تاریخ وفات	٩٧
	مدفن	"
	مادۂ تاریخ	"
	شجرہ اولاد بابا عالم شاہ سوہنے والے رح	٩٨
	شجرۂ فقرائے بابا عالم شاہ سوہنے والے رح	٩٩
٣٣	میاں عبدالرحیم صاحب رح	١٠٠
	یارانِ طریقت	"
	شجرۂ فقرائے میاں عبدالرحیم رح	"
٣٤	شیخ عبدالرحیم لاہوری رح	١٠١
	زمانۂ حیات	"
٣٥	نواب سید عبداللہ خاں لاہوری رح	١٠٢
	بیعتِ طریقت	"
	نظامتِ لاہور	"
	اولاد	"
	تاریخ وفات	"
	مادۂ تاریخ	"
٣٦	سید غریب شاہ ٹیکھوہ والے رح	١٠٣

Marfat.com

	یار طریقت	١٠٣
	شجرہ فقرائے سید غریب شاہ رح	״
٣٧	سید غلام رسول سبزواری برقندازی پاک پتنی رح	١٠٤
	سلسلہ نسب و طریقت	״
	فقر و فاقہ	״
	فراخدلی	״
	تولید فرزند کی دعا	״
	اولاد و یار طریقت	״
	مدفن	١٠٥
	شجرہ فقرائے سید غلام رسول برقندازی رح	״
٣٨	میاں غلام رسول صاحب رح	١٠٦
	شجرہ شریف قادری نوشاہی	״
٣٩	میاں غلام محمد سوہدروی رح	١٠٩
	تاریخ ولادت	״
	بیعت و خلافت	״
	علم نجوم	״
٤٠	بابا فاضل شاہ نادون والا رح	١١٠
٤١	حضرت سید فتح الدین برخورداری رح	١١١
	علم دوست ہونا	״
	عظیم مکان	״
	اولاد	١١٢

Marfat.com

	مزارِ شریف	۱۱۲
	تاریخ وفات	〃
	مدفن	〃
	مادۂ تاریخ	〃
۴۲	میاں فقیر اللہ نظام آبادیؒ	۱۱۳
	اولاد	〃
	شجرہ اولاد میاں فقیر اللہ نظام آبادیؒ	〃
۴۳	مائی فیض بی بی لاہوریؒ	۱۱۵
۴۴	مولانا حکیم فضل احمد فاروقیؒ	۱۱۶
	عملیات	〃
	برائے الشعراء	〃
	تصنیفات	〃
	غزل، ریختہ اور دوہڑے	۱۱۷
	مولانا فضل احمد مورخین کی نظر میں	۱۱۹
	دستخط مفتاح الحکمت	〃
	اولاد	〃
	تاریخ وفات	۱۲۰
	مدفن	〃
	مادۂ تاریخ	〃
۴۵	میاں کرم شاہ گاجر گولیہ	۱۲۱
	گری ہوئی بوہڑ کا کھڑا کرنا	〃

Marfat.com

	اولاد	۱۲۱
	یاران طریقت	〃
۴۶	باباگامے شاہ لاہوریؒ	۱۲۲
	سکونت	〃
	یاران طریقت	〃
	تاریخ وفات	〃
	مدفن	〃
۴۷	باباگیتی شاہ مجردیؒ	۱۲۳
	وفات کے بعد کرامت	〃
	شجرہ فقرائے باباگیتی شاہؒ	۱۲۴
	شجرہ طیبہ سلسلہ خاندان پاک قادریہ نوشاہیہ	〃
۴۸	منشی لچھمی نرائن دبیر گنجابی	۱۲۷
	ذہانت و فطانت	〃
	تصنیفات۔ غزل	۱۲۸
۴۹	شیخ لبنا فقیرؒ	۱۲۹
	زمانہ حیات	〃
۵۰	میاں مجنوں شاہ برقندازیؒ	۱۳۰
	شیخ کے عشق میں محو ہونا	〃
	نعمت فقر کا حصول	۱۳۱
	نظر میں برقی تاثیر	
	برقندازی اثر	

Marfat.com

۵۱	سید محکم الدین برخورداری رح	۱۳۲
	شعر گوئی	•
۵۲	شیخ محکم الدین لاہوری رح	۱۳۳
۵۳	شیخ محکم الدین مجذوب لاہوری رح	۱۳۴
۵۴	میاں محمد بخش جاسکے والہ رح	۱۳۵
	اولاد	〃
	تاریخ وفات	•
	مدفن	〃
	قطعہ تاریخ از بیاض خطی صاحبزادہ خورشید احمد حسین احمد قلعہ داری •	۱۳۶
	مادۂ تاریخ	•
۵۵	میاں محمد حاجی فاروقی رح	۱۳۷
	ہجو گوئی	〃
	اولاد	۱۴۰
	تاریخ وفات	•
	مادۂ تاریخ	〃
۵۶	میاں محمد حسین کھوکھر گاجر گولیہ	۱۴۱
	وطن و مقام	〃
	تعلیم و تربیت	〃
	فن کتابت	۱۴۲
	تصنیفات	•
	دقائقِ چنول	〃

130498

Marfat.com

قصہ پوڑی چھیاں	۱۴۲
قصہ ہیر رانجھا	۱۴۳
قصہ شیریں خسرو فرہاد	۱۴۴
قصہ سوانگ	۱۴۵
قصہ مچھر	"
ذخیرۃ العجائب	"
ظرافت آمیز اشعار	۱۴۶
تحریرات قلمی	"
سُبحۃ الابرار کا دستخط	"
مجمع الصنائع کا دستخط	"
حمائل شریف کا دستخط	۱۴۸
تحفۃ الاحرار کا دستخط	"
گلستان کا دستخط	"
سجع مُہر	۱۴۹
اولاد	"
یارانِ طریقت	۱۵۰
تاریخ وفات	"
مدفن	"
مادۂ تاریخ	"
شجرہ اولاد مولوی محمد حسین	"
شیخ محمد سعید برخوردار [illegible] "	۱۵۱

Marfat.com

	یارِ طریقت	۱۵۱
	مدفن	"
	شجرۂ فقرائے شیخ محمد سعید برقندازی رح	"
۵۸	مرزا محمد شاکر لاہوری رح	۱۵۲
۵۹	میاں محمد صادق لاہوری رح	۱۵۳
۶۰	سید قاضی محمد علی سبزواری برقندازی جالندھری رح	۱۵۴
	عبادات و ریاضات	"
	اخلاق و عادات	"
	یارانِ طریقت	"
	تاریخ وفات	۱۵۵
	مدفن	"
	مادۂ تاریخ	"
۶۱	میاں مروان قوال بھڑ نوالہ رح	۱۵۶
	شعر گوئی	"
	اولاد	۱۵۸
	مدفن	"
	میاں مروان قوال کی اولاد کا مختصر تذکرہ	"
۶۲	بابا منصور شاہ جنگی دارے شاہ والہ رح	۱۶۱
	جنگل میں آبادی کرنا	"
	اولاد	"
	مدفن	"

Marfat.com

بی بی نواب صاحبہ برقندازی پوٹھوہاری رح	۱۶۲
خلافت واجازت	″
کرامات	″
مردانہ علامات	″
گھوڑوں کا سلام کرنا	″
اولاد	۱۶۳
یاران طریقت	″
مدفن	″
شجرۂ فقرائے میر نواب صاحب برقندازی رح	۱۶۴
مسئلہ خلافت مستورات	۱۶۵
نقل فتوائے عدم جواز بیعت مستورات	۱۷۱
فتوائے عدم جواز بیعت مستورات کا جواب	۱۷۷
مولوی غلام جیلانی پشاوری کے فتوے کا جواب	۱۷۸
مولوی عبدالرحمن گولڑوی کے فتوے کا جواب	۱۸۱
پیر فضل شاہ جلال پوری کے فتوے کا جواب	″
میاں عبدالحکیم پشاوری کے فتوے کا جواب	۱۸۲
پشاوری نوشاہی فقیروں کے فتوے کا جواب	
مولوی محمد [illegible] نقشبندی [illegible] کے فتوے کا جواب	
شیخ [illegible] کے فتوے کا جواب	۱[illegible]
مولوی محمد [illegible] پشاوری کے فتوے کا جواب	
حضرت مولانا [illegible] حافظ نور [illegible]	[illegible]

Marfat.com

	تصنیفات	۱۸۵
	فتاوائے نوشاہیہ الموسوم بہ نور الفتاویٰ	//
	مصطلحات الصوفیہ	//
	فالنامہ قرآنی	//
	انشائے نور اللہ	//
	رقعات نور اللہ	۱۸۶
	مکتوبات نور اللہ	//
	حقایق نوریہ	//
	اعتراف کمال	۱۸۷
	اولاد	//
	تاریخ وفات	//
	مدفن	//
	مادۂ تاریخ	//
۶۵	بابا نور شاہ جھنگی نوشاہ والہ رح	۱۸۸
۶۶	بابا نور محمد بدوکے والہ رح	۱۸۹
۶۷	شیخ محمد شاہ تھرپالوی رح	۱۹۰
	خاندان کی تحقیق	//
	تاریخ ولادت	۱۹۱
	تحصیل علوم	۱۹۲
	فیضان طریقت	//
	ذکر و شغل	۱۹۳

Marfat.com

لنگر کا اجراء	۱۹۳
عبادت و ریاضت	״
اخلاق و عادات	״
رعب و جلالیت	״
جاگیریں	״
عشق غوثیہ	״
حضرت نوشہ صاحب رح سے عقیدت	۱۹۴
حلیہ و لباس	۱۹۵
کرامات	״
مریضوں کو شفا	״
ایک جذام والی عورت کا شفا پانا	״
شاہی دربار میں عزت	״
برہمنوں کا اسلام قبول کرنا	۱۹۶
ایک غائب کو حاضر کرنا	״
دریا سے پایاب گذرنا	
شاعری	
رنجیت سنگھ کا درباری شاعر ہونا	۱۹۷
حکومت کے خلاف جنگ لڑی	״
تصنیفات	۱۹۸
چہار بہار فارسی	
مثنوی شاہنامہ فارسی	۲۰۰

Marfat.com

دیوان ہاشم شاہ فارسی	۲۰۰
بیاض ہاشم شاہ فارسی	۲۰۱
مثنوی یوسف زلیخا فارسی	″
زبدۃ الرسل فارسی	″
کلیات ہاشم شاہ	″
قصائد فارسی	″
غزلیات فارسی	″
مناجات و مدحیات فارسی	″
قصہ سسی پنوں پنجابی	۲۰۲
قصہ سوہنی مہینوال پنجابی	″
قصہ شیریں فرہاد پنجابی	۲۰۳
قصہ ہیر رانجھا پنجابی	″
قصہ محمود شاہ غزنوی پنجابی	″
قصہ لیلےٰ مجنوں پنجابی	″
سیحرفیاں	″
کافیاں	۲۰۴
دوہڑے	″
ڈیوڑھے	۲۱۰
کتاب طب	″
باراں ماہ	″
فقر نامہ	″

Marfat.com

گیان پرکاش ہندی ۲۱۰

گیان مالا ہندی ۲۱۲

پنج گرنتھی ہندی ״

راج نیتی ہندی ״

چنتاہر ہندی ״

پوتھی حکمت ہندی ״

ٹیکا ہندی ״

اصنافِ اشعار ״

شلوک ״

گورمکھی ۲۱۳

کبت ״

سو یا کام دھین ״

ملفوظات ״

ہاشم شاہ ہندو جین اور ادیبوں کی نظر میں ۲۱۴

غزل ۲۱۶

بیویاں اور اولاد ״

یارانِ طریقت ״

تاریخ وفات ״

مدفن ۲۱۹

مادۂ تاریخ ״

تکملہ ۲۲۰

Marfat.com

کتابیات ۲۲۲

دستخط مولف وکاتب

تکملہ

میاں امام بخش لاہوری ۲۳۲

بی بی سکھی لاہوری ۲۳۴

والد د فرید بخش بہاولپوری ۲۳۶

Marfat.com

شریف التواریخ

جلد سوم الموسوم بہ

تذکرۃ النوشاہیہ

حصہ چہارم

الملقب بہ

مآثر الاحبار

اس میں

ان بزرگوں کے احوال لکھے گئے ہیں جو حضرت نوشہ گنج بخش
کے مریدوں میں چوتھی پشت گزرے ہیں، بترتیب حروف تہجی
ان کے ذکر تحریر کئے گئے ہیں

از تصنیف

خادم درویشاں فقیر ابوالظفر سید شریف احمد شرافت نوشاہی
اصلح اللہ حالہ ومآلہ

مقیم ساہن پال شریف ضلع گجرات

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ سیدنا محمد والہ واصحابہ اجمعین۔

اس سے پہلے کتاب شریف التواریخ کی ۲ جلدیں مکمل تصنیف ہو چکی ہیں۔ اور تیسری جلد تذکرۃ النوشاہیہ کے ۱۲ حصوں میں سے تین حصے بھی مکمل لکھے جا چکے ہیں۔ اب یہ چوتھا حصہ شروع ہے۔ اس میں اُن حضرات کا تذکرہ ہے جو شیخ الاسلام حضرت نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہ العزیز کی چوتھی پشت میں مرید ہیں۔ ان کے حالات بترتیب حروف تہجی لکھے گئے ہیں۔ اور اس کتاب کا نام "مآثر الاحبار" رکھا گیا ہے۔ واللہ المستعان وعلیہ التکلان۔

سید شرافت نوشاہی کان اللہ لہٗ

۱۸ صفر ۱۳۹۱ھ ۱۵ اپریل ۱۹۷۱ء

Marfat.com

الف

(۱)

اسمٰعیل

شیخ اسمٰعیل خوشابی رح

آپ کا نام اسمٰعیل، لقب سوارا۔ حجام پیشہ کرتے۔ قصبہ خوشاب شریف کے رہنے والے تھے۔

شجرہ بیعت | آپ کی بیعت طریقت شیخ عبد اللہ قصاب (ساکن گودڑی بازار ملتان)[۱] سے تھی۔ وہ مرید بابا مستان شاہ ملتانی رح کے تھے جن کا ذکر اس کتاب تذکرہ نوشاہیہ کے دوسرے حصہ لطائف الاخیار میں لکھا جا چکا ہے۔

حال نسبی | سید عنبر بخش نوشاہی رسول نگری رح نے مناقبات نوشاہیہ میں لکھا ہے کہ آپ نے مرشد صاحب کے حکم سے دریا میں چلہ کیا۔ اثنائے عبادت میں حضرت غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی رح کی زیارت فیض بشارت ہوئی۔ انہوں نے فیضان الٰہی سے معمور کیا اور حکم دیا کہ تم شمس سیالاں میں چلے جاؤ۔ وہ تمہارا مسکن ارشاد ہے۔ چنانچہ آپ وہاں تشریف لے گئے اور بے شمار لوگ آپ سے فیضیاب ہوئے۔

یاران طریقت | آپ کے دو درویش کامل تھے۔

۱ شیخ عبد الغفور رح

۲ شیخ عبد الشکور رح

مدفن | آپ کی قبر مقام شمس سیالاں علاقہ ملتان میں ہے

۱؎ مناقبات نوشاہیہ قلمی ۱۱ شرافت۔

خوشاب شریف کی آبادی کا ذکر | چونکہ آپ کی پیدائش خوشاب میں ہوئی، اس لئے اس کی آبادی کا ذکر کتاب مخزن پنجاب صلا ۳۱۴ مصنفہ مفتی غلام سرور لاہوری میں سے لکھا جاتا ہے۔

" یہ ایک مشہور شہر ہے۔ دو ہزار گھر اور دو سو دکان کی آبادی رنجیت سنگھ کے وقت اس میں تھی۔ اب بھی آبادی اس کی بارونق ہے۔ تجارت کی کثرت ہے۔ اچھے اچھے کارخانے جاری ہیں آبادی اس کی دریائے جہلم کے داہنے کنارے پر واقع ہے۔ شہر کی عمارت پختہ۔ قوم اعوان، راجپوت، سید، کسر، کوڑہ، کھوکھر، جھٹ وغیرہ اس میں آباد ہیں۔ لنگی، کھیس سوتی و ابریشمی دستر وع و شطرنجی گلکار سوتی اس میں اچھے بنتے ہیں۔ ایک میلہ خوشاب سے مشرق کی طرف ایک کوس خانقاہ حضرت شاہ عنایت۔ شاہ ولایت پر محرم کی پہلی تاریخ ہوتا ہے۔ دوسرا میلہ حافظ دیوان کی خانقاہ پر بیسویں جیٹ کو۔ تیسرا میلہ مقبرہ ولی اللہ پر ساتویں ذی الحجہ کو۔ چوتھا میلہ شاہ فقیر کی کوڑی کا اساڑھ کے مہینے میں ہوا کرتا ہے۔"

Marfat.com

(۲)

اشرف

مولانا حکیم محمد اشرف فاروقی منیری رح

آپ مخزن انوار ولایت، مطلع اسرار ہدایت، اہل فضل وکمال، برگزیدۂ درگاہ ذوالجلال، علامۂ دوران، فہامۂ زمان، شاعر فقید المثال، ناظم باکمال، صاحب شریعت وطریقت، عاشقان قادریہ نوشاہیہ سے تھے۔

شجرۂ نسب | آپ کا نام محمد اشرف، تخلص اشرف تھا۔ والد بزرگوار کا نام میاں اعز الدین المعروف عزت دین تھا۔ ان کی عمر کا صحیح تھا، مادہ ع

" اعز الدین معزز جہان بود "

دادا صاحب کا نام میاں معصوم تھا جو مولانا اشرف [illegible]

[illegible]

[illegible]

چھوٹی عمر والد حضرت مولانا اشرف تھا [illegible]

[illegible]

Marfat.com

اس سے اوپر شجرہ نسب بیاض فاروقیہ میں اس طرح ہے ۔

" میاں معصوم بن علم الدین بن شاہ رخ بن شاہ داد بن فتح محمد بن بازید بن میاں محمد فاروق "

تحریرات خطی مولوی حکیم کرم الٰہی فاروقی ساکن بگووالہ ضلع سیالکوٹ میں اس سے اوپر شجرہ نسب اس طرح پر ہے ۔

" محمد فاروق بن شیخ شعیب[2] بن شیخ احمد بن یوسف بن فتح محمد بن شہاب الدین بن شیخ احمد[3] بن نصیر الدین[5] بن محمد[4] بن ماران بن سلیمان بن مسعود بن عبد اللہ بن واعظ اکبر بن ابو الفتح بن ابراہیم بن ادہم بن سلیمان بن ناصر بن عبد اللہ بن امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہم " [6]

آبائی وطن و مقام آپ کے آباؤ اجداد کا وطن موضع چک بھارا تھا ۔ جو دریائے راوی کے مضافات میں ایک گاؤں ہے ۔ آپ کے بزرگ وہاں سے چل کر موضع پانڈو کے ضلع گوجرانوالہ میں آکر رہائش پذیر ہوئے ۔ ان کا آبائی پیشہ ۔ امامت ۔ طبابت ۔ کتابت تھا

---

[2] فیض محمد شاہی جلد اول قلمی ص ۵۵۹ میں اس شجرہ میں چند اختلافات ہیں ۔ اس میں بجائے فتح محمد کے شیخ احمد لکھا ہے ۔ [3] شیخ احمد المشہور بہ فرخ شاہ بادشاہ کابل ۱۲ [4] محمود المعروف بہ سلیمان شاہ بن سلوان شاہ (ساماں شاہ) بن سلیمان ۱۲ [5] ابو الفتح بن اسحاق بن ابراہیم ۱۲ [6] یہ شجرہ نسب تین[3] جگہوں پر قابل التفات ہے ۔

۱ ۔ محمد فاروق ۔ اور شیخ شعیب کے درمیان تین سو[300] سال کے زمانہ کا بُعد ہے ۔ یہ شیخ شعیب ؒ بابا فرید الدین گنج شکر کے دادا صاحب تھے ۔ اور محمد فاروق کا زمانہ دسویں گیارہویں صدی ہجری ہے ۔

۲ ۔ ابراہیم بن ادہم بلخیؒ متوفی ۲۶۱ھ بقول مولوی اشرف علی تھانوی فاروقی نہ تھے ۔ بلکہ بنی عجل سے تھے ۔

۳ ۔ عبد اللہ بن عمر رض کے کسی بیٹے کا نام ناصر نہیں تھا ۔ ۱۲

لہذا مولانا اشرف کا شجرہ نسب میاں محمد فاروق تک صحیح ہے ۔ غالباً انہی نام کی نسبت سے فاروقی کہلاتے ہوں گے ۔ ۱۲ مؤلف

Marfat.com

یہاں بھی امام مسجد کی حیثیت سے رہے۔ آپ کی پیدائش اسی گاؤں میں ہوئی، اور یہیں نشوونما پائی۔ قصہ جات میں لکھتے ہیں ؎

جگ بھارے دا آکھدے ساڈا وطن قدیم — آندا پاس جھنداں دے حکمت نال حکیم
دانے پانی قسمتی کیتی سانوں کھیچ — ہوئی رہائش آئے کے پانڈو کیاں وچ

کنز الرحمت میں بھی اپنے باپ دادا کا پانڈو کے میں رہائش ہونا لکھتے ہیں ؎

مدہ پانڈو کا وطن باز قدیم — کہ بود اندا ز اجدادم آنجا مقیم

تحصیل علوم آپ نے ظاہری علم اپنے والد ماجد اور جد امجد سے پڑھا۔ دینی علوم میں دستگاہ حاصل کی۔ قرآن مجید، تفسیر، فقہ، صرف، نحو، طب اور عروض میں خاص مقام حاصل کیا۔ وہ لکھتے ہیں ؎

مولوی اشرف علم فقہ و نحو و صرف و طب مدام
از کمال شوق بابا جو [illegible] کرد [illegible]

[illegible] کے ایام [illegible] آپ [illegible]

[illegible]

بیعت طریقت آپ کی بیعت طریقت [illegible]

[illegible] اور اپنے دادا پیر حافظ رحمت [illegible]

سیالکوٹ ضلع [illegible]

[illegible] حافظ [illegible]

حضرت رحمت [illegible] ہوا تھا۔

[illegible]

Marfat.com

منچر میں قیام | آپ کا زمانہ افراتفری اور طوائف الملوکی کا تھا۔ جرت سنگھ اور گوجر سنگھ بھنگی نے اودھم مچا رکھا تھا۔ ہر طرف فتنہ فسادات کی آگ مشتعل تھی قصبہ منچر چٹھہ میں جو آپ کے گاؤں سے ایک میل کے فاصلہ پر تھا۔ اور چوہدری غلام محمد چٹھہ رئیس اعظم کا مسکن تھا۔ اس میں کچھ آرام و آسائش نظر آیا۔ تو آپ وہاں چلے گئے۔ کنز الرحمت میں لکھتے ہیں۔

ے

بمنچر مراتسمتم پرورید   تبائے غم واندوہ آنجا درید

قصہ جاہ میں لکھتے ہیں۔

ے

رہے ہمیشہ حلقلی بھاجڑ پوندی نت   دیکھ فضیہ خلق دا رہے اداسی چت

نظری دستے آوندا منچر وچ آرام   لے حویلی وکھری کیتا جا مقام

منچر چٹھہ کی آبادی کا ذکر | قصبہ منچر کے متعلق مورخین کے اقوال یہ ہیں۔

(۱)

منشی گنیش داس بڈہرہ قانونگوئے گجرات چار باغ پنجاب میں لکھتا ہے۔

"منچر نام موضع ست از قوم چٹھہ   منچر ایک گاؤں کا نام ہے۔ جو قوم چٹھہ سے ہے

بہ منچر چٹھہ نام پرگنہ اشت" [۸]   اور منچر چٹھہ پرگنہ کا نام ہے۔

(۲)

مفتی غلام سرور لاہوری "مخزن پنجاب" میں لکھتے ہیں۔

"منچر چٹھہ۔ اکبر بادشاہ کے عہد میں مسمی کسنو جاٹ قوم چٹھہ نے یہ گاؤں آباد کر کے اپنے بیٹے کے نام پر اس کا نام منچر رکھا۔ اخیر سلطنت مغلیہ تک یہ آبادی برابر رہی۔ جب دہاں میں سردار مہاں سنگھ سکر چکیہ و غلام محمد چٹھہ کے لڑائیاں ہوئیں۔ اور سردار مہاں سنگھ فتحیاب ہوا۔ تو سردار مہاں سنگھ کی فوج نے یہ گاؤں لوٹ لیا۔ اور ویران کر دیا۔ چھ ماہ

---

[۸] چار باغ پنجاب قلمی ورق ۱۲۳ - نمرادت۔

Marfat.com

تک ویران رہا۔ سردار مہان سنگھ نے دوبارہ زمینداروں کو تسلی و دلاسا دے کر آباد کیا۔

دوسری آبادی پہلی آبادی سے کسی قدر فاصلہ پر ہے۔ جو اب تک آباد ہے۔ اس قصبہ میں

آہنگران بندوق ساز بعہد سکھاں اُستاد مشہور تھے۔ جن کا کارخانہ اب بالکل بند ہے۔

ملکیت اس کی قوم چٹھہ اور اقوام متفرق میں منقسم ہے۔ عمارت اس کی خام ہے۔ دو سو اکہتر [271] گھر

اور پندرہ [15] دکانیں۔ اور ایک ہزار اکیاون مردم شماری ہے۔ قصبہ کے لوگ آسودہ حال

اور گاؤں متعلق ضلع گوجرانوالہ ہے۔"

آپ کی قدرشناسی | چوہدری غلام محمد چٹھہ خود مختار حاکم تھا[۹]۔ اُس نے آپ کی بڑی قدر کی۔ آپ

کچھ عرصہ منچر چٹھہ میں آرام و آسائش میں مقیم رہے۔ آخر مہان سنگھ ولد چڑت سنگھ نے لڑائی کی

اور دھوکہ دے کر چوہدری غلام محمد کو شہید کر دیا۔ ساتھ ہی اُس کا چچا احمد خان [illegible]

بھائی قطب الدین۔ اور اس کا بیٹا خان محمد بھی شہید کر دیا گیا۔

---

[۹] چوہدری غلام محمد [illegible] خود مختار [illegible]

[illegible] عمدۃ التواریخ [illegible]

[illegible]

کلرے والہ میں سکونت | جب منچر جٹھہ ویران ہوگیا تو آپ وہاں سے نکلے اور موضع کالے والہ ضلع گوجرانوالہ میں سکونت اختیار کی۔ وہاں کے چوہدریان مسمیان مالی، سوھندا، اعظیم اور غلام نے

(بقیہ حاشیہ ص ۹) در مغفرت حق کشائید برو　　غلام در شاہ جلال ہو داد

۱۲۰۳ھ / ۱۷۸۹ء میں شہید ہوا۔ مولوی حافظ جمال اللہ ساکن کیلیانوالہ ضلع گوجرانوالہ نے یہ قطعہ تاریخ لکھا جو بیاض سید حافظ الٰہی بخش مظہر حق نوشاہی ساہنپالوی موسوم بہ روضۃ الزکیہ میں درج ہے۔

ھ

بر گو جمال از سر صدق و صفائے دم　　تاریخ فوت غازی دین عالی الھمم

مسند نشین منچر جٹھہ شہید خاص　　غفران ایزدیش بجان باد دمبدم

چون قطب دین و احمد خان محمد ست　　ہر یک شہید خاص بجنت زدہ علم

آن نور پیر خان کہ جو اکر شہید شد　　مقتول تیغ ظلم و جفا رفت در ارم

در محفل رسول بحسنین شد قرین　　گفتند کیست؟ گفت: غلام محمدم ۱۲۰۳ھ

چوہدری غلام محمد کے خاندان کا شجرہ نسب سر لیپل گریفن صاحب بہادر نے رؤسائے پنجاب کے ص ۳۲۱ پر یوں لکھا ہے۔ سنہ عیسوی اس نے لکھے ہیں۔ اور ان کے مطابق ہجری سنین میں نے لکھے ہیں۔ اور جو نام و سنین بریکٹ میں ہیں یہ بھی میں نے لکھے ہیں۔

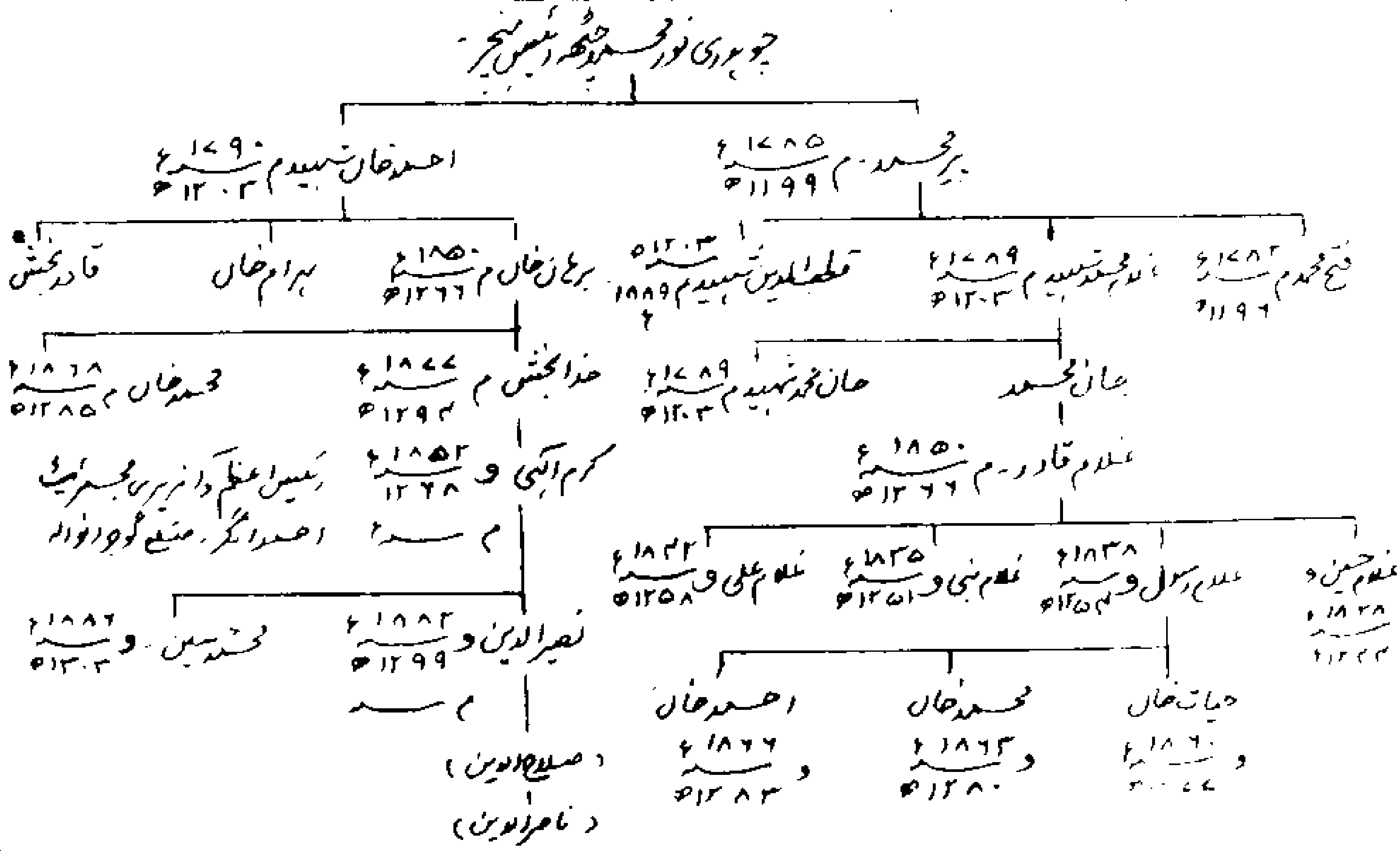

Marfat.com

آپ کا بہت عزت و احترام کیا، اور اپنے گاؤں میں آپ کو جگہ دی۔ اور آپ کی خدمت کو سرمایہ عاقبت سمجھا۔ آپ قصہ چاہ میں لکھتے ہیں:

کالے دا بے قسمتی آندا سانوں ٹور ڈھول آہی واقعی گل نہ کائی ہور

مالی سوہندا چوہدری ہور عظیم غلام چارے بیج گراں دے راضی رہن مدام

ان کے علاوہ مداری سنگھ ہندو نے بھی آپ کو ڈیرہ کے واسطے کچھ جگہ دی جس میں آپ نے کھوہی لگوائی۔

علوم مروجہ پر عبور | آپ کو اسلامی علوم۔ فقہ۔ حدیث اور تفسیر کے علاوہ ہندوؤں کی کتابوں سے بھی خوب واقفیت تھی۔ ایک ندہ علمائے کرام کا مجمع تھا۔ ایک مولوی صاحب جو مسئلہ بیان کرتے اس میں آیت اور حدیث کا بھی حوالہ دیتے۔ آپ فرما دیتے۔ ان کے مطابق گرو نانک اور [illegible] نے بھی کہا ہے۔ آپ ان کے اشلوکوں اور بانیوں کا حوالہ [illegible] آخر مولوی صاحب نے آپ کو کہا کہ آپ کوئی مسئلہ بیان فرمائیں۔ آپ [illegible] [illegible] تقریر کی اور ہر ایک مسئلہ کو آیت، حدیث و اقوال [illegible] [illegible] آپ کے ذوق سلیم [illegible] علم سے [illegible]

مجموعہ [illegible] آپ کی [illegible] کے دو [illegible] ہے۔

۱۔ [illegible]

۲۔ [illegible]

[illegible]

شعرگوئی | آپ فارسی، اردو، اور پنجابی میں بہت روانی سے شعر کہتے تھے۔ فارسی میں غزل اور اردو میں ریختہ بہت اچھا کہتے۔ شعر کے ہر ایک صنف میں آپ نے کچھ نہ کچھ لکھا ہے۔ رباعیات، مخمسات، مسدسات، مناقبات، تاریخیں، نصائح وغیرہ سب کچھ آپ کے کلام میں پایا جاتا ہے۔

کرامات

برزخی حالت | ایک درویش میاں احمد الدین نام ساکن ڈھاب خوشحال جو کشف القبور میں کمال رکھتا تھا۔ آپ کے مزار شریف پر آیا۔ اور بنظر کشف آپ کے برزخی حالات مشاہدہ کر کے آپ کے کمالات کا معترف ہوا۔ ۱۱؎

قبر میں سے آواز آنا | ایک مرتبہ ایک ترکھان نے آپ کے مزار کے پاس سے شرینہ کا درخت کاٹا۔ ایک عورت رانجھی دوپہر کے وقت قبر کے پاس سے گزری تو اس کو مزار میں سے آواز آئی کہ ترکھان کو کہہ دے کہ درخت کو نہ چھیڑے اور اگر اپنا فائدہ چاہتا ہے تو ہماری قبر کو پختہ کر دے۔ ورنہ خطا کھائے گا۔ جب عورت نے اس کو پیغام پہنچایا تو اس نے تسلیم نہ کیا۔ آخر اس کا سب مال و اسباب غارت ہو گیا۔ اور شرینہ اسی جگہ پڑا رہا۔ وہ استعمال نہ کر سکا۔ ۱۲؎

تصنیفات

مولانا اشرف صاحب رح نے نظم میں بہت کچھ تصنیف کیا ہے۔ فارسی، اردو اور پنجابی میں کئی تصانیف کی ہیں۔

۱۔ مثنوی کنز الرحمت فارسی۔ اس میں نوشاہی خاندان کے بزرگوں کے حالات ہیں۔ ۱۲۲۰ھ میں تصنیف کی ہے۔

۲۔ مثنوی یوسف زلیخا فارسی۔

۳۔ مصباح الطب فارسی منظوم یہ علم طب میں ہے ۱۲۲۰ھ میں تصنیف کی۔

۱۱؎ ۱۲؎ تذکرہ نوشاہی قلمی جلد دوم ص ۵۸۶ شرافت۔

Marfat.com

۴ مناقب نوشاہی پنجابی۔ یہ نوشاہی سلسلہ کے بزرگوں کے حالات میں مختصر سا رسالہ ہے
۱۲۰۳ھ سے پہلے کی تصنیف ہے۔

۵ فقر نامہ۔ پنجابی،

۶ سیحرفیہائے دو عدد مسمی بہ اشرفی

۷ قصہ مرزا و صاحباں

۸ قصہ ملّاں

۹ قصہ جٹ

۱۰ قصہ کبوتر

۱۱ قصہ شتر و موش

۱۲ قصہ گربہ و موش

۱۳ قصہ گھوڑی

۱۴ قصہ مرغ

۱۵ قصہ ماہ

۱۶ قصہ قند

۱۷ قصہ [illegible]

۱۸ قصہ [illegible]

۱۹ قصہ [illegible]

۲۰ قصہ [illegible]

۲۱ بیاض اشرف

۲۲ [illegible] نامہ

۲۳ [illegible]

[illegible]

کلیاتِ اشرف | کنز الرحمت ۔ یوسف زلیخا ۔ مصباح القلب اور مرزا صاحباں کے سوا آپ کا باقی کلام مختلف بیاضوں اور سفینوں سے اکٹھا کرکے میں نے ۱۳۸۲ھ ایک زمین موجودہ سی ہجری میں بنام کلیاتِ اشرف مرتب کیا ہے ۔

کنز الرحمت کا دیباچہ | اس کتاب کے تمام عنوانات بھی شعروں میں ہیں ۔ اس کا آغاز اسطرح ہے

حمد آنکہ درا کر خوانِ رحمتِ او بیکراں | میرسد بر قدرِ قسمت ہر یکے را جاوداں

گویم ایں نامہ کہ نامش کنزِ رحمت در نشتم | در ستائش ذاتِ پاکِ سلسلۂ نو تبلیاں

غزل

اے ز ابرِ رحمتت تازہ گلِ ایمانہا | غرقِ دریائے ندامت غنچۂ عصیانہا

گلشنِ جنت گیاہ از بہارِ وصلِ تو | آتشِ دوزخ شرارِ شعلۂ ہجرانہا

دوری از غیرِ تو قرب درگہِ والائے تو | دردِ تو دارد نہاں صد حقۂ درمانہا

کعبہ و بتخانہ ہر سالکانت سنگِ راہ | مستِ بادہ جامِ تو دارد در گر جولانہا

نیست جز لا تقنطوا من رحمۃ اللہ دگرے | در رہِ وصلِ تو اشرف را دگر سامانہا

در توحیدِ باری تعالیٰ

بنامِ خدائے غریب النواز | کہ از تاجِ رحمت کند سرفراز

چو دریائے رحمت در آرد بجوش | بر آرد ز عصیانِ عالم خروش

چناں ست دریائے رحمت بسیط | کہ واللہ علیٰ کلِّ شیءٍ محیط

گنہ بخش رندِ قدح خوار را | فرو گیر زاہد ریاکار را

بہشت از بہارِ رخِ او گلے | جہانے بپے آں گلے بلبلے

چو انساں ستیزی برآرد غطاب | انا ستیزہ سر از ادراسباب

درِ کنتُ کنزاً ز عرفاں بکوب | خسِ غیر و جہتِ وجہی بروب

Marfat.com

رخ آئینہ عینک راہ کن — دل از شمر وجہ اللہ آگاہ کن

بیا اشرف از فکر غافل مشین — بصنعت رخ صانع را ببین

بدہ ساقی آن آب یاقوت رنگ — کہ از آئینہ دل کند دور زنگ

ز غفلت صفائی دہد سینہ را — ز رحمت برد زحمت کینہ را

اس شعر پر کتاب کو ختم کیا ہے۔

رسد باز سرکردہ اشرف شتاب — بدروازہ پیر عالی جناب [13]

گلزار رحمت کے متعلق اعلیٰ حضرت نوشاہی رح کا ارشاد۔ میرے والد ماجد اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ نوشاہی ساہنپالوی قدس سرہ العزیز۔ کتاب فیض محمد شاہی جلد اول میں کتاب گلزار رحمت کے متعلق لکھتے ہیں۔

" رسالہ احمد بیگ فارسی نثر جو مشتمل بر حالات حضرت نوشہ گنج بخش و ابعاد اولاد و خلفا ہے۔ (مولوی محمد اشرف نے) اس کا اُلٹا کر کے سب ذکروں کو نظم فارسی کا لباس پہنایا ہے بڑی سہل عمدہ فارسی ہے۔ پہلے شرحی باب کی بیتیں فرماتے ہیں۔ پھر چند ابیات غزل کے فرماتے ہیں۔ پھر آگے ذکر اصلی وزن " فعولن فعولن فعولن فعول " ہے۔ لیکن کتاب میں آپ نے یہ نہیں لکھا کہ میرا ماخذ فلاں کتاب ہے۔ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ رسالہ احمد بیگ کا اُترا ہے کیونکہ اس کے ذکر احمد بیگ کے بالکل مطابق ہیں۔ " [14]

---

[13] کتاب گلزار رحمت کو مولوی شمس الدین صاحب المعروف فقیر محمد فاروقی ساکن احمد ... نے ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۱ء میں چھپوایا۔ یہ مولانا اشرف صاحب کی اولاد سے تھے۔ ۱۲

کتاب گلزار رحمت کو مولوی جمیل احمد فاروقی ... ... تھا ... ... نے چھپوایا ... تھے۔

[14] فیض محمد شاہی قلمی ۱۶ ص ۸۰۶ شرافت

Marfat.com

مصباح الطب کا دیباچہ یہ آپ نے اپنے چھوٹے لڑکے میاں محمد کے واسطے تصنیف کی۔ اس کا شروع اس طرح پر ہے۔ ~~۵~~

بنام حکیمے کہ مرض گناہ	کند نسخۂ رحمت او تباہ
ز لطف ار کند تنقیہ مغفرت	بر آرد ز دل مادۂ معصیت
بتعدیل اخلاط اخلاق ما	دہد شربت لطف سوا تہا
گر از حب خود حب غذایت کند	ز درد قیامت حمایت کند
کسے را کہ تریاق نامش دہند	ز زہر الم ہا را امش دہند
کند دور از لطف امراض ما	رہا ند دل از رنج اغراض ما
گر از کبر گیرد کسے امتلا	ہم از دار باری کند حقنہ ہا
خوش آنکو ز لطفش بنوشد شراب	ز نا خوردنی ہا کند اجتناب
نگردد گرفتار سوء المزاج	نباشد بسوئے مسہلش احتیاج
بیا اشرفا از یاد او کن دوا	کہ از رنج عصیاں بیابی شفا
نہ بینی گہے روئے درد و الم	بسوئے در مصطفیٰ نہ قدم ۱۵

چہار ارکان

چو ارکان لعوا چہار ند یار	اصول تن دین ز ایشاں شمار
ز تعدیل شاں گر نگردد مزاج	شود رنج بیماری لاعلاج ۱۶

---

[۱۵] اس کتاب کے ۲ قلمی نسخے میرے علم میں ہیں۔ ایک نسخہ تو مولانا اشرف رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے میاں محمد نذیر ولد مولوی عسر الدین کے کتب خانہ میں بمقام احتکے ضلع گوجرانوالہ موجود ہے۔ دوسرا نسخہ فقیر خانہ میں فقیر سید مغیث الدین بخاری کے کتب خانہ میں اندرون بھاٹی دروازہ لاہور موجود ہے۔ اس کے ۱۲۵ ورق ہیں سطور فی صفحہ ۱۱ ہیں۔ مکرر کتاب ۱۵۶ھ ہے۔ تاریخ کتابت ۲۲ رمضان ۱۲۰۰ھ ہے۔ [۱۶] نیض محمد شاہی ص ۱۸۴ مرزا نعت۔

رسالہ وراثت | یہ پنجابی زبان میں ہے اس کا شروع اس طرح پر ہے ۔

ے

پہلے وچ خدائے نوں جیدا نانہہ شمار
اصول فروع محمدی نوں جیں کیتے اظہار

تیسری ہووے آل نوں ہینس کر درود دعا
جو میں وراثت شرع دے کرم جنہاندے بھا

اس تھیں پچھے بھائیو اشرف کہے حقیر
توفیقے سیتی لوڑنے تھیونے نانہہ زہیر

اللہ کر آساں توں صفت آساں کتاب
دیر نہ لگے اگلی ہووے تم شتاب ۱۲

تضمین بر غزل حافظ شیرازیؒ

مخمس

صبا از من پیامے بر بگو آں یار رعنا را
کہ ہر دم با جفا بودن نزیبد روئے زیبا را

ز قول حافظ شیراز خواں ایں بیت والا را
اگر آں ترک شیرازی بدست آرد دل ما را

بخال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را

دلا خز رحمت جیلاں دگر ہمت نخواہی یافت
خز آں مرغ ہما سایہ دولت نخواہی یافت

بملک نیک نامی با ز رو عزت نخواہی یافت
بدہ ساقی مئے باقی کہ در جنت نخواہی یافت

کنار آب رکن آباد و گلگشت مصلا را

از ایں عشرت جوانان وا زاں دو نعیم سنگسار
در درگاہ [illegible]

ز حال پر ملال خود پریشاں و بیکلم اظہار
فغاں کیں لولیاں شوخ شیریں [illegible]

چناں بردند صبر از دل کہ ترکاں خوان یغما را

[illegible] عارض و مفرح دلدار مستغنی است
[illegible]

[illegible] ما آں نگار مستغنی است
ز عشق [illegible] ما جمال [illegible]

بآب و رنگ و خال و خط چہ حاجت [illegible]

[illegible]

هر آن تخم جفا تنها که در دل میکاشتی دانستم　　زلال نیکنامی را بخاک انباشتی دانستم
شب دیجور هجران را ز روئے چاشت دانستم　　من از آن حسن روز افزوں که یوسف داشت دانستم
که عشق از پردهٔ عصمت برون آرد زلیخا را

به الماس زبان خود دُرِ گفتار چون سُفتی　　ز صحن خاطر من گرد کلفت را بسے رُفتی
بخاک آرزوها دانهٔ مقصود بنهفتی　　بدم گُفتی و خورسندم عفاک الله نکو گفتی
جواب تلخ مے زیبد لب لعل شکر خا را

دلا راز درون خود به پیش شاه جیلاں گو　　بجز نام محی الدین بلوح دل که داری شو
ز غازه لطف جیلانی بده زیبے درنگے رد　　حدیث از مطرب و مے گو و راز دهر کمتر جو
که کس نگشود و نگشاید بحکمت این معما را

زهے بیدار بخت آنانکه بر کوئے تو سر دارند　　ز نعت ذات پاکت در دهن شهد و شکر دارند
بلطف شاه محی الدین بهر سخنے سپر دارند　　نصیحت گوش کن جانان که از جان دوستتر دارند
جوانان سعادتمند پند پیر دانا را

غم دنیا مخور چندین که در هر دو جهان حافظ　　سر شیران شرف دارد سگ جیلانیان حافظ
مخور اشرف غم دوران که داری مهربان حافظ　　غزل گفتی و دُر سفتی بیا و خوش بخوان حافظ
که بر نظم تو افشاند فلک عقد ثریا را

معما

چیست آن جانور که میباشد　　گاه در رود گنگ [illegible] بود
گاه در عرصهٔ زمین باشد　　گاه در [illegible] بود
گاه بر تخت بادیت برخورش　　گاه در کوچه پایمال بود
خورش او دائما زر و سیم ست　　با زر و سیم اتصال بود
جا سر دارد و دو رو و دو پا　　عمر [illegible] بود

Marfat.com

اوّلاً لام و آخرش لام ست　　　　باقی اش حرف جملہ دال بود

ہر کہ بکشاید این معما را　　　　مثل او در جہاں محال بود

مولانا اشرف موجھول دراوبوں کی نظر میں۔

(۱)

کتاب پنجاب میں اردو۔ مولفہ پروفیسر حافظ محمود شیرانی مرحوم متولد ۱۸۸۰ء متوفی ۱۵ فروری ۱۹۴۶ء مرتبہ ڈاکٹر وحید قریشی ایم اے فارسی۔ اردو۔ پی ایچ ڈی فارسی و اردو۔ مطبوعہ نقوش پریس لاہور ۱۹۶۳ء شائع کردہ کتاب نما لاہور۔ میں ضمیمہ اول ص۵۸ میں قاضی فضل حق ایم اے پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور کا مضمون ہے۔

"اشرف نوشاہی۔ ان کی پنجابی کافیاں فرقہ نوشاہیہ کی مجالس وجد و حال میں بہت مقبول ہیں۔ فارسی۔ اردو۔ اور پنجابی کے پرگو شاعر تھے۔ ان کی ایک کتاب [illegible] حکمت نامہ فارسی میں طبع ہو چکی ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے اپنے مرشد حضرت حاجی محمد نوشاہ متوفی ۱۰۶۴ھ ان کی اولاد اور ان کے خلفاء کے حالات و کرامات فارسی زبان میں منظوم کئے ہیں۔ یہ کتاب ۱۲۳۰ھ میں لکھی گئی ہے۔ اس کتاب سے مصنف کے مختصر حالات مل سکتے ہیں۔[۱۹]

ان کا اصلی نام غلام الدین تھا [illegible] لوگ انہیں اشرف کے نام سے [illegible] تھے۔ آخر میں یہی نام مشہور ہو گیا۔ ان کا اصلی وطن پانڈوکے میں تھا [illegible] کا مسکن بھی وہی گاؤں تھا [illegible] ضلع [illegible]

---

۱۹ ڈاکٹر وحید قریشی [illegible]

۲۰ [illegible]

Marfat.com

اسوقت وہاں کا سردار غلام محمد چٹھہ تھا۔ جسے مہاراجہ رنجیت سنگھ کے باپ مہاں سنگھ نے شکست دے کر چٹھوں کی طاقت کو ہمیشہ کے لئے مٹا دیا۔ اس واقعہ کی تفصیل کے لئے چٹھیاں دی وار مرتبہ راقم الحروف ملاحظہ ہو۔ ان کی فارسی۔ اور اردو و پنجابی نظموں کا مجموعہ ایک بیاض قلمی میں ملا ہے۔ جس میں سے صرف اردو حصے کا انتخاب درج کرتا ہوں۔ "

(۲)

کتاب مذکور ضمیمہ دوم ص۲۷۲ میں قاضی فضل حق صاحب موصوف لکھتے ہیں۔

" اورینٹل کالج میگزین بابت فروری ۱۹۳۲ء میں میرا ایک مضمون بعنوان (پنجاب میں اردو) شائع ہو چکا ہے۔ وہاں میں نے ایک اردو نگار پنجابی شاعر اشرف نوشاہی کا مختصر حال درج کیا تھا۔ اور اس کی چند غیر مطبوعہ غزلیں بطور نمونہ دی تھیں۔ اس کے بعد مختلف بیاضوں سے مجھے اس کے کلام میں ذیل کی غزلیں دستیاب ہوئی ہیں جنہیں ناظرین میگزین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ "

(۳)

شش ماہی رسالہ الزبیر۔ کتب خانہ نمبر ۱۱ ۱۹۶۷ء اردو اکیڈمی بہاول پور میں قاضی بدل حق محمود خلف قاضی فضل حق موصوف لکھتے ہیں۔

" جب پروفیسر حافظ محمود شیرانی نے پروفیسر سراج الدین آذر کے کتب خانے سے استفادہ کر کے۔ اپنی کتاب پنجاب میں اردو لکھی۔ تو والد مرحوم نے اورینٹل کالج میگزین میں چند طویل مقالات شائع کئے۔ جن میں شعرا کا ذکر تھا۔ جن کا حال یا جن کا کلام پروفیسر شیرانی کو دستیاب نہ ہو سکا تھا۔ یا جس کے متعلق پروفیسر شیرانی کی تحقیق کامل نہ تھی۔ ان شعرا میں۔ فدوی لاہوری، شیخ ابو الفرح محمد فاضل الدین بٹالوی۔ غلام قادر شاہ۔ شیخ نصیر الحق نصیر۔ میاں امام بخش امامی۔ ناظمی۔ حیات۔ علیم۔ مشتاق۔ جلالہ۔ شیخ محمد حاجی۔ امام بخش قاری۔ پروانہ۔ علی۔ کامی۔ حافظ جان محمد۔ دانا کنجاہی۔ محمد علی۔ سید میرک۔ اشرف نوشاہی۔ جانی۔ حاتم۔ مٹھو شاہ

Marfat.com

لاہوری، حکیم ریختہ۔ رام سنگھ۔ عالم گجراتی۔ مقبل، طالب، شیخ احمد اور عبدالرحمن خلدی کے نام قابل ذکر ہیں۔"

(۴)

خواجہ عبدالرشید کراچوی۔ کتاب تذکرہ شعرائے پنجاب صفحہ ۳۳ شائع کردہ اقبال اکادمی کراچی میں لکھتے ہیں۔

"نمبر ۱۹۔ اشرف۔ محمد اشرف۔ پانڈوکی، اسم شریفش محمد اشرف۔ و تخلص ہم اشرف بودہ اسم پدرش مولانا عزالدین بن مولانا معصوم فاروقی بود۔ در دہکدہ پانڈوکے کہ در نواحی شہر گوجرانوالہ است در سال ۱۱۵۵ھ بدنیا آمدہ بر منصب قاضی و مفتی منصوب بود۔ در اواخر عمر خود در دہکدہ کالے والہ زندگی میکرد و ہمانجا در سال ۱۲۲۵ھ ہجری عرصہ وجود را ترک گفت۔ سنش ہنگام وفات ہفتاد سال بود۔ و بزبانہائے پنجابی و اردو و فارسی شعر میسرود۔ کتابے منظوم باسم گنج الرحمت نوشت کہ در سال ۱۲۲۰ ہجری نگاشتہ آمد۔ اشعارش ہنوز چاپ نگردیدہ است۔ از وست۔

یوسف از عشق تو بچاہ افتاد — کلفت از درد تو بجاہ افتاد

خر بسجدہ علاج او نبود — چوں نگیں ہر کہ در سیاہ افتاد

قبلہ ہر یکے چو شد معصوم — فرعون یک کلاہ افتاد

اشرف از بہر جذب رحمت او — در نعما کردن گناہ افتاد"

معترفین کمالات: ۱۔ آپ کی شاعری کے متعلق آپ کے ایک معاصر شاعر مرزا سودا[۲] دہلوی [illegible]

اگر سودا نے دہلی میں جمایا شعر کا ڈنکا — ہوا مشہور عالم میں [illegible] اشرف کا ڈنکا

[۲] مرزا محمد رفیع سودا تخلص۔ والد کا نام مرزا محمد شفیع کابلی تھا [illegible] تھا۔ ان کا دیوان مشہور ہے۔ بقول صاحب شعر العجم [illegible] ان کی ولادت [illegible] میں ہوئی اور وفات ۱۱۹۵ھ میں بتائی جاتی ہے۔ [illegible]

Marfat.com

۲ - میاں محمد بخش قادری کھڑیوالا رح[۲۲] نے اپنے قصہ سیف الملوک میں آپ کے متعلق کہا ہے ۔

شعر
اشرف شخص نوشاہی ہویا اشرفیاں شعر اُسدے
داخل دے مُش بیت محبتی مکرے وانگر کُسدے

۳ - میرے والد بزرگوار اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی قدس سرہ کتاب فیض محمد شاہی جلد اول میں لکھتے ہیں ۔

" مولانا محمد اشرف بڑے علامہ اور حاذق حکیم اور پیر طریقت اور فارسی پنجابی شاعر گزرے ہیں "[۲۳]

اھلیہ | آپ کی اہلیہ کا نام حضرت فاطمہ بی بی رح تھا جو آپ سے آٹھ سال بعد بدھوار کے دن ذی الحجہ کے مہینہ ۱۲۳۳ھ ایک ہزار دو سو تینتیس ہجری میں فوت ہوئیں ۔ ان کے بطن سے اولاد ہوئی ۔

قطعہ تاریخ

فاطمہ بی بی زیں جہاں برباد — پائے در سفرِ عاقبت بنہاد
ماہ ذی الحجہ چارشنبہ روز — مرغ روحش بعرش بال کشاد
سال تاریخ از خرد جُستم — رفت در پردہ زیں جہاں باداد
۱۲۳۳ھ

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے ۔

۱ مولانا حکیم قُل احمد صاحب رح
۲ مولانا حکیم محمد صاحب رح

یارانِ طریقت | آپ کے مریدوں کے نام نہیں مل سکے ۔ صرف دو نام معلوم ہوئے ہیں ۔

۱ مولانا حکیم محمد ۔ فرزند اصغر انجناب رح
۲ شیخ بوٹے شاہ رح

۲۲ھ میاں محمد بخش بن میاں شمس الدین قادری مقیم شاہی رح ۔ درگاہ بابا پیرے شاہ غازی دمڑیوالہ رح کے سجادہ نشین تھے ۔ سیف الملوک اور قصہ مرزا صاحباں وغیرہ کے مصنف تھے ۱۳۲۴ھ ایک ہزار تین سو ... میں ہجری میں فوت ہوئے ۔ ۱۲۰
۲۳ھ فیض محمد شاہی قلمی جلد اول ص ۵۰۹ ۔ شرافت ۔

Marfat.com

تاریخ وفات | مولانا محمد اشرف صاحب رح کی وفات ۱۲۲۵ھ ایک ہزار دو سو پچیس ہجری مطابق ۱۸۱۰ء ایک ہزار آٹھ سو دس عیسوی میں بعہد سلطنت ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بن شاہ عالم ثانی بن عالمگیر ثانی ہوئی۔ شہ پانچ جلوسی تھا۔

- مہاراجہ رنجیت سنگھ کو حکومت پنجاب پر دوسرا سال تھا۔

مدفن | آپ کی قبر موضع کانے والا ضلع گوجرانوالہ میں گاؤں سے شمال مشرق کی طرف قبرستان میں ہے۔ قبر کے آس پاس چھوٹی سی چار دیواری ہے۔ اس میں دو قبریں ہیں۔ ایک آپ کی اور دوسری آپ کے بڑے صاحبزادہ کی ہے۔ قبر کے پاس پیپل۔ دھریک۔ شریں وغیرہ سایہ دار درخت ہیں۔ مغرب کی طرف ایک بوڑا درخت وَن ہے۔ قبر کے نام ثابت گھماؤں میں ہے ہر سال پچیسویں ۲۵ ہاڑ کو میلہ لگتا ہے۔ میں کئی بار زیارت قبر سے مشرف ہو چکا ہوں۔

قطعہ تاریخ

از ریاض مولانا فضل احمد در بدالعناب

محمد اشرف چوں شمع پُر نور — بود در بزم [illegible]

ہم چو پروانہ دیگرے [illegible] — جاں نثار [illegible]

کرد رحلت ازیں جہان فانی — در [illegible]

سال تاریخ [illegible] — [illegible]

[illegible]

۱۔ [illegible]

۲۔ [illegible]

۳۔ [illegible]

Marfat.com

مولانا محمد اشرف کی اولاد کا مختصر شجرہ

- مولانا محمد اشرف صاحب رح کے ۲ دو بیٹے تھے۔ مولانا فضل احمد۔ مولانا محمد رح
- مولانا فضل احمد کے دو بیٹے تھے۔ میاں پیر بخش۔ محمد حسین لاولد۔
- میاں پیر بخش کے ۲ دو بیٹے تھے۔ حکیم میراں بخش، حکیم قمر علی۔ یہ دونوں موضع اجنیکے ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے تھے۔
- حکیم میراں بخش کے تین بیٹے تھے۔ مولوی عمر الدین کاتب۔ مولوی چراغ دین کاتب۔ عبدالرحیم لاولد۔
- مولوی عمر الدین کاتب کے دو بیٹے ہوئے۔ ماسٹر محمد نذیر۔ میاں محمد بشیر۔
- ماسٹر محمد نذیر خوش اخلاق صالح آدمی ہیں۔ کتاب کرامات مطبوعہ کے دو سو سے زائد نسخے مجھے عطا کئے۔ اس وقت ۱۳۹۱ھ میں موجود ہیں۔
- مولوی چراغ دین کے تین بیٹے تھے۔ مولوی غلام احمد کاتب۔ غلام رسول۔ محمد اشرف۔
- مولوی غلام احمد کاتب۔ کوٹ رسولپوریاں ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے ہیں۔ ان کا ایک بیٹا بابو نذیر احمد میرے ساتھ عقیدت رکھتا ہے سلمہ اللہ
- حکیم قمر علی بن میاں پیر بخش کے دو بیٹے تھے۔ حکیم مظفر حسین۔ میاں محمد حسین۔
- حکیم مظفر حسین کے دو بیٹے ہوئے۔ ڈاکٹر محمد مشتاق احمد۔ محمد اقبال لاولد
- ڈاکٹر حاجی محمد مشتاق اس وقت قصبہ احمد نگر ضلع گوجرانوالہ میں رہتے ہیں اور اپنا مطب کھولا ہے۔
- مولانا محمد بن مولانا محمد اشرف۔ کالے والہ میں سکونت رکھتے تھے۔ ان کے تین بیٹے تھے۔ نور احمد سلطان احمد۔ محمد قاسم۔
- نور احمد کا ایک بیٹا فیض علی نام تھا۔
- سلطان احمد ولد مولانا محمد کے تین بیٹے تھے۔ غلام رسول لاولد۔ سید احمد۔ رسول بخش۔
- سید احمد کا ایک بیٹا غلام مصطفی تھا جو لاولد فوت ہوا۔
- رسول بخش ولد سلطان احمد کا ایک بیٹا محمد حسین تھا۔

Marfat.com

- محمد حسین کے تین بیٹے ہوئے۔ برکت علی لاولد، محمد شریف وڈالہ میں سکونت رکھتا ہے، محمد سعید لاولد۔

- میاں محمد ہاشم بن مولانا محمد۔ مدنی پور، ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے تھے۔ ان کے پانچ بیٹے تھے۔ میاں عبد اللہ لاولد، میاں غلام محمد، میاں عیسیٰ، میاں محمد علی، میاں غلام حیدر۔

- میاں عیسیٰ کا ایک بیٹا احمد الدین نام تھا، جو لاولد فوت ہوا۔

- میاں محمد علی بن محمد ہاشم کا ایک بیٹا احمد الدین نام تھا۔ ناکتخدا فوت ہوا۔

- میاں غلام حیدر بن محمد ہاشم کے دو بیٹے تھے۔ میاں فضل الٰہی، میاں کرم الٰہی۔

- میاں فضل الٰہی کے تین بیٹے ہوئے۔ عطاء اللہ، عبد الحمید، محمد اسلم۔

- عطاء اللہ کے سات بیٹے ہوئے۔ محمد بشیر بچپن میں فوت ہوا، عبد السلام، [illegible] احمد، اعجاز احمد، محمد سلیم، ریاض احمد، محمد بشیر۔ یہ سب ۱۳۹۰ھ میں موجود ہیں۔

- امتیاز احمد کے تین لڑکے ہیں۔ محمد افضل، اعجاز احمد، جاوید اقبال [illegible]

- میاں کرم الٰہی بن غلام حیدر، علی پور چٹھہ میں چلے گئے۔ ان کے تین بیٹے [illegible] خورشید احمد، اشفاق احمد [illegible] میاں الٰہی [illegible] چلے گئے۔

Marfat.com

(۳)

اعظم شاہ

شیخ اعظم شاہ چنیاں والہ

والد کا نام میاں بیبا تھا۔ بن میاں محمد زمان بن صوفی شیخ صالح محمد چنیاں والہ قوم جنجوعہ سے تھے۔ اپنے پردادا صاحب کے سجادہ نشین تھے۔

بیعت و خلافت | آپ کی بیعت طریقت حضرت میاں محمد زمان بن میاں ابراہیم المعروف عبدالرحیم بھڑوالہ سے تھی۔ جن کا ذکر تشریف التواریخ جلد دوم موسوم بہ طبقات النوشاھیہ کے پانچویں طبقہ میں لکھا جا چکا ہے۔

آپ نے چندے محنت و ریاضت کرنے کے بعد خرقہ خلافت پایا۔ اپنے پردادا صاحب کے بعد موضع چنیاں ضلع گوجرانوالہ میں اس سلسلہ فیض کے بانی آپ ہی ہوئے۔ اور آپ کے وجود سے از سر نو یہ سلسلہ فقر جاری ہوا۔

روضہ کی تعمیر | آپ نے کافی روپیہ خرچ کر کے اپنے پردادا صاحب شیخ صالح محمد کا روضہ گنبد دار تعمیر کرایا۔ چار دیواری، مسجد اور حجرے بھی تعمیر کرائے۔ عمارت کا سارا سلسلہ آپ کے زمانہ کی یادگار ہے۔ اور ابھی تک قایم ہے۔

کرامت | منقول ہے کہ آپ کے زمانہ میں ایک ندی بہتی تھی۔ جب سیلاب آتا۔ تو وہ کافی دیہات کو نقصان پہنچاتی۔ آپ وہاں گئے۔ اور ندی کو ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اس طرف ہو جاؤ۔ چنانچہ امر الٰہی سے اس کا رخ پلٹ گیا۔

وفات کے بعد واقعات

میں نے (مؤلف نے) بائیسویں ۲۲ رمضان ۱۳۷۷ھ ایک ہزار تین سو ستتر ہجری کو آپ کے

Marfat.com

روضہ عالیہ کی زیارت کی۔ اُس میں مندرجہ ذیل تحریریں پائیں جو نقل کی جاتی ہیں۔

تحریر اول | یہ مسمی علی قلی نام افغان کابلی کے ہاتھ سے روضہ کی مشرقی دیوار پر لکھی ہوئی ہے۔

"بتاریخ ہجری ۱۲۱۱ھ (۱۷۹۶ء) کہ در رکاب نصرت مآب بلند مکان دارا دربان شاہ زمان خلد اللہ ملکہ بسمت لاہور میرفتیم۔ باتفاق میر قاسم خان عرب باین زیارت مشرف شدہ مرا درین حلقہ خیر یاد نمودہ روانہ شدیم۔ حق تعالیٰ بخیر و عافیت و خاطر جمع بمکان اصلی برساند۔ بمحمد و آلہ و اصحابہ۔ علی قلی نوشتہ"

تحریر دوم | یہ مسمی فقیر یا ولد گھنو ڈڈالیہ کے ہاتھ سے مشرقی دیوار پر لکھی ہوئی ہے۔

"اے فخر رسل کہ در بلا ہا مددی | در خلق و کرم
مددی
در پائے فتادہ ام پریشاں حالم | فریاد رسا خُذ بیدی خذ بیدی

دستخط فقیر حقیر فقیر یا پسر گھنو ساکن ڈڈالہ بالمشافہ راقم شد تحریر بتاریخ ۲۲ ماہ جیٹھ سمت ۱۸۷۰" (۱۲۳۱ھ / ۱۸۱۶ء)

تحریر سوم | یہ مسمی [illegible] نام نے ایک پنجابی دوہڑہ مشرقی دیوار پر لکھا ہے

یا محمد

[illegible]

(شرافت کو) ادب واحترام سے پیش آیا۔ سلمہٗ ربّہٗ۔ ابنِ میاں علی محمد بن میاں مہتاب دین بن میاں فقیر محمد بن میاں پیر محمد بن میاں کرم شاہ بن میاں حفیظ بن میاں فتح محمد بن میاں اعظم شاہ مرحوم۔

آپ کی ساری اولاد کا شجرہ ذکر شیخ صالح محمد چنیوٹ نوالہ میں اس کتاب تذکرۃ النوشاھیہ کے دوسرے حصہ موسوم بہ لطائف الاخیار میں لکھا جا چکا ہے۔

یارانِ طریقت | آپ کے بعض مریدوں کے نام یہ ہیں۔

۱ میاں فتح محمد۔ فرزند آنجناب رح

۲ میاں حفیظ بن فتح محمد۔ نبیرۂ آنجناب رح

۳ خواجہ اختیار شاہ بن میاں بیبا۔ برادر آنجناب رح

تاریخِ وفات | شیخ اعظم شاہ رح کی وفات بروز پنجشنبہ چھٹی ماہ ذی الحجہ ۱۲۰۷ھ ایک ہزار دو سو سات ہجری مطابق جولائی ۱۷۹۳ء ایک ہزار سات سو ترانوے عیسوی میں ہوئی۔ سلطنت ابو العدل مروج الدین محمد عالی گوہر عرف شاہ عالم ثانی بن عالمگیر ثانی بن جہاندار شاہ ہوئی ۲۵ پینتیسواں جلوسی تھا۔

اُس وقت ہندوستان کے گورنر جنرل لارڈ کارنوالس کی گورنری کا ساتواں سال تھا۔ اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کی حکومت پنجاب کا دوسرا سال تھا۔

مدفن | آپ کا مزار موضع چنیوٹ نوالہ بمضافات احمد آباد ضلع گجرانوالہ میں ہے۔ اپنے پر دادا صاحب شیخ صالح محمد کے روضۂ اطہر سے جنوبی طرف ہے۔ آپ کے بھائی خواجہ اختیار شاہ نے اُس پر ہشت پہلو گنبد بنوایا۔ جو آج بھی موجود ہے۔ قبر کے سرہانے بسم اللہ شریف و کلمہ طیبہ بخطِ نسخ تحریر ہے۔ اس کے نیچے یہ شعر درج ہے۔

محمد عربی کآبروئے ہر دوسرا ست — کسے کہ خاک درش نیست خاک بر سر اوست

مادۂ تاریخ — "خورشید زوال" ۱۲۰۷ھ

(۴)

الٰہی بخش

میاں الٰہی بخش شرقپوری رح

آپ میاں ھرنی شاہ بن شاہ مراد شرقپوری رح کے فرزند اکبر اور سجادہ نشین تھے بیعت طریقت میاں محمد خوشحال شرقپوری رح سے تھی۔ غریب پروری مسکین نوازی آپ کا شیوہ تھا۔

تعمیر روضہ شاہ مراد آپ نے اپنے عہد سجادگی میں بمشارکت اپنے بھائی میاں معصوم شاہ اور دیگر فقراء کے اپنے دادا صاحب حضرت شاہ مراد صاحب رح کے مزار شریف پر ایک عمدہ سا گنبد تعمیر کرایا۔ میاں مردان معمار ساکن سانجھ وال ضلع شیخوپورہ کے ہاتھ سے تعمیر ہوا۔

کرامات

[illegible] ایک بار آپ کی مجلس میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

فلاں صفحہ پر موجود ہے۔ چنانچہ جب انہوں نے دیکھا تو حوالہ بالکل صحیح تھا۔ [۲]

حیوانات کا فرمانبردار ہونا | ایک مرتبہ آپ بمعہ درویشوں کے موضع کوٹ حنیف ضلع گوجرانوالہ میں گئے۔ ان ایام میں چارہ کا قحط تھا۔ آپ نے اپنی گھوڑیوں کو فرمایا۔ فقیروں کے لئے صبر اور قناعت بہتر ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کے بعد چار پہر تک گھوڑیوں نے بالکل کچھ نہ کھایا۔ آخر گھر والوں نے سفارش کی تو آپ نے حکم دیا تو گھوڑیاں چارہ کھانے لگیں۔ [۳]

ایک منکر پر غیرت | میاں محمد الدین شرقپوری رہ بیان کرتے تھے کہ مسمی دلاور قوم گھگ آپ کا مرید تھا۔ وہ آپ سے منحرف ہو کر میاں غلام مرتضٰے نقشبندی ساکن قلعہ لال سنگھ ضلع شیخوپورہ کا مرید ہو گیا۔ وہ آپ کی غیرت سے کامیاب نہ ہو سکا۔

عملیات

خیالات غیر سے بچنا | آپ کا ارشاد ہے کہ جو شخص چاہے کہ پراگندہ خیالات سے بچے۔ اُس کو چاہیئے کہ وضو کر کے قطب کی طرف رُخ کر کے دو زانو بیٹھ کر کلمہ تمجید ایک سو بار پڑھے۔ پھر یہ شعر ایکبار پڑھے۔

؎

یا رسول صحابے تیرے منصب حضرت میراں کو — ہوں نیوں کرن سلام ہمیشہ حکم ہو اُگل پیراں کو
سینس کولوں سجود زیادہ کیتا ترک فقیراں کو — میم کولوں مراد میسر دیہہ مراد مریداں کو
یا اللہ میرے من وچ دتے ایہو شوق فقیراں کو

پھر کلمہ استغفار ایک سو بار پڑھے۔ اور آنکھیں بند کر کے مراقبہ کرے۔ اور اپنے آپ کو شیخ میں محو کرے تو انشاء اللہ خیالات غیر سے بچ جائے گا۔

مطالعہ کتب | آپ صاحب علم تھے۔ کتابوں کا مطالعہ رکھتے۔ آپ نے مولوی سعد اللہ بھٹی شرقپوری کاتب سے کتاب ثمرات القدس من شجرات الانس مصنفہ مرزا لعل بیگ عرف لعلی بدخشانی تحریر کرائی۔ اُس کا دستخط یہ ہے۔

---

[۲] فیض نمبر۔ سعد اللہ کی قلمی جلد اول ص ۲۸۔ [۳] گلزار نوشاہی ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

"تمت تمام شد نسخہ متبرکہ من تصنیف لعل بیگ بدستخط فقیر حقیر بندہ سعد اللہ عرف عثنی[1] ساکن ترتیور باستخاط میاں الٰہی بخش بن میاں ہرنی شاہ جیو بن شاہ محمد مراد جیو در سنہ یکہزار و دو صد و ہفتاد و ہشت ہجری مقدس مصطفےٰ تحریر یافت ۔ بعون اللہ الملک الوہاب" ۱۲۷۸ھ

اولاد | آپ کے تین بیٹے تھے ۔

۱ میاں غلام مصطفےٰ صاحب رح

۲ میاں غلام مرتضیٰ ۔ لاولد ۔

۳ میاں کرم الٰہی صاحب رح

یارانِ طریقت | آپ کے خواص مریدین یہ تھے ۔

۱ میاں غلام مصطفےٰ فرزند اکبر — ترتیور ضلع شیخوپورہ

۲ میاں غلام مرتضیٰ فرزند دوم — "

۳ میاں کرم الٰہی فرزند اصغر

۴ میاں معصوم شاہ برادر — "

۵ میاں دیدار بخش ولد معصوم شاہ

۶ میاں فضل بخش ولد معصوم شاہ

۷ میاں پیر بخش و حافظ رحمان الدین قوم [illegible] — [illegible]

۸ سائیں [illegible] بخش [illegible] — [illegible]

۹ میاں نور شاہ — [illegible]

---

[1] مولوی سعد اللہ عثنی ترتیور کے ... تھے ... [illegible] ... بیٹے تھے ۔ مولوی ... مولوی غلام ... [illegible] ... الدین لاولد ... فضل الدین ... [illegible] ... [illegible]

واقعۂ وفات | آپ چند روز بیمار رہے۔ منقول ہے کہ آپ کے مرض الموت میں ایکدن بابا بلھے شاہ[۵۶] چشتی صابری آپ کی بیمار پرسی کو آئے اور آپ کو پوچھا۔ فقر کی توحید کیا ہے؟ آپ نے فرمایا سینہ بندہ یعنی شرمگاہ کی حفاظت کرنا۔ بابا صاحب سُن کر بہت روئے۔ اور کہا میاں الٰہی بخش تم فقری کی بس کر چلے ہو۔ اب ہم درویشی کے مسائل کس سے پوچھا کریں گے۔

تاریخ وفات | میاں الٰہی بخشؒ کی وفات بقول صحیح منگلوار بائیسویں ۲۲ صفر ۱۲۸۴ھ ایکہزار دوسو چوراسی ہجری مطابق پچیسویں ۲۵ جون ۱۸۶۷ء ایکہزار آٹھ سو سڑسٹھ عیسوی مطابق بارہویں ۱۲ ہاڑ سمت ۱۹۲۴ ایکہزار نوسو چوبیس بکرمی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ سنہ ۱۱ گیارہ جلوسی تھا۔ آپ کی قبر شرقپور، ضلع شیخوپورہ کی آبادی کے اندر حلقہ درگاہ حضرت شاہ مراد صاحب میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"الٰہی بخش اہل ذکر" ۱۲۸۴ھ

---

[۵۶] بابا بلھے شاہ رح کی سکونت ندی ڈیک کے کنارہ پر تھی چشتی صابری خاندان میں سید محمد شاہ کے مرید تھے۔ وہ مرید بابا رمضان شاہ کے۔ وہ مرید بابا امام شاہ کے۔ وہ مرید شیخ عبدالوہاب کے۔ وہ مرید شیخ محمد فاضل کے۔ وہ مرید شیخ محمد حیات کے۔ وہ مرید پیر امان اللہ کے۔ وہ مرید پیر سید بھیکھ حسینی ساکن گھڑ سکہ شریف کے۔ ۱۲۔ شرافت۔

Marfat.com

(۵۱)

امام بخش

میاں امام بخش برقنداری لاہوری رح

آپ حضرت شاہ عبدالغفور برقنداری جالندھری رح کے اکابر خلیفوں میں سے تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ مسمات سکھی حضرت سید حافظ قائم الدین محمد برقنداز پاک پتنی رح کی مریدِ صادقات سے تھیں۔

آپ نے ظاہری تعلیم مولانا میر محمد صاحب لاہوری رح سے پائی اور علوم معقول و منقول میں کمال پایا۔

تصنیف آپ نے خاندان نوشاہی کے حالات میں ایک کتاب تصنیف کی[1] جس کا نام مراۃ النوریہ رکھا۔ خصوصاً اپنے شیخ حضرت شاہ عبدالغفور صاحب انصاری برقنداری رح کے حالات تفصیل سے لکھے۔ کرامات اور چند قصائد وغیرہ لکھے۔

یہ کتاب آپ نے ۱۱۹۰ھ میں تصنیف کی۔ اس کے قلمی نسخہ کا دستخط اس طرح ہے

"مرقومہ بتاریخ ۲۴ شہر رجب ۱۱۹۱ھ بدستخط ضعیف نحیف محمد یوسف المعروف ملا جھنڈو ساکن ملتان تمام شد"

---

[1] اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ صاحبزادہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

(۶)

امام شاہ

سمی امام شاہ وزیر آبادیؒ

آپ کا نام امام شاہ۔ تحریروں میں فقیر امام شاہ۔ مشہور نام سمی امام شاہ تھا۔ آپ کے آباؤ اجداد ہندو تھے۔ آپ نے شیخ قادر پیر نوشاہی سوہدروی رح کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ اور انہیں کے ساتھ بیعت طریقت کا شرف حاصل کیا۔ اور خلافت پائی۔

شیخ قادر پیر رح کا ذکر اس کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کے تیسرے حصہ موسوم بہ معارف الابرار کے تکملہ میں کیا گیا ہے۔

علم و فضل آپ صاحب علم و فضل اور اہل کمال تھے۔ ظاہر و باطن کی صفائی حاصل تھی۔ کتاب چار باغ پنجاب میں ہے۔

"فقیر امام شاہ در علم ظاہر و باطن تصفیہ نیکو داشت" [۱]

حکومت خالصہ کے ساتھ تصادم ابتداء میں آپ کو سکھوں نے بعض وجوہات سے گرفتار کرنے کی کوشش کی لیکن بعد میں باہمی مصالحت ہوگئی۔ چنانچہ اس مکتوب سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے۔ جو وزیر آباد کے کسی صاحب علم نے گجرات میں حضرت شاہ دولہ دریائی رح کے مجاورین میں سے سائیں حسن شاہ کے نام لکھا تھا۔ وہ پورا مکتوب بمع ترجمہ کے یہاں لکھا جاتا ہے۔

مکتوب

"زبدۃ السالکین سائیں حسن شاہ سلمہ اللہ تعالیٰ

سالکوں کا خلاصہ سائیں حسن شاہ۔ خدا آپ کو سلامت رکھے۔

---

[۱] منشی گنیش داس بڈیرہ قانونگوئے گجرات۔ کتاب چار باغ پنجاب قلمی ورق ۱۱۸ = تعارف

Marfat.com

دیروز حسین شاہ بہ زبان شاہ گفت
کہ ما را گیتی شاہ و جیون شاہ نوشتہ
کہ امام شاہ مبلغ شصت روپیہ مدد
خرچ ہمراہ خود آوردہ و سرانجامی بندوبست
شما کردن نمیدہد - باید کہ خود را او را محبوس
بکنید - قضارا فقیر و امام شاہ بیرون
دروازہ حویلی سنگھان متصل ملن
برج وقت نماز پیشین نشستہ بودیم
کہ حسین شاہ رسید ملاقات کرد چند
سخن زیر و بالا نمودہ گفت - نزد صاحب
میروم - فقیر گفت بخیریت بروید - چند نفر
اردلی سنگھان آمدہ پرسیدند کہ امام شاہ
نام کیست؟ معلوم کردند - گفتند کہ حکم است
تا حویلی بروید - و صاحب را ملاقات
کنید - فقیر گفت کہ بروید عیب نیست
در حویلی محبوس ساختند - بجواللہ تا [illegible]
حرف بحرف گذرانیدیم متفکر شدند
اول گفتند کہ وقت فجر خود خواہیم رفت
مبادا کہ عرصہ تنگ شود - فقیر گفت کہ
یک کاغذ خود باید نوشت تا احوال معلوم
شود - کاغذ [illegible] صاحب [illegible]

کل حسین شاہ نے زبان شاہ کو کہا کہ
گیتی شاہ اور جیون شاہ نے ہم کو لکھا ہے
کہ امام شاہ مبلغ ساٹھ روپے خرچ کے
واسطے اپنے ساتھ لے آیا ہے - اور تمہارا
بندوبست کو سرانجام ہونے نہیں دیتا چاہیے
کہ خود اس کو قید کر لو - اتفاقاً میں اور
امام شاہ ظہر کے وقت ملن برج کے نزدیک
سنگھوں کی حویلی کے دروازہ سے باہر
بیٹھے ہوئے تھے کہ حسین شاہ آ گیا -
ملاقات کی چند ادھر ادھر کی باتیں کر کے
کہا کہ میں صاحب کے پاس جاتا ہوں -
میں نے کہا خیریت سے جاؤ - سنگھوں کے چند
اردلیوں نے آ کر پوچھا کہ امام شاہ کس کا
نام ہے - جب ان کو معلوم ہو گیا تو کہا کہ
حکم ہے کہ حویلی تک چلو اور صاحب کو ملاقات
کرو - میں نے کہا کہ آپ چلے جائیں کوئی
حرج نہیں - انہوں نے ہم کو [illegible]
جواللہ تا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

Marfat.com

جواب نوشت۔ کاغذ مذکور بجبس فرستادہ
شدہ مطالعہ نمایند۔ اتفاقاً وقت شام
صاحب امام شاہ را نزد خود طلبید
بسیار عزت کرد و تمام مردم کچہری
ممد و معاونِ او شدند۔ بزرگی و عظمت
بدرجہ نہایت بردند۔ صاحب پرسید کہ
تو بانے شاہ ہستی؟ امام شاہ گفت
نہ صاحب! نام یا امام شاہ است
کجا مے باشی؟ گفت مکانِ شاہ صدق
و حویلی خود۔ وگاہے بازار سیر میکنم
از بی بی ہا چہ میشوی؟ گفت یک کنیز
بیگم صاحب پروردہ و بخانہ ماست
پیشش ازیں چرا نہ آمدی؟ گفت کہ
او شان شش ہفت نفر زند با تنہا۔
صاحب گفت کو بچہ یا ہستی۔ او شان
ازران یا کشیدہ ہستند۔ دو وقت در
کچہری حاضر باش۔ واگرنہ تقصیری میشوی
و خلاص کرد۔ شب بخانہ رسیدند۔ دیگر
حقیقت متصرف بحرف بھگوراتے خواہد
گفت کہ ہمراہ بود و سرکار عالی در
کہرانوالہ رسیدند ہرگاہ دارد دو زیر آباد

لکھنا چاہیئے تاکہ حال معلوم ہو جائے۔
رقعہ لکھا، صاحب نے اُسی کی پشت پر
جواب لکھا، رقعہ مذکور جبس میں بھیجا گیا،
کہ مطالعہ کریں۔ اتفاقاً شام کے وقت
صاحب نے امام شاہ کو اپنے پاس طلب
کرکے بڑی عزت کی، اور کچہری کے سب لوگ
اس کے معاون و مددگار بن گئے۔ اس کا
بڑا عزت واحترام کیا۔ صاحب نے پوچھا کہ
تم بانے شاہ ہو؟ امام شاہ نے کہا
نہیں صاحب میرا نام امام شاہ ہے۔
کہاں رہتے ہو؟
- کہا۔ شاہ صدق کے مکان میں۔ اور اپنی
حویلی میں۔ اور کبھی بازار میں سیر کیا کرتا ہوں
- بی بیوں سے کیا رشتہ ہے؟
- کہا۔ بیگم صاحبہ نے ایک کنیز پالی تھی۔ وہ
ہمارے گھر میں ہے۔
- اس سے پہلے تم کیوں نہیں آئے؟
- کہا کہ وہ چھ سات کس تھے۔ اور میں اکیلا
- صاحب نے کہا کہ تو ہمارا بچہ ہے۔ وہ لوگ
کوئی ہماری ران سے نکلے ہوئے تو نہیں۔
دونو وقت کچہری میں حاضر ہوا کرو۔ ورنہ

Marfat.com

شوند ضرور بیسایند. دیگر خیریت ست و کار
بسرانجام خواہد شد بطمئن باشند. شلوار
خوب برائے امام شاہ و یک دو شالہ ضرور
بفرستند. برائے دربار بکار ست. ہر روز
ہمراہ جوالا ناتھ امام شاہ در دربار
خواہد رفت و سواس ندارند"

قصوروار ہو جاؤ گے۔ اور رہا کر دیا۔
(امام شاہ) رات کو اپنے گھر آ گئے۔
دوسری سب بات حرف بحرف بھگوا رائے بتائے
گا۔ کردہ ساتھ تھا۔ اور سرکار عالی (یعنی
رنجیت سنگھ) گجرانوالہ چلے گئے ہیں۔
جب وزیر آباد آؤ تو ضرور آنا۔ باقی خیریت ہے۔
اور کام سرانجام ہو جائے گا بطمئن رہیں۔
ایک اچھی شلوار اور ایک دو شالہ امام شاہ
کے واسطے ضرور بھیج دیں۔ کچہری جانے کے
واسطے درکار ہے۔ امام شاہ، جوالا ناتھ
کے ہمراہ روزانہ کچہری میں جایا کرے گا۔
کوئی فکر نہ کریں۔

شاہی گھرانہ میں اعتماد کا حصول مہاراجہ رنجیت سنگھ کے گھرانہ میں آپ [illegible]
حاصل تھا چنانچہ ایک مکتوب سے جو [illegible] امام شاہ کو [illegible]
[illegible] بیگم نے اپنا ایک [illegible] امام شاہ [illegible]
یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

"[illegible] السالکین [illegible] شاہ [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

رُوبروئے سرکار عالی شدہ نذرانہ اسپ مجنون
گرفتند۔ ازانجا کہ حضور مقدس بسیار ملتجی بودند
از حد زیادہ خورم وخوشحال شدند۔ و آنچہ
کدورات فیما بین جانبین بمیان آمدہ بود
بالکل رفع شد۔ و روز شنبہ براق طلا
وکنٹھہ مروارید اسپ مجنون را پوشانیدہ
بسیر شکار رجوع فرمودند وگفتہ ماندند۔ بلکہ
متعاقب یک پروانہ بنام شاہزادہ عالمین
نوشتہ فرستادند کہ دینا ناتھ را درمیان
نشاندہ حساب بواجبی نمایند تا زیادتی
نشود کہ طبع صاحب رنجش نپذیرد۔ وامروز
فردا امیدوست کہ قدمبوسی آنجناب خواہم شد
واز بابت رفتن کنجہ نمودن ہیچ وہم نیارند
کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ آمدہ است
وسابق یک پروانہ گل بیگم ہم بدست
امام شاہ مرسول داشتہ شد۔ خواہد رسید
وبخدمت امام بخش ورکن الدین وحضرت
کرم علی شاہ و محمد علی شاہ وغیرہ کسے
کہ دوست این جانب باشد سلام دعا رسانند
والسلام مع الاکرام۔

نے سرکار عالی کے روبرو گھوڑا کا نذرانہ لیا۔
چونکہ حضور اقدس بہت آرزومند تھے۔ اس لئے
حد سے زیادہ خوش ہوئے۔ اور جو کچھ کدورتیں
ایک دوسرے کے درمیان آئی ہوئی تھیں۔ سب
رفع ہوگئیں۔ ہفتہ کے دن سونے کی مالا
اور مروارید کا کنٹھہ گھوڑے کو پہنا کر سیر شکار
کو رجوع فرمایا۔ اور کہہ گئے۔ بلکہ اس کے بعد
ایک پروانہ شاہزادہ کے نام لکھ کر بھیج دیا۔
کہ دینا ناتھ کو پاس بٹھا کر حساب صحیح کریں۔
تاکہ کوئی زیادتی نہ ہو کہ صاحب کی طبیعت
ناراض ہوجائے۔ اور امید ہے کہ آجکل
میں آنجناب کی قدمبوسی کروں گا۔ اور
(بابت رفتن کنجہ نمودن) کوئی فکر نہ کریں۔ کہ
اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔
اس سے پہلے ایک پروانہ گل بیگم نے بھی
امام شاہ کے ہاتھ بھیجا ہے۔ پہنچ جائے گا۔
اور امام بخش ورکن الدین اور حضرت کرم علی شاہ
و محمد علی شاہ وغیرہ کی خدمت میں جو ہمارے
دوستوں میں سے ہیں۔ سلام اور دعا پہنچا دیں
والسلام مع الاکرام۔

Marfat.com

دوستوں سے اخلاص آپ اپنے دوستوں کے کاروبار میں امداد کیا کرتے۔ وزیر آباد کے ایک دوست نے ایک مکتوب بنام سائیں حسن شاہ گجراتی لکھا۔ اور آپ کو کہا کہ دلے ل(؟) پہنچائیں چنانچہ آپ وہ مکتوب لے کر گجرات چلے گئے۔ وہ مکتوب بلفظہ معہ ترجمہ کے یہاں درج کیا جاتا ہے

مکتوب

"برادر عزیز وافر تمیز خوب خصال پسندیدہ افعال بھائی صاحب حسن شاہ جیو سلمہ اللہ تعالیٰ۔

از پیش پیر محمد شاہ بعد اظہار مراتب اشتیاق ملاقات بہجت سمات وابراز مراسم اشواق مقالات فرحت آیات کہ خلاصہ یاری ست مشہود ضمیر محبت تخمیر میگرداند۔ درین ولا ایک مصلحت کار در دل مصمم گردیدہ۔ و دراں کار لواز آں عزیز کسے دیگر را اطلاع کار کردن مصلحت ندیدہ [illegible] خدمت ایشاں [illegible] شاہ [illegible] [illegible]

پیارے بھائی۔ بڑے عقلمند۔ اچھی خصلتوں والے۔ بہترین کاموں والے بھائی حسن شاہ صاحب۔ اللہ تعالیٰ سلامت رکھے۔

پیر محمد شاہ کی طرف سے اشتیاق ملاقات کے ظاہر کرنے کے بعد واضح ہو کہ اس وقت ایک کام کرنے کا [illegible] ہو گیا ہے۔ اس کام کے متعلق سوائے آپ کے کسی کو آگاہ [illegible] [illegible]

Marfat.com

فراموش نمیشود۔ و دل محبت منزل میخواہد
کہ ہر وقت حقیقت کار خود پیش ایشاں
اظہار کردہ مصلحت خویش جستہ آید۔ چوں
قرب مسافت بود۔ لہذا متکلف گردیدہ
مضائقہ نیست۔ اگر ایشاں از ہر جا کہ
طلب دارند بلا توقف بخدمت رسیدہ
خواہد شد۔ طریق برادری ست۔ در
ہر مشکل شریک کار کردن بہتر ست امید کہ
دفع الوقتی را اشعار نفرمایند۔ وآئندہ
ہم امیدوار دارند۔ زیادہ چہ نوشتہ
شود۔ " لہ

آپ کے سامنے ظاہر کر کے اپنی مصلحت کو
تلاش کیا جائے۔ چونکہ فاصلہ قریب
ہی ہے۔ اس لئے آپ کو آنے کی تکلیف
دی گئی ہے۔ کوئی مضائقہ نہیں۔ آپ
جہاں سے مجھے طلب کیا کریں گے۔
بلا توقف خدمت میں پہنچ جایا کروں گا۔
چونکہ برادرانہ طریقہ ہے۔ ہر مشکل کام میں
شریک کرنا بہتر ہے۔ امید ہے کہ دفع
الوقتی سے کام نہ لیں گے۔ اور آئندہ
بھی امیدوار رکھیں گے۔ زیادہ کیا
لکھا جاوے۔

ترک دنیا | آخری ایام عمر میں آپ نے دنیا کو بالکل ترک کر دیا۔ انہیں دنوں میں اکثر تہ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے وزیر آباد میں آپ کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ اور آپ کے لئے اُس علاقہ کے تمام چاہات کی آمدنی سے ایک پائی (چار پیانہ) علاوہ آپ کے حج کے واسطے مقرر کیا۔ آپ نے فرمایا " مردوں لاہی تے پائی کھوہ نہیں کی لینا ای کھوہ " اور وہ عطیہ قبول نہ کیا۔

تصانیف

شعرگوئی | آپ پنجابی زبان میں اکثر اشعار کہا کرتے۔ چنانچہ آپ کی تین سی حرفیاں ناکمل موجود ہیں۔ ہر ایک شعر میں کسی آیت یا حدیث یا کسی ولی اللہ کا قول ضرور درج کرتے ہیں۔ میں نے ۱۳۴۷ھ میں ان کو مرتب کر کے بنام رموز عشق جمع کر دیا ہے۔

لہ ۔ اصل مکتوب مولوی احمد حسین قریشی قلعہ داری پروفیسر زمیندار کالج گجرات کے کتب خانہ میں دیکھے گئے۔ مترالف

Marfat.com

آپ کی تینوں سیحرفیوں کا ایک ایک شعر بطور نمونہ یہاں لکھا جاتا ہے

۱۔ سیحرفی اول ہے۔

الف اللہ دل آ دسیحیو سر بسر آ دیکھو یار پیارا اکھیں بھر نظر

اوہ آیا ساز پیارا اندر ہر ہُنر اوہ آپے ہو الارواح تے آپے ہو البشر

واہ اندر باہر لا یا شاہ امام جھٹ

۲۔ سیحرفی دوم ہے۔

الف آ و سہیلیو سنگ ساڈے سنو شکھ سنہوڑا یار دا نی

ڈیرہ یار بیٹھا یار وچ انگن ڈھونڈدے دیس نہ یار اُدا ر دانی

جنہاں چاہ سے یار رجھاونے دی تنہاں آ بے ہاسکا دانی

شکھ سُنیاں شوہ دی سیج اُتے مُکھڑا مُکھ نال یار دانی

۳۔ سیحرفی سوم ہے۔

الف [illegible]

[illegible]

[illegible] الّا اللہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۔ [illegible]

[illegible]

۲۔ [illegible]

Marfat.com

زمانہ وفات | یہی امام شاہ کی وفات سکھوں کے ابتدائے سلطنت میں ہوئی۔ مزار قصبہ وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ میں شہر سے مغربی جانب میں ہے۔ میں (مؤلف) متعدد مرتبہ زیارت سے مشرف ہو چکا ہوں۔

وزیرآباد کی آبادی کا ذکر | اس کے متعلق مورخوں کے اقوال درج کئے جاتے ہیں۔

(۱)

منشی گنیش داس بڈہرہ قانونگوئے گجرات۔ کتاب چار باغ پنجاب میں لکھتا ہے۔

"قصبہ وزیرآباد شہریست بر شاہ گذر
دریائے چناب کہ حکیم علم الدین کہ مخاطب
باسم وزیرخاں از امرائے شاہجہان صاحبقران
در سنہ ۱۰۴۵ یکہزار و چہل و پنج ہجری
بنا نہادہ و بنام خود آباد نمودہ است
و چند دیہات از پرگنہ سودھرہ و سیالکوٹ
جدا کردہ پرگنہ علیحدہ مقرر گشت چنانچہ
بدیع الزمان فوجدار قصبہ وزیرآباد
در ہمین جا از جہان انتقال نمود مقبرہ
او مغرب رویہ وزیرآباد نشان اوست
گویند این قصبہ تا عہد محمد شاہ خوب
رونق داشت ابتدائے ظہور خالصہ
آبادی وزیرآباد برباد شد۔ باز سردار
گوربخش سنگھ وڑائچ و جودھ سنگھ پسرش
این شہر را بسازگی عمارت نمود و خوب

قصبہ وزیرآباد ایک شہر ہے۔ دریائے چناب
کے گھاٹ پر حکیم علیم الدین مخاطب وزیرخاں
نے جو کہ شاہجہان بادشاہ کے امرا سے تھا
سنہ ۱۰۴۵ ایک ہزار پینتالیس ہجری (سنہ ۱۶۳۵ء)
میں بنا رکھی، اور اپنے نام پر آباد کیا، اور پرگنہ
سودھرہ و سیالکوٹ سے چند دیہات جدا کرکے
علیحدہ پرگنہ مقرر ہوا۔ چنانچہ بدیع الزمان
فوجدار قصبہ وزیرآباد نے اسی جگہ دنیا سے
انتقال کیا۔ اس کا مقبرہ وزیرآباد سے
مغرب کی طرف اس کا نشان ہے۔ کہتے ہیں کہ
یہ قصبہ محمد شاہ کے زمانہ تک بہت رونق
رکھتا تھا۔ سکھوں کے شروع زمانہ میں آبادی
وزیرآباد کی برباد ہو گئی۔ پھر سردار گوربخش سنگھ
وڑائچ اور اس کے بیٹے جودھ سنگھ نے از سرنو
بنا تعمیر کرایا۔ اور اچھی رونق ہو گئی۔ بہ نیت

Marfat.com

رونق پذیرفت۔ در سنہ ۱۸۸۹ ب در عہد مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر و اسیٹابیلہ صاحب بہادر کہ ناظم اینجا شدہ بود بطرف دروازہ لاہوری رام گڑھ تعمیر نمودہ و رستہ بازار را وسیع تر ساختہ۔ و در سرائے سرکاری برج صحن و باراں دری مرمت نمود۔ و شہر را بنہج دل پسند ترتیب دادہ زینت دیگر افزود۔" [۲]

سنہ ۱۸۸۹ ب مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر اور اسیٹابیلہ صاحب کہ اس جگہ کا ناظم تھا، کے زمانہ میں لاہوری طرف دروازہ کا رام گڑھ تعمیر ہوا اور بازار کے رستہ کو بہت کھلا بنایا۔ اور سرکاری سرائے میں صحن، برج اور باراں دری کو مرمت کرایا۔ اور شہر کو دل پسند طریقہ پر ترتیب دے کر اس کی زینت کو بڑھایا۔

(۲)

مفتی غلام سرور لاہوری تاریخ مخزن پنجاب میں لکھتے ہیں۔

"قصبہ وزیرآباد۔ گوجرانوالہ کے ضلع میں ایک مشہور و نامور قصبہ ہے۔ دریائے چناب کے بائیں کنارے بفاصلہ تین میل کے آباد ہے۔ اور بالکل اس کے دیوار کے بیچ [illegible] یہ قصبہ آباد کرایا ہوا نواب وزیر خان صوبہ لاہور کا ہے۔ جو عہد شاہجہان بادشاہ میں [illegible] کا صوبہ [illegible] اور نواب کا والد [illegible] تھا اس نے اس کو آباد کیا اور اپنے نام پر اس کا نام وزیرآباد رکھا۔ اور ایک جامع مسجد عالی شان لاہور میں [illegible] میں موجود ہے۔ یہ ذی قوم کا [illegible] لاہور کا رہنے والا تھا علم ادب اس کا [illegible] طبیب حاذق طبابت کا علم اس کو [illegible] تھا [illegible]

[illegible]

---

[۲] تاریخ پنجاب قلمی ص ۱۱۶ [illegible]

Marfat.com

ہے۔ کہ خشتی کاشی کار ایسی تمام ہند میں نہیں ہے۔ دوسری بڑی محل جواب گر چکا ہے
اور بعض دکانیں اس کی موجود ہیں۔ تیسری ایک زنانہ مسجد اور رہنے کی محل نواب وزیر خاں
کی ٹکسالی دروازے کے پاس تھی۔ وہ بھی سکھوں کے عہد میں سب گرا دی گئی۔ صرف
زنانہ مسجد موجود ہے۔ جواب مردانہ ہے۔ یہ قصبہ گذرگاہ مسافرین خطہ پشاور ہے
جس شخص کو لاہور سے براہ راست پشاور جانا منظور ہو گا۔ وہ دریائے چناب اس قصبہ کے
پاس سے عبور کرے گا۔ اور اس گذر سے گذرے گا جس کو گذرگاہ وزیرآباد کہتے ہیں۔
یہ گذر نہایت عمدہ ہے۔ اور پل کشتیوں کا اس پر سرکاری بندھا رہتا ہے۔ اور
آبادی سے یہ قصبہ ویران نہیں ہوا۔ البتہ آفتیں اس پر بہت سی برپا ہوتی رہی ہیں۔
جب احمد شاہ درانی و شاہ زمان وغیرہ کی آمد و رفت اس طرف ہوتی رہی تو لاہور سے
اول یہ قصبہ لٹ جاتا رہا۔ جب افغان رہ چکے تو غارتگران سکھ کی غارتگری کا
بازار گرم رہا۔ اور سکھوں نے کئی مرتبہ اس پر حملے کئے۔ آخر جب سردار چہاں سنگھ
سکرچکیہ کی حکومت کا زور شور ہوا تو اس کی اجازت سے سردار گوربخش سنگھ
وجودھ سنگھ یہاں قیام پذیر ہوئے۔ اور صورت امن کی نظر آئی۔ پھر مہاراجہ
رنجیت سنگھ تین مرتبہ اس پر حملہ آور ہوا۔ اور یہاں کے سردار اس کو نذرانے دے کر
ٹالتے رہے۔ آخر فقیر عزیز الدین ایک بڑی فوج لے کر رنجیت سنگھ کے حکم سے اس پر
حملہ آور ہوا۔ اور اگلے سرداروں نے مغلوب ہو کر شہر دے دیا۔ اور رنجیت سنگھ کی
عملداری ہو گئی۔ کاردار مختلف یہاں آتے رہے۔ جب اویطویلہ فرانسیسی کاردار یہاں کا
ہوا تو اس نے اس شہر کو بڑی رونق دی اور ایک نئی طرز و نئی قطع کا شہر بنایا۔
چار بازار بنائے۔ ایک دوسرے کے روبرو چار دروازے رکھے۔ اور وسط میں چوک تجویز
کیا۔ سڑکیں ایسی سیدھی ہیں کہ اگر ایک دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھیں۔ تو دوسرا دروازہ
نظر آتا ہے۔ پلکھو ندی کے کنارے پر ایک مثمن برج منقطع و خوشنما رنجیت سنگھ کے حکم

Marfat.com

[illegible] میں موجود [illegible] آگرہ [illegible] تھا باغ بھی تھا [illegible]
تھا جس مقام پر [illegible] آباد کا [illegible] پایا گیا تھا پہلے [illegible] مکانات [illegible] جہاں
بنائے ہوئے موجود تھے . وہ سب [illegible] گئے اور باغ [illegible] موجود
پہلے [illegible] انگریزی نے [illegible] فوج کی چھاؤنی [illegible]
کی حفاظت ہوتی [illegible]
[illegible]
[illegible] ضلع سندھی [illegible] پاکستان کے [illegible]
[illegible]

ہے۔ جس کا نام بیچ گنج رکھا ہے۔ اس قصبہ میں میلہ بلیاتھی کا بڑی ہجوم سے بکنارہ دریا اور شہر کے بازاروں میں ہوتا ہے۔" [۳]

۳۔ مخزن پنجاب ص ۳۷۸۔ مترادف۔

Marfat.com

(۷)

امانت

مرزا شاہ امانت منگلاں والے

آپ کا نام امانت شاہ۔ اور شاہ امانت تھا۔ وطن منگلاں ریاست جموں [illegible] تحفہ
کتاب کشکول نوشاہی میں ہے کہ پہلے آپ نے خواجہ بخت جمال الملقب [illegible] سے اجازت خاندان نوشاہی پائی۔ بعد ازاں شاہ عبدالغفور برخورداری جالندھری [illegible] سے فیض کامل پایا۔ اور خلافت ارشاد سے مشرف ہوئے۔ صاحب حال بلند تھے۔

آپ کا نام شجرہ طریقت کتاب تشریف الفقراء میں بھی آتا ہے۔ مزید ارادت بہ پیر بلند کے و بیسے حقائق و معارف میں آپ کا کلام عالی تھا۔

تصنیف: آپ نے اردو زبان میں ایک مثنوی لکھی ہے جو [illegible] سے مولانا خلیفہ محمد ابراہیم برخورداری جالندھری نے کتاب کلید [illegible]

یہ چند اشعار بطور حوالہ لکھے ہیں۔ فرماتے ہیں

"حضرت مرزا شاہ امانت [illegible]
مثنوی [illegible]"

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

Marfat.com

جب خدا آیا تو بندہ پھر کہاں   آفتاب آیا تو سایہ پھر کہاں[۱]

یاران طریقت | آپ کے خواص خلیفے یہ تھے۔

۱ مولانا شاہ فقیر اللہ کلانوری رح   مدفون میکریاں ضلع ہوشیارپور

۲ فقیر فضل الدین بن شیخ محمد ناصر گوندلانوالیہ   "   "   لاہور

۳ فقیر سید غلام محی الدین بن سید غلام شاہ بخاری رح   "   بازار حکیماں   "

۴ شیخ درگاہی شاہ رح

مدفن | مرزا شاہ امانت بن تعداد زئی کی قبر پنگلاں ریاست جموں میں ہے۔

۱؎ ایضاً محمد شاہی جلد اول ص ۹۵۹ شرافت۔

Marfat.com

ب

(۸)

بُرہان الدین

حافظ بُرہان الدین ڈھولوی رح

آپ کے والد کا نام حافظ محمد حسین بن محمد بن [illegible] بن محمود بن [illegible] قوم [illegible] تھا قصبہ قصور، ضلع لاہور میں رہتے تھے۔

ڈھول میں آباد ہوا | آپ کو جاذبہ الٰہی نے کشش کی تو آبائی وطن چھوڑ کر [illegible] ہوتے شرقپور ضلع شیخوپورہ میں پہنچے اور میاں [illegible] سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔ [illegible] پائی۔

میاں [illegible] شاہ ولد شاہ مراد صاحب نے [illegible] کیا اور آپ کو چند عرصہ شرقپور میں اپنے پاس رکھا [illegible] وہاں کے لوگ امامت مسجد کے واسطے آپ کو [illegible]

[illegible] آپ کے ایک ہی فرزند میاں [illegible] تھے

[illegible] ۱۲۱۲ھ [illegible]

[illegible] حافظ محمد [illegible]

[illegible]

Marfat.com

یارانِ طریقت | آپ کے خواص احباب (مریدین) یہ تھے۔

۱ میاں محمد عثمان بن حافظ سلیمان۔ برادرزادہ

۲ میاں علی محمد بن محمد عثمان رح

۳ میاں شیر محمد بن پیر بخش۔ نبیرہ۔

۴ سائیں ٹہموں شاہ فقیر۔

واقعہ وفات | آپ کا جب وقتِ وفات قریب ہوا تو آپ خاموش ہو گئے۔ آپ کے بیٹے میاں پیر بخش نے چند بار کلمہ طیبہ و شہادت پڑھا۔ پھر سورۂ یٰسین شروع کی جب آیت شریف وَمَالِیَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِیْ پر پہنچے تو ذرا ٹھہر گئے۔ تو آپ نے بلند آواز سے پڑھا فَطَرَنِیْ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ۔ اور جان بحق تسلیم کی۔

تاریخِ وفات | حافظ برہان الدین کی وفات ۱۲۶۹ھ ایکہزار دو سو انہتر ہجری مطابق ۱۸۵۲ء ایکہزار آٹھ سو باون عیسوی میں ہوئی۔ اسوقت حکومت کمپنی بہادر میں لارڈ ڈلہوزی کی گورنری کا چھٹا سال تھا۔

مدفن | آپ کی قبر موضع ڈھول متصل شرقپور ضلع شیخوپورہ میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"داخلِ خلد" ۱۲۶۹ھ

شجرہ فقرائے حافظ برہان الدین رح

- میاں شیر محمد رح بن پیر بخش رح
  - میاں مولا بخش بن شیر محمد رح
- سائیں ٹہموں شاہ رح
  - بابا الف شاہ رح

Marfat.com

(۹)

برہان الدین

شیخ برہان الدین قصوری رحمۃ اللہ علیہ

فرزند اکبر شیخ عثمان قصوری ابن شیخ شہیر قلندر لاہوری رحمۃ اللہ علیہ۔ اپنے والد کے مرید اور خلیفہ تھے۔ بچپن سے ہی حمیدہ اطوار تھے۔

آپ کے چھوٹے بھائی شیخ پیر کمال نے تحائف قدسیہ میں آپ کے لئے یہ اشعار لکھے ہیں۔ ؎

شدہ برہان دین پیر نو معصوم — آنکہ کز مثال جنید و ...

ہم بطور و اخلاق حمیدہ — شود در دین ... ...

لہ تحائف قدسیہ قلمی ۵۵۹ ق تا ت

Marfat.com

(۱۰)

بہادر

میاں بہادر لاہوریؒ

والد کا نام میاں نور محمد لاہوری تھا۔ اپنے بڑے بھائی داتا شاہ فاضل قلندر لاہوری کے مرید و خلیفہ تھے۔

شجرہ اولاد میاں بہادر لاہوریؒ

- میاں بہادر کا ایک ہی فرزند پیر بخش نام تھا۔
- پیر بخش کے تین بیٹے تھے۔ نتھا۔ عبد اللہ اور الٰہی بخش۔
- نتھا۔ بابا یقین شاہ کا مرید تھا۔ اس کا ایک بیٹا احمد نام تھا جو لاولد فوت ہوا۔
- عبد اللہ ولد پیر بخش کا ایک بیٹا محمد بخش تھا۔
- محمد بخش کا ایک بیٹا غلام محمد تھا۔
- غلام محمد کا ایک بیٹا غلام صوفی تھا۔
- غلام صوفی کا ایک بیٹا محمد حکیم موجود ہے۔
- الٰہی بخش ولد پیر بخش تین بیٹے تھے۔ شہاب الدین۔ فتح الدین۔ اور الہ دین۔
- شہاب الدین کے تین بیٹے ہوئے۔ نظام الدین۔ اللہ بخش۔ اور شیر محمد لاولد۔
- [illegible] موصوف [illegible] میں زندہ موجود ہے۔ اور شجرہ میں لے بھی شاہ جہاں کے [illegible] موجود ہے

[illegible] محمد [illegible] کا [illegible] موجود ہے

[illegible] کا ایک [illegible] موجود ہے

Marfat.com

پ

(۱۱)

پیر بخش

مولوی حاجی حکیم پیر بخش [illegible]

آپ مولانا حکیم قل محمد بن مولانا حکیم محمد [illegible]
جن کا ذکر [illegible]
ظاہری [illegible] صاحب حال و قال تھے۔

[illegible] اخلاق [illegible] آپ علم [illegible] و تصوف [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

Marfat.com

اور دوہڑے بھی موجود ہیں ۔ چند اشعار یہ ہیں دوہڑہ

کڑیاں دست محبوباں دے بیاں لٹن نال اشارے
ہسدی ہس ہس کرے مزاخاں جیوں سپ کنڈل مارے
زلفاں ناگ ایانے وانگر اوہ متھے تے نیں اولارے
پیر بخشا ایہ کنگن ڈنگن میںنوں سبھے کھاون ہارے

دوہڑہ

اک سوہنا دو جا دل داڈاہڈا تریا نین شرمائے
چوتھا نظر قہر دی ویکھے رہا جیوں کر آتش لائے
نازک بدن گلابی آہا اوہ ہتھ لایاں کرمائے
پیر بخشا جنہاں اکھیں ڈٹھا اوہ جیوندے پھیر نہ آئے

دوہڑہ

ہائے میری پیڑ ونڈائیں کر کجھ حیلہ سازی
اساں فیصلہ مکھ محبوب دا جاتا لوک کیتے طرف نمازی
تسبیح ذکر سی نام سوہنے دا جیوں آیت دسدی قاضی
پیر بخشا ہور غیر نہ بھالیں اک نوں رکھیں راضی

دستخط | کتاب طرفہ احمدیاری سے آپ کا دستخط نقل کیا جاتا ہے ۔

" باتمام رسید نسخہ طرفہ احمدیاری بدست پیر بخش ولد ذل احمد وارد تی برے پاس خاطر کرم الٰہی پسر غلام مصطفٰے ساکن کوٹ مولیوریہ در روز جمعرات شد وقت چاشت تحریر یافت
تم تم تم ۔ سے ہر کہ خواند دعا طمع دارم زانکہ من بندہ گنہ گارم " ؎

؎ یہ قلمی نسخہ میاں محمد اقبال ولد غلام قادر امام مسجد گکھڑ مقام گکھڑ ضلع گوجرانوالہ موجود ہے ۔ شرافت

Marfat.com

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱ مولوی حکیم میراں بخش صاحب رح

۲ مولوی حکیم فقیر علی صاحب رح

یارِ طریقت | آپ کے ایک مرید میاں محمد بخش ولد میاں فقیر اللہ نظام آبادی تھے۔

تاریخ وفات | حکیم پیر بخش فاروقی کی وفات ۱۲۹۸ھ ایک ہزار دو سو اٹھانوے ہجری مطابق ۱۸۸۱ء ایک ہزار آٹھ سو اکاسی عیسوی میں ملکہ وکٹوریہ کے عہد حکومت میں ہوئی اس کی حکومت کا چوبیسواں[۲۴] سال تھا

قطعہ تاریخ

آں پیر قبلِ احمدِ جہاں رفت دریغا ۔۔۔ شوق صاحبدل بود بلا شد بحریں

تاریخ وفاتش چو بجستم خرد م گفت ۔۔۔ آں مرد خدا بود و ہم حاجی حرمین

۱۲ ۹۸ھ

مادہ تاریخ

"طوطی بیدار بود" ۱۲۹۸ھ

[illegible]

(۱۲)

پیر کمال

مولانا شیخ پیر کمال لاہوری رح

آپ شیخ عثمان قصوری بن سید شہیر قلندر لاہوری رح کے فرزند دوم اور مرید خلیفہ تھے کبھی لاہور اور کبھی قصور میں سکونت رکھتے۔ دادا صاحب کے منظور نظر تھے۔

تعلیم: آپ نے علم ظاہری مولوی محمد عارف لاہوری رح سے حاصل کیا۔ ایکدن استاد نے آپ کو مارا تو آپ کے جد امجد شہیر قلندر ناراض ہو گئے۔ اور مولوی صاحب پر نگاہ غیرت ڈالی تو وہ انتقال کر گئے۔ اس کے بعد آپ نے دوسرے اساتذہ سے تکمیل کی۔ [1]

خدمات والد: آپ اپنے والد صاحب کے کمال خدمت گار اور مودب تھے۔ اپنی کتاب تحائف قدسیہ میں ان کو مرشد اور اپنے آپ کو خادم کے لفظ سے ہی تحریر کرتے ہیں۔ کچھ عرصہ ان کو وضو کرانے کی خدمت کی۔ ایکدن انہوں نے پانی مانگا۔ تو آپ نے تین مرتبہ سرتن دھو کر بازو دیا تو وہ کمال خوش ہوئے۔ اور آپ کو فیض باطنی عطا کیا۔ [2]

ایک مرتبہ شیخ عثمان رح کو وجد ہوا۔ آپ دست بستہ حاضر رہے۔ جب ان کو افاقہ ہوا تو انہوں نے آپ پر ایسی توجہ کی کہ فنا بالمرم ہو گئے۔ [3]

تعمیل ارشاد کا حصول: ایک مرتبہ والد صاحب نے آپ کو فرمایا۔ پیر کمال تیمم کر کے نماز پڑھو۔ اگرچہ پانی حاضر تھا۔ اور یہ مسئلہ بھی آپ کو یاد تھا کہ پانی کی موجودگی میں بغیر کسی عذر کے تیمم جائز نہیں۔ مگر آپ نے امر والد بزرگوار کو تسلیم کرتے ہوئے تیمم کر کے نماز

---

١ تحائف قدسیہ قلمی ص ۳۹۶ ٢ ایضاً ص ۵۶ ٣ ایضاً ص ۵۵ تراث

Marfat.com

پڑھی۔ آپ فرماتے تھے کہ تمام عمر کی نمازوں میں جو وضو کر کے پڑھی ہیں کبھی وہ لذت اور جمعیت قلب حاصل نہیں ہوئی جو اس تیمم والی نماز سے ہوئی۔ بلکہ تصوف کے کئی مقامات کا انکشاف ہو گیا۔ ۳ؔ

اسرار باطن کا ظہور | اکثر آپ کی زبان سے اسرار و رموز باطن ظاہر ہوا کرتے تھے۔ صاحب تصرف بھی تھے۔ تصور میں ایک روز شیخ سلطان درویش جو بڑا زاہد عابد تھا کسی بات سے آپ کو خفا ہوا تو اس کی طبیعت سے سب سوز و گداز جاتا رہا۔ آخر آپ کے [illegible] معافی کا خواستگار ہوا۔ ۵ؔ

تصنیفات

آپ کو تصنیف و تالیف کا بھی شوق تھا۔

مثنوی لطائف نفیسہ: آپ کو پیر و مرشد نے خواب میں آپ کے [illegible] کا حکم دیا کہ [illegible] طریقت کے [illegible] جیسا کہ آپ کے [illegible] مثنوی [illegible] طبع [illegible] ۱۸۹۱ء [illegible] کا حجم [illegible] لکھتے ہیں۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] ابتداء کتاب [illegible]

[illegible]

[illegible]

وجود ذات کامل در شب و روز　　زهر موئیش برآید حمد پرسوز

همه گلزار و گلشن دفتر اوست　　که هر برگش ثنا خوان و دعاگوست

ز بوئے هر گل آید بوئے عرفاں　　کسے را کاں دہد کو مغز انساں

همه ذرات بر ذاتش گواه اند　　تضرعہا کنند و عذر خواه اند

تو دادی هر کرا داد ند شاہاں　　تو بخشیدی ہم از اہل نگاہاں

جہاں ست آستین دست قدرت　　بخواہند راز داناں از تو نصرت

تو بخشی جملہ عالم را گناہے　　درے بکشادہ بر عذر خواہے

نہ مانع ہر کرا در پیش خوانی　　نیارد ہر کرا در ایں برانی

مقیم کوئے تو چوں در ربود شد　　مسافر در ربود زاں در بدر شد

چو آدم از بہشت افتاد بیدل　　تو بازش خواندی و کردی عفو از دل

مر آں را فضل تو آموخت زاری　　چو بر وے کردی ابر کرم باری

چو شیطاں قرب خود دید و خودی کرد　　بیفتادہ ببد خوئی شدہ سرد

مر آں را قہر تو بر روئے افگند　　کہ بودہ بے ادب در کبر خورسند

اس کتاب میں حضرت شاہ سلیمان نوری رہ، حضرت نوشہ گنج بخش رہ، شیخ پیر محمد سچیار، شیخ شہیر قلندر لاہوری رہ، شیخ عثمان قصوری رہ کے مستقل حالات ہیں۔ بعض دیگر بزرگوں کے مختصر حالات ضمناً بھی آگئے ہیں۔[6]

---

[6] تحائف رشیدیہ کا کوئی ماخذ نہیں۔ شیخ پیر کمال نے محض تقلید واقعات قلمبند کیے ہیں۔ اسی لئے کئی واقعات غلط درج ہو گئے ہیں۔ مثلاً شاہ سلیمان نوری کی سیاحت کا واقعہ، حضرت نوشہ صاحب کی بیعت کا واقعہ، حضرت نوشاہ عالیجاہ کی سیر دنیا کا واقعہ وغیرہ صریح غلط ہیں جو گنج شہیداں، رسالہ احمد بیگ، تواریخ المناقب، تذکرہ نوشاہی، مرآۃ المعہود، کلید گنج الاسرار کے بالکل خلاف ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کسی نے یہ واقعات بعد میں الحاقی طور پر داخل کتاب کر دئے ہوں۔ اور آپ اس سے بری الذمہ ہوں۔ ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

اس کتاب میں آپ وعدہ کرتے ہیں کہ باقی خاندان کے حالات میں دوسری جلد میں تحریر کروں گا۔

ع

بگویم حال باقی خاندان را — بجلد دوم گر جهان ولدان را

خدا جانے یہ وعدہ آپ پورا کر سکے یا نہیں، کیونکہ آج تک دوسری جلد ہماری نظر سے نہیں گزری۔

۲۔ تحائف قدسیہ | آپ اس کتاب تحائف قدسیہ کے متعلق لکھتے ہیں۔

ع

کلام اولیا ہر کس کہ خواند — شود از نیر دست حال ما [illegible]

ہر آنکس این کتاب را بخواند — ز فضل حق [illegible]

[illegible]

فقیر نوشاهی کے گھر میں بمقام ترقیور ضلع شیخوپورہ موجود ہے۔ یہ میں نے دیکھا ہے۔ اس کا دستخط یہ ہے۔

"تمت تمام شد بعون اللہ الملک الوہاب بدستخط فقیر حقیر بندۂ پُرتقصیر راجی الی رحمۃ اللہ تعالیٰ جل وعلا۔ سعد اللہ عُرف بھٹی ساکن موضع ترقیور صانہ اللہ عن الآفات والخطر در ۱۲۲۷ھ یکہزار ودو صد وبیست وہفت ہجری بقدم بعلے تحریر یافت۔

اگر خوانی برائے حق دعا گو | شوم ثابت لقدم بر حوض بو
قیامت حشر ما در خاکپائے | بداں پُر نور باشد جان مصطفے"

(۳) یہ نسخہ مولوی حکیم صوفی نیک محمد بن میاں روشن دین صاحب نوشاهی ترقیوری نے نسخہ ثانی سے ۱۳۲۹ھ ایکہزار تین سو انتیس ہجری میں نقل کیا، اور اب بھی اُن کے کتبخانہ میں موجود ہے۔

(۴) یہ نسخہ میرے چھوٹے بھائی مولانا صاحبزادہ سید بشیر احمد بشارت خلف ثانی سید غلام مصطفےٰ نوشاهی رح ساکن ساہن پال شریف نے ۱۳۵۶ھ ایکہزار تین سو چھپن ھجری میں تحریر کیا۔ یہ نسخہ میرے (شرافت کے) کتبخانہ میں موجود ہے۔ اس کا دستخط یہ ہے۔

"تمام شد کتاب تحائف قدسیہ مصنفہ سید پیر کمال صاحب فقیر نوشاهی لاہوری بید احقر من عباد اللہ الصمد فقیر بشیر احمد نوشاهی عفا اللہ عنہ نبیرہ قطب الاوتاد۔ فرد الافراد۔ اکمل الکملاء۔ سید النبلاء۔ شیخ الشیوخ مولانا ومخدومنا حضرت شاہ حافظ حاجی محمد نوشہ گنج بخش علوی عباسی قادری قدس اسرارہ بمقام ساہنپال شریف ضلع گجرات۔ ڈاکخانہ پاھڑیانوالی۔ بتاریخ ششم رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ مطابق بست و ششم کتک سمت ۱۹۹۴ ب موافق یازدہم نومبر ۱۹۳۷ء بروز پنجشنبہ تحریر یافت۔

وار یا رب مکن رنج و عتاب | گر خطائے رفتہ باشد در کتاب
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"

(۵) یہ نسخہ میاں گوہر نوشاہی فرزند اصغر مولوی محمد حیات نوشاہی نے ۱۳۸۱ھ ایکہزار تین سو اکاسی ہجری میں تیسرے نسخہ سے نقل کیا۔ پورا نسخہ نہیں لکھا، بلکہ بعض جگہوں سے اقتباسات اور بعض جگہ خود خلاصے لکھے ہیں۔ تقریباً تین حصے کتاب چھوڑ دی ہے اور چوتھا حصہ کا قدر تحریر کیا ہے۔ یہ نسخہ اُن کے پاس بمقام کرشن نگر۔ ساندہ روڈ لاہور موجود ہے

فضائل و کمالات

یہ آپ کے کمالات سے ہے کہ آپ کے جدامجد آپ پر بہت مہربان تھے۔

۱۔ ایکروز آپ شیر قلندر کی مجلس میں بیٹھے تھے۔ اُنہوں نے آپ پر نگاہ توجہ کی تو آپ کا باطن صاف ہو گیا۔

بسوئے مس توجہ کرد جوشن دید ... کہ جان ما ز عصیان پاک گردد

۲۔ کسی شخص نے عرض کیا کہ ہر کمال کو وجود میں ہوا اُنہوں نے [illegible] یہ بات پسند تھی کہ ریعلم پڑھے۔ اور با علم ہو جاوے [illegible] مخفی رہے گی۔ صاحب علم اور صاحب ہوش ہو جائے گا۔ [illegible] مدہوش اُٹھاؤں تو علم سے بے خبر ہو جائے گا۔ [illegible]

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے

۱۔ میاں شمس [illegible]

۲۔ میاں ہر [illegible]

آپ کی اولاد [illegible]

معارف [illegible]

ج

(۱۳)

جعفر شاہ

سید جعفر شاہ مجذوب برتفدرازی پٹیالوی ؒ

آپ سادات صحیح النسب سے موضع شفیع پور متصل جالندھر کے رہنے والے تھے۔ حضرت شاہ عبدالغفور دانشمند انصاری نوشاہی برتفدرازی جالندھری ؒ کے اکابر خلیفوں سے تھے۔ فقر میں شان بلند رکھتے تھے۔

واقعۂ بیعت | منقول ہے کہ اوائل میں آپ کاشتکاری کیا کرتے تھے۔ فقیروں سے ملنے کی محبت تھی۔ کبھی کبھی آپ شاہ عبدالغفور صاحب ؒ کے پاس آیا جایا کرتے۔ آخر جذبۂ الٰہی نے کشش کی تو آپ ان کی بیعت سے مشرف ہوئے۔

ریاضت و مجاہدہ | پیر و مرشد نے آپ کو ایک اسم الٰہی کا وظیفہ فرمایا اور حکم دیا کہ دریائے جمنا کے کنارے جا کر اس کی دعوت کرو۔ چنانچہ آپ نے بارہ سال تک ریاضات و مجاہدات کئے اور بڑے بڑے کمالات آپ کو حاصل ہوئے۔ بارہ سال کے بعد واپس جالندھر درگاہ شیخ میں حاضر ہوئے۔ پیر صاحب نے فرمایا "جعفر شاہ تم تو ہم سے بھی آگے نکل گئے۔" پھر آپ کو خلافت سے نوازا۔

پٹیالہ میں ورود | منقول ہے کہ حضرت شاہ عبدالغفور صاحب ؒ نے آپ کو حکم دیا کہ آپ کا مقام ارشاد پٹیالہ ہے۔ وہاں جا کر رہو کرم سنگھ والی ریاست پٹیالہ کو ہدایت کرو کہ وہ مسلمانوں کو تنگ نہ کیا کرے۔ چنانچہ آپ اپنے شیخ کے حکم کے مطابق پٹیالہ میں تشریف لے گئے۔

Marfat.com

راجہ کا مسخر ہونا | منقول ہے کہ جب آپ حضرت شیخ کے حکم سے پٹیالہ کی طرف جا رہے تھے۔ تو راجہ کرم سنگھ ہاتھی پر سوار شہر سے باہر شکار کو جا رہا تھا۔ وہ مسلمانوں کا چہرہ دیکھنے سے نفرت کرتا تھا۔ جب بابا جعفر شاہ سامنے آئے۔ تو ہاتھی لیٹ گیا [illegible] نے ہر چند کوشش کی مگر وہ اپنی جگہ سے نہ ہلا۔ آخر راجہ ہاتھی سے اتر کر آپ [illegible] ہوا [illegible] مسخر ہو گیا۔ اور حلقہ ارادت میں داخل ہو گیا۔

مسلمانوں کو راجہ کی تکالیف سے بچانا | منقول ہے کہ راجہ نے [illegible] آپ کی رہائش کے لئے مقرر کیا۔ آپ اسی جگہ [illegible] سے پابندیاں اٹھا لو۔ چنانچہ اس دن سے راجہ نے مسلمانوں [illegible]

خوارق و کرامات

چیچک کو دفع کرنا | ایک مرتبہ راجہ کرم سنگھ [illegible]

[illegible]

پٹیالہ سے چھاونی اٹھا لینا | [illegible]

[illegible]

Marfat.com

وزیر کے گھوڑوں پر سوار میدان میں پھرنے لگے۔ تو آگے جنگل میں ایک جوگی اپنا سامان اور اوزار پھیلا رہا تھا۔ اُس کے سامنے وہ ٹھیکری رکھ دی۔ اُسی وقت جوگی نے اپنے اوزار سمیٹ لئے اور چلا گیا، دوسرے روز پھر راجہ کرم سنگھ بابا جعفر شاہ کی خدمت میں گیا اور عرض کیا کہ یا حضرت ابھی تو انگریز لوگ اس علاقہ میں پھر رہے ہیں۔ فرمایا کوئی فکر نہ کرو، جو اُن کا باطنی افسر تھا وہ سامان لے کر چلا گیا ہے۔ چنانچہ وہ چھاؤنی پٹیالہ کی بجائے انبالہ میں جا بنا پار ہوئی۔

سلطان الاذکار اور لطائف ستہ جاری ہونے کی توجہ | حضرت سید غوث علی شاہ قلندر گیلانی قادری پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات موسوم بہ تذکرہ غوثیہ مرتبہ سید گل حسن قادری میں منقول ہے بلفظہ درج کیا جاتا ہے۔

"ایک روز ارشاد ہوا کہ ہم جب پٹیالہ میں مولوی فضل امام صاحب سے پڑھتے تھے۔ تب بھی فقیروں کی تلاش و طلب رہتی تھی اور ہمارا ایک ہم سبق بھی اس مرض میں مبتلا تھا۔ سنا کہ راجہ کے فیلخانہ میں ایک سالک مجذوب رہتے ہیں۔ جعفر شاہ ان کا نام ہے ہم دونو جسوقت سبق سے فراغت پاتے۔ ان کی خدمت میں جاتے۔ یونہی برس دن گذر گیا۔ ایکدن ہمارے ہم سبق نے اُن سے کہا کہ حضرت آج تو سلطان الاذکار کی اجازت دے دیجئے۔ اسوقت جذب کی حالت تھی۔ تین بار ران پر ہاتھ مارا اور کہا کہ جاؤ اجازت ہے۔ تھوڑی دیر بعد اس طالب علم کے بدن میں انتظار ہونے لگا۔ پہلے تو کچھ لرزہ سا محسوس ہوا۔ پھر وہ نفخ صور کی طرح بڑھتا گیا۔ تمام جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ ہم سے کہا کہ دیکھو مولوی صاحب کو اس بات کی خبر نہ ہونے پائے۔ اثنائے راہ میں ہر بُن مُو سے خون ٹپکنے لگا۔ بہزار دقت اس کو مکان پر لائے۔ مولوی صاحب کو خبر ہوئی حکیم صاحب کو بلوایا۔ کہا اس کے قلب پر صدمہ پہنچا ہے اور حرارت شدید ہے۔ تو اس کے تراب گلاب کیوڑے کے پلا دیئے۔ مگر کچھ افاقہ نہ ہوا۔

ع
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

Marfat.com

ہر رگ ریشے سے ایک آواز نکلنے لگی۔ گھنٹہ بھر کے بعد دو نو طرف کی شہ رگیں پھٹ گئیں اور وہ جاں بحق ہوئے۔ مگر خون اور آواز لرزہ بند نہ ہوا۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ میاں! پہلے سے کیوں نہ کہا۔ خیر اب کیا ہوتا ہے منظور خدا یہی تھا۔ "رضائے مولا از ہمہ اولیٰ" غرض نہلا دھلا اور کفن پہنا۔ جنازہ جعفر شاہ کے سامنے لے گئے اور مولوی صاحب نے کہا کہ میاں صاحب! یہ کیا کیا، بولے میں کیا کروں۔ تمہارے یہ دو منڈے روز آن کر مجھ کو ستاتے اور تنگی کرتے تھے۔ آج میری زبان سے بھی ایک بات نکل گئی۔ اب لے جاؤ۔ مولوی صاحب نے کہا کہ حضرت یہ خون کا بہنا اور بدن کا ہلنا تو بند ہو جائے۔ فرمایا کہ بس صاحب۔ یہ تو قیامت تک یونہی رہے گا۔ ایسے شہیدوں کا کہیں خون بند ہوتا ہے؟ آخر لے جا کر دفن کر دیا۔ مولوی صاحب پھر جعفر شاہ صاحب کے پاس آئے۔ اور ہماری طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس لڑکے کو کہیں مار نہ ڈالنا۔ بولے صاحب میں کیا کروں۔ یہ روز آن کر چھیڑتے ہیں۔ ان کو منع کر دو۔ گو یہ واقعہ روبرو گزرا اور مولوی صاحب نے بھی منع فرمایا، مگر ہم نے بھی ان کے پاس جانا نہ چھوڑا وہ بھی ہمیشہ التفات فرماتے رہے۔ ایک بار حضرت قبلہ غلام علی شاہ صاحب کے ایک خلیفہ آئے ہم سے پوچھا کہ یہاں کوئی کامل فقیر بھی ہے۔ ہم نے کہا کہ ہاں چلئے۔ ہم ان کو جعفر شاہ کے پاس لے گئے۔ اور کہا کہ یہ حضرت آج ایک اور شکار لایا ہوں۔ فرمایا کہ اچھا بیٹھ جاؤ۔ باتیں ہونے لگیں۔ خلیفہ صاحب بولے کہ حضرت میرے لطائف جاری نہیں ہوتے۔ آپ نے کہا اچھا [illegible] ہوتے [illegible] اپنے ہاتھ کو جھٹک دیا [illegible] اور کہنے لگے عمل [illegible] کہ خلیفہ جی قلب کو پکڑ کر لوٹ پوٹ ہو گئے۔ ہم نے کہا [illegible] بولے کہ خوب ہوا جو تم نے یاد دلا دیا۔ [illegible] آئندہ [illegible] [illegible] جایا [illegible] [illegible] یہ ان خلیفہ صاحب [illegible] حضرت [illegible] حال اتنی [illegible] "

Marfat.com

یارانِ طریقت | آپ کے مریدین تو بہت تھے، خواص درویش یہ ہیں۔

۱ شیخ سرفراز شاہ پٹیالوی رح

۲ حافظ شیر محمد پٹیالوی رح

۳ راجہ کرم سنگھ پٹیالوی

زمانہ وفات | سید جعفر شاہ کی وفات تقریباً ۱۲۴۷ھ (۱۸۳۱ء) ایک ہزار دو سو سینتالیس ہجری کے حدود میں بعہد حکومت راجہ رنجیت سنگھ ہوئی۔ اُس وقت کمپنی بہادر کی طرف سے ہندوستان کا گورنر لارڈ ولیم بنٹنک تھا۔ اس کی گورنری کا پانچواں سال تھا۔

مدفن | آپ کی قبر پٹیالہ شہر میں ہے۔ آپ کے خلیفہ شیخ سرفراز شاہ کے اہتمام سے روضہ تعمیر ہوا البتہ خرچ سارا راجہ پٹیالہ نے اپنے خزانہ سے دیا۔ مصارفِ درگاہ کے واسطے بہت سارا رقبہ زمین بھی معاف کیا، اور چراغ بتی کے خرچ کے واسطے ساٹھ روپیہ نقد بھی ماہانہ مقرر کیے۔ ایک مرتبہ راجہ مذکور اجنبی مسافر بن کر رات کو دہلی گیا تو اس کو لنگر سے روٹی مل گئی۔ تو اس نے وظیفہ اور زیادہ کر دیا۔

مادہ تاریخ

ولی رضی اللہ عنہ ۱۲۴۷ھ

شجرہ فقرائے سید جعفر شاہ پٹیالوی

حافظ شیر محمد

- بابا سیدے شاہ گھڑوشریف
  - بابا فتح محمد گھڑوشریف
- بابا موسے شاہ پٹیالہ
  - بابا روڈے شاہ پٹیالہ
    - پیر عبداللہ شاہ پٹیالہ
- سید محمد

باقی اولاد کرام کی تفصیل ساتویں حصہ ———— موسوم بہ منابع الآثار میں لکھا جائے گا

Marfat.com

(۱۴)

جنت بی بی

[illegible]

شیخ عثمان قصوری رح کی مریدہ تھیں۔ مصلا [illegible] [illegible] خدا کی یاد میں مشغول رہتی تھیں۔ اولاد اور مال و زر کی نعمت [illegible] تھی۔ اپنے پیر کی عاشق و شیدا تھیں۔ [illegible]

شوھر کا مسخر ہونا ایک روز آپ مصلا پر بیٹھ کر یاد الٰہی [illegible] شوھر باہر سے آیا اور غصہ سے آپ کی پشت پر لات ماری اور کہا [illegible] بیٹھنا تو نے یار سے سیکھا ہے۔ غیرت خداوندی نے [illegible] اس کی ٹانگیں خشک ہو گئیں۔ پھر وہ آپ [illegible] مرشد صاحب شیخ عثمان رح کی سفارش [illegible] ہو گیا۔ [1] [illegible]

[illegible]

---

[1] [illegible] ۵۹۲ [illegible]

ح

(١٥)

حسین شاہ

سید حسین شاہ منّاوری رح

آپ بابا باھی شاہ صاحبؒ۔ ساکن جھنگی ضلع ہوشیار پور کے اکابر خلیفوں سے تھے۔ اپنے وطن موضع منّاور۔ ضلع جموں۔ ریاست کشمیر سے چل کر سیر و سیاحت کرتے ہوئے موضع مکیانہ ضلع گجرات میں آئے۔ کافی مخلوق کو فیض سے سیراب کیا۔ چھ ماہ تک وہاں رہے۔ بہادر خاں گوجر کو فیض طریقت سے بہرہ ور کر کے بنام بہادر شاہ موسوم کیا۔ اور فرمایا کہ ہمارا وطن دُور ہے۔ تم ہمارے پیر خانہ جھنگی شریف میں جایا کرنا۔ وہاں سے تمہارے سب مقصود حاصل ہو جائیں گے۔ یہ کہہ کر آپ واپس وطن چلے گئے۔

فراخی رزق کی دُعا | آپ نے بہادر شاہ کو دُعا دی کہ تجھ سے بہت سلسلہ جاری ہوگا۔ دیوان خانے۔ طویلے۔ حراس۔ گائیں بھینسیں۔ گھوڑے۔ اور شان و شوکت ظاہری بھی حاصل ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

یارانِ طریقت | آپ کے خاص اصحاب یہ تھے۔

١	بابا بہادر شاہ گوجر۔	کوٹ عنایت خاں ضلع گوجرانوالہ	
٢	چوہدری حسن محمد ولد ولایت وڑائچ	معروف آباد	"
٣	میاں الٰہی بخش ھنجرا	مکیانہ	گجرات

مدفن | سید حسین شاہ کا مزار منّاور۔ ضلع جموں میں ہے۔

Marfat.com

(۱۶)

حیات اللہ

مرزا حیات اللہ خاں لاہوری رح

آپ نواب خان بہادر لاہوری رح کے بیٹے تھے۔

واقعہ بیعت ایک مرتبہ حضرت سید شیر محمد بن سید شاہ عصمت اللہ رحمہ اللہ پھلوان نوشاہی برخورداری ساہنپالوی رح لاہور وارد ہوئے۔ اُن کی نگاہ سے مجلس میں وجد و تاثیر کا ہنگامہ گرم ہوا۔ چنانچہ مرزا صاحب کو بھی وجد آگیا۔ اور ذکر کے بعد اُن کے مریدوں میں داخل ہوئے۔ مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی قدس سرہ ارشاد تذکرہ نوشاہی میں لکھتے ہیں۔

"مرزا حیات اللہ خاں فرزند نواب [illegible] تاثیر شد وجد آمد [illegible]
دست بیعت شد" ۔[1]

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی [illegible] ص ۵۵ [illegible] شرافت

Marfat.com

خ

(۱۷)

خدا بخش

شیخ خدا بخش لاہوری رح

مشہور نام بخشو تھا۔ شیخ عثمان قصوری رح کے مرید تھے۔ لاہور میں آپ کی شہرت بہت تھی۔ محبوب خلائق ہو گئے۔ خواص و عوام کا انبوہ ہر وقت آپ کے دروازہ پر موجود رہتا۔ آپ ہجوم خلائق سے تنگ آکر دہلی چلے گئے۔ [۱]

---

[۱] لطائف قدسیہ قلمی ص ۵۸۲-۳ نمبر الف

Marfat.com

(۱۸)

خیر محمد

باوا خیر محمد برقنداری پوٹھوہاری ؒ

آپ حضرت میر کلاں پیر ڈھیاہ والا رحمۃ اللہ علیہ کے بزرگ خلیفہ تھے۔ [illegible] علاقہ پوٹھوہار میں سکونت رکھتے تھے

محبت شیخ | آپ اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں [illegible] تھے [illegible] پر بھی حاضر رہا کرتے اور ہر طرح کی خدمات بجا لاتے۔

بارِ طریقت | آپ کے دو بیٹوں میں سے سائیں کالا [illegible] بڑی بدھاں [illegible] تھے۔ آپ نے ان کو فرمایا تھا کہ ڈھیاہ شریف میں [illegible] مرشد [illegible] چنانچہ انہیں کی اولاد آج تک اس خدمت کو [illegible]

زمانہ وفات | باوا خیر محمد صاحب [illegible] وفات [illegible] ہجری مطابق ۱۸۶۲ء [illegible] محمد ثانی [illegible] شاہ عالم [illegible]

مدفن | آپ کا مزار [illegible]

[illegible]

عرس | آپ کا عرس [illegible]

[illegible]

Marfat.com

د

(۱۹)

دیدار بخش

میاں دیدار بخش لکھنوالی رح

آپ میاں کرم علی ولد میاں شاہ محمد بھٹی لکھنوالی کے فرزند اور مرید و خلیفہ تھے۔

دیوان مست عمر نوشاہی نے قادری بوستان[ص ۱۹] میں لکھا ہے۔

کرم علی گھر لعل عجیبہ واہ دیندا چمکارے | اسم دیدار بخش دیدار دوں کھلتے نور بھولارے
لکھاں خلقت دید کرن نوں آوے پیڑاں دور دوں | مستا جلوہ چمک کھلوتا جیوں موسیٰ کوہ طور دوں
ہر ہر طرفے دھانگاں پیاں کھلا فیض رحمانی | مست عمر اوہ قطب زمانے وحدت گنج حقانی
لکھاں عجب کرامت حضرت لکھاں فیض جہانے | صاحب شان بیان نہ ہووے کیتے رحم خدا نے

اولاد | آپ کے ایک ہی فرزند میاں غلام حیدر صاحب تھے۔

مدفن | آپ کا مزار قصبہ لکھنوال ضلع گجرات میں روضہ مقدس حضرت میر شاہ سلطان سے شرقی جانب علیحدہ روضہ میں ہے۔

Marfat.com

ک

(۲۰)

رحمان شاہ

بابا رحمان شاہ ٹکہ پوری رح

آپ حضرت بابا ماھی شاہ صاحب ساکن جھنڈکی ضلع ہوشیارپور کے مرید تھے۔ جہاں [illegible] خلافت پائی۔ تذکرۃ المشائخ میں آپ کا ذکر اس طرح تحریر ہے

[illegible] رحمان شاہ ٹکہ پور ضلع امرتسر میں کامل ولی اللہ گزرے ہیں۔ آپ [illegible] ہانسے [illegible] بزرگ تھے خصوصاً بیش از [illegible] پر آپ کا حجرہ [illegible] کو مختلف عقائد کی طرف سے معافی ہے اور خانقاہ اندرون کا عرس [illegible]

تذکرۃ المشائخ قلمی [illegible]

(۲۱)

روشن دین

سخی روشن دین ابھریروی رح

آپ درویشوں کی زبان میں سخی صاحب ۔ یا سخی لال مشہور ہیں ۔ آپ حضرت شیخ فیض بخش ایمن آبادی رح کے اکابر خلفا اور سجادہ نشینوں سے تھے ۔ آپ نے فقر میں بلند مقام پایا ۔ سرگروہ فقرائے نوشاہیہ اور فخر درویشان رحمانیہ تھے ۔ عشق و ذوق اور وجد و حالات میں بے مثل تھے ۔ تمام عمر اپنے پیر روشن ضمیر کی خدمت میں گذاری اور انہوں اپنے پاس رکھا ۔

اوراد و وظائف | آپ نماز پنجگانہ کے پابند ، نوافل تہجد کے بعد درود شریف کی طرف متوجہ ہو کر مسنون تسبیح میں مشغول ہو کر دعائے نور یعنی اَللّٰھُمَّ نُوِّرْ قَلْبِیْ بِنُوْرِ شَوْقِكَ گیارہ سو مرتبہ پڑھا کرتے ۔ اس سے آپ کو عشق حقیقی عطا ہوا ۔

سخی کا خطاب ملنا | اپنے پیر روشن ضمیر کی وفات کے بعد ایک مرتبہ اپنے وطن سے ننگے پاؤں پیدل چلتے ہوئے ۔ درگاہ حضرت شاہ عبدالرحمن پاک صاحب رح بر مقام بھڑی شریف حاضر ہوئے ۔ اس وقت آپ کے ہمراہ آپ کے خادم مولوی حافظ نور محمد صاحب کھڑانوالہ بھی تھے ۔ آپ مزار شریف سے لپٹ گئے ۔ اور زار زار روئے ۔ درگاہ رحمانیہ سے آپ کو حکم ہوا " میاں روشن ہم نے تم کو سخی روشن دین کر دیا ہے تم جا کر موضع ابھریال میں ڈیرہ لگا دو تمہارا فیض عام ہو گا ۔ "

کرامات

دینداری کی دعا | ایک دفعہ آپ کسی مرید کے پاس تشریف لے گئے ۔ وہ مراثی غریب تھا

انہوں نے اپنی افلاس و غربت کا سبب رو نا رو یا۔ آپ کو اُن کے حال پر رحم آ گیا۔ سحر گی کے وقت صاحب خانہ کی عورت کو فرمایا کہ وضو کے لئے پانی گرم کر دو۔ جب اُس نے چولھے میں آگ پھونکنے کے لئے ہاتھ ڈالا۔ تو اُس کو وہاں سے ایک سونے کی اینٹ مل گئی۔ اور وہ بہت دولتمند ہو گئے۔ [1]

مخالفوں کا مطیع ہو جانا ایکبار آپ دریائے ستلج کے کنارہ پر جا رہے تھے۔ ایک عورت پر نظر پڑی جو پانی کا گھڑا اُٹھا کر لے جا رہی تھی۔ آپ کو وجد ہو گیا۔ وہ بھی متاثر ہوئی اُس کے وارثوں نے جب یہ واقعہ سُنا تو لاٹھیاں لے کر آپ کو مارنے کے واسطے آئے۔ آپ نے اُن پر نگاہ کی تو وہ سب مطیع و مسخر ہو کر قدمبوس ہوئے۔ [2]

سجادگی آپ تمام عمر مجرد رہے۔ آپ کی اولاد نہیں چلی۔ لہٰذا آپ کے چھوٹے بھائی میاں سلطان محمود صاحب سجادہ نشین ہوئے۔

یارانِ طریقت آپ کے مریدوں کا سلسلہ وسیع تھا۔ آپ فرماتے جو ہمارا مرید نہ ہو گا وہ پچھتائے گا۔ لیکن جیوں نے مرید ہوا آپ کے درویش روشن شاہی کہلاتے ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں:

۱	میاں سلطان محمود۔ برادر اصغر	[illegible]	[illegible]
۲	مولوی حافظ نور محمد	[illegible]	[illegible]
۳	بابا سلطان شاہ	[illegible]	
۴	شیخ تاج محمود [illegible]	[illegible]	
۵	بابا [illegible] شاہ	[illegible]	[illegible]
۶	بابا [illegible] شاہ	[illegible]	[illegible]
۷	بابا سلطان شاہ [illegible]	[illegible]	[illegible]

---

[1] [illegible] [2] [illegible]

Marfat.com

۸ شیخ شہاب الدین رح

۹ میاں باقر قوال خاص

۱۰ میاں عظمت۔ برادر باقر قوال۔

۱۱ میاں سلطان۔ برادر باقر قوال۔

مدفن | آپ کا مزار بمقام بستی نوشا میاں متصل الجریرے مضافات نوشہرہ۔ ضلع بہاول نگر میں ہے۔ ہر سال عرس بر گیارہویں جیٹھ کو رسم غلاف پوشی اور چودھویں جیٹھ کو چراغ افروزی کی رسم ادا ہوتی ہے۔

شجرۂ فقرائے سخی رد شدین

شیخ شہاب الدین رح

|

میاں علی محمد

|

پیر سبحان شاہ

|

حاجی مراد علی شاہ

|

پیر مہر علی شاہ صاحب سندی جوہر کانہ ضلع بجنورہ میں سکونت رکھتے ہیں۔ چوبیسویں رمضان ۱۳۸۶ھ ایک ہزار تین سو چھیاسی ہجری چھبیس جنوری ۱۹۶۷ء ایک ہزار نو سو سڑسٹھ کو عیسوی کو زندہ موجود ہیں۔ پیری مریدی کا سلسلہ رکھتے ہیں۔

Marfat.com

ز

(۲۲)

زکریا خاں

نواب زکریا خاں بہادر لاہوری ؒ

آپ کا نام زکریا خاں۔ خطاب نواب خان بہادر سیف الدولہ دلیر جنگ تھا۔ عہد محمد شاہ میں اعز الدولہ ہزبر جنگ کا خطاب بھی پایا۔

والد کا نام نواب عبد الصمد خان سیف الدولہ غالب جنگ۔ دادا کا نام خواجہ عبد الکریم تھا۔ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار کی اولاد سے تھے۔

آپ [illegible] نوجوان تھا جس نے لاہور میں [illegible]

[illegible]

Marfat.com

منصب پنجہزاری | آپ کو عہد معزالدین بادشاہ شریک جنگ ہونے کے صلہ میں منصب پنجہزاری ملا۔ اور عہد مغلیہ میں جس کو یہ منصب ملتا تھا۔ اس کو یہ کچھ اعزاز میں دیا جاتا تھا۔

(بقیہ حاشیہ ع) سے سرفراز ہوئے۔ عہد محمد فرخ سیر بادشاہ میں منصب ہفت ہزاری اور صوبہ داری لاہور پائی۔ اور گورو کی مہم میں مامور ہو کر جنگ میں فتح پائی۔ اور خطاب دلیر جنگ سے مخاطب ہوئے۔ اور محمد شاہ کے زمانہ میں صوبہ داری ملتان اور خطاب سیف الدولہ سے سرفرازی پائی۔ نماز پانچوں وقت باجماعت پڑھتے تھے۔ ہر جماعت میں تین چار سو (۳۰۰) آدمی ہوا کرتے۔ ختم احزاب اور تہجد کبھی فوت نہیں ہوئی۔ روزانہ دو سو (۲۰۰) آدمی ان کے لنگر سے کھانا کھاتے تھے۔ ہر ایک سال میں تین ہزار (۳۰۰۰) خلعت فاخرہ اور لباس عیدین پر اور سردیوں میں ارباب حاجات کو دیتے تھے۔ ان کی مجلس میں علما و شرفا و شعرا و امرا حاضر ہوا کرتے۔ تفسیر و حدیث بیان کیا کرتے۔ ظہر و عصر کے درمیان مشاعرہ کرایا کرتے۔ دیوان مرزا صائب کو پسند کیا کرتے۔ کہا کرتے "دنیا کی زندگی ایسی ہے جیسے کسی چیز کی تلاش ہے جب مر جاتا ہے تو بے فکر ہو جاتا ہے جیسے وہ چیز مل گئی ہے۔ کچھ عرصہ صوبہ داری ملتان کرنے کے بعد ۱۱۵۰ھ ایکہزار ایکسو پچاس ہجری میں وفات پائی۔ مصرع تاریخ ہے "زہے وصل عبدالصمد خاں بحق" ابوالبرکات خاں صوفی نے مادہ تاریخ لکھا "احرار دو عمر رفت" مرزا محمد بیرنگ نے یہ اشعار مدحیہ لکھے۔

خامہ را ہر گاہ مے پرسم کہ ممدوح تو کیست	نام سیف الدولہ عبدالصمد خاں مے برد
آں دلیر عرصۂ جنگ آں بہادر روز رزم	آنکہ تیغش رنگ از روئے ہژبراں مے برد
قدر دانا قدر من نشناخت کس از ناکساں	حیف کش آئینہ را در پیش کوراں مے برد
بر امید قدر دانی آمدم در حضرتت	خود سخن صاحب سخن پیش سخنداں مے برد *

* نواب عبدالصمد خاں کے یہ حالات کتاب تذکرہ مردم دیدہ مشمولہ اورینٹل کالج میگزین لاہور نومبر ۱۹۶۰ء / ۱۳۸۰ھ مرتبہ ڈاکٹر سید عبداللہ سے لئے گئے ہیں۔ ۱۲۔ ش

ع اس تذکرہ کا مصنف ۱۱۲۰ھ / ۱۷۰۸ء میں پیدا ہوا۔ ۱۲۔ شرافت نوشاہی۔

Marfat.com

۱	ماہوار تنخواہ درجہ اول		تیس ہزار روپیہ	(۳۰۰۰۰)	
۲	گھوڑے	عراقی	چونتیس	(۳۴)	
۳	〃	مجنس	〃	〃	
۴	〃	ترکی	اٹھاسٹھ	(۶۸)	
۵	〃	یابو	〃	〃	
۶	〃	تازی	〃	〃	
۷	〃	جنگلہ	〃	〃	
۸	ہاتھی	شیر گیر	بیس	(۲۰)	
۹	〃	مادہ	تیس	(۳۰)	
۱۰	〃	منجھولہ	بیس	(۲۰)	
۱۱	〃	کرہیہ	〃	〃	
۱۲	〃	پھنڈرکیہ	دس	(۱۰)	
۱۳	باربرداری	اونٹ	ایک سو	(۱۰۰)	قطار
۱۴		خچر	دو سو	(۲۰۰)	قطار
۱۵	〃	عرابہ (گاڑی)	ایک سو [illegible]	(۱۲۰)	[illegible]

بیعت طریقت : آپ کی بیعت طریقت حضرت [illegible] نوشاہی حجرہ [illegible] کے ذکر میں لکھا ہے "نواب دریا خاں [illegible]

---

[۲] [illegible]
[illegible]

Marfat.com

اولاد | کتاب راجگان پنجاب مصنفہ سر لیپل گریفن صاحب۔ اور کتاب تاریخ پنجاب مصنفہ کننگھم صاحب میں آپ کے ۲ دو بیٹے لکھے ہیں۔

۱ - امیر یحییٰ خاں بہادر ؒ بقول صاحب تحقیقات چشتی یہ دکن کو چلا گیا۔

۲ - امیر شاہ نواز خاں ؒ متوفی ۱۱۵۸ھ / ۱۷۴۵ء تذکرہ نوشاہی سے تیرا بیٹا حیات اللہ خاں ثابت ہے

کتاب تذکرہ مردم دیدہ میں امیر یحییٰ خاں کے ایک بیٹے کا نام نواب عزالدولہ داؤد خاں

تاریخ وفات | نواب زکریا خاں کی وفات یکم جمادی الاخریٰ ۱۱۵۸ھ میں ہوئی۔

مسجد نواب زکریا خاں | رائے کنہیا لال کی تاریخ لاہور سے ظاہر ہے کہ آپ کی مسجد درگاہ مادھو لال حسین سے جنوب کی طرف ہے۔ تین محرابیں ہیں۔ درمیانی محراب پر بخط ثلث کاشی کار رنگ آسمانی بسم اللہ و کلمہ شریف لکھا ہے اور شمالی محراب پر یہ اشعار لکھے ہیں۔

خواست در دورِ شاہِ ملک پناہ — شاہِ ہندوستان محمد شاہ
عالم و عادل و سخی زمان — در صفِ معرکہ چو شیر ژیان
زبدۂ بارگاہِ او نواب — زکریا خانِ صوبہ پنجاب
بدخواہش اگرچہ جمشید ست — لرزہ در تن فتادہ چون بید ست
نیک نام آنکہ نیک نامی او — ہمچو بوئے گل ست در ہر سو
چاہ و مسجد ز خود بنا بکند — عالی و خوب و خوشنما بکند
محض بہر خدا کند این کار — تا نمازی شود نماز گذار
باز ہر چہ ثواب زان آید — بسوئے بانیش شود عاید

محراب جنوبی پر یہ اشعار درج ہیں

یارب از فضلِ خود نگاہش دار — از شکستن تو در پناہش دار
کرد احداث مسجدِ محکم — نیز خوش دو ر چاہِ مستحکم
نزد درگاہ صاحبِ عرفان — واقفِ سرِّ حضرتِ رحمان
آنکہ معروف شد بہ لال حسین — خاکِ نعلینِ اوست سرمۂ عین

تاریخ تعمیر

چو این سجدہ گہ از پئے خاص و عام — بنا یافت از سرورِ نیک نام
ز تاریخ او ہر کہ جوید شمار — بداند ہزار و صد و چہل و چار
۱۱۴۴

Marfat.com

س

(۲۳)

سپاہی شاہ

بابا سپاہی شاہ جھنگی والا رح

آپ بابا ہاتھی شاہ صاحب جھنگی والا رح کے چھوٹے بھائی اور اُن کے مرید و خلیفہ تھے۔ اُن کے بعد سجادہ نشین ہوئے۔ والد کا نام میاں علی محمد تھا۔ قوم ارائیں سے تھے۔

تذکرۃ المشائخ میں آپ کے متعلق لکھا ہے۔

"آپ نے فقر کا تاج سر پر پہنا۔ چونکہ آپ بڑے سلیم الطبع و معدن محاسن و اخلاق و صاحب کرامات و خرق عادات تھے اور آپ کی تصنیفات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بڑے عابد زاہد تھے اور گوشہ تنہائی اختیار رکھتے تھے۔ اور شب و روز سوائے عبادت خداوند کریم کے اور کچھ کام نہ تھا۔ اور ذکر اللہ ہی آپ کی غذا تھی۔ پنجگانہ نماز کے علاوہ آپ تہجد خوان بھی تھے۔ اور عالم حضرات آپ سے قرآنی تعلیم پاتے تھے۔"

آپ کے زمانہ میں بھی تمام معافیات اراضی انعام کا [illegible] کی رجوعات بہت تھی۔ خلائق کا ہجوم ہر وقت رہتا۔ آپ بانی طریقت تھے۔

تصانیف | صاحب تذکرۃ المشائخ نے لکھا ہے کہ آپ نے چند کتب اپنے ہاتھ سے [illegible] کی ہیں۔

اول آپ کا ایک مجموعہ وظائف قلمی ہے جو آپ نے [illegible] (۱۲[illegible]ھ) میں بابا ہاتھی شاہ صاحب کی وفات سے آٹھ برس بعد ختم کیا تھا اور [illegible] سے [illegible] قلمی درج ہیں [illegible] وظائف کی [illegible] بابا ہاتھی شاہ صاحب [illegible]

Marfat.com

زمانہ میں ہوئی ہے اور بعض عملیات بعد وفات تحریر کئے گئے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عمل آپ نے اپنے مرشد حضرت جناب بابا باھی شاہ صاحبؒ سے تحریر کئے ہیں۔

دوم۔ آپ نے اپنے قلم سے قرآن مجید قلمی تحریر کیا ہے جو بہت عمدہ خوشخط ہے۔

سوم۔ کتاب دلائل الخیرات درود شریف کی کتاب آپ نے قلمی تحریر کی ہے۔ وہ بھی قابل دید ہے۔

صاحبزادہ پیر میر احمد صاحب مولوی فاضل تذکرۃ المشائخ میں لکھتے ہیں کہ۔ یہ تینوں کتابیں حضرت بابا سیاھی شاہ صاحب کی بندہ کے پاس ہیں اور بحفاظت تمام بزرگ اس کو رکھتے رہے ہیں اور اب بھی بدستور حفاظت سے رکھی گئی ہیں اور بھی بہت سی کتابیں ہیں جو آپ کی اولاد میں کئی اشخاص کے پاس ہیں اور بہت سی قلمی کتابیں گم ہو گئی ہیں۔

اولاد | آپ کے ایک ہی فرزند میاں شہاب الدین نام تھے جو آپ کی زندگی میں ہی فوت ہو گئے۔ اُن کا مزار جھنگی باھی شاہ میں چار پہلو روضہ کی صورت میں ہے۔

یاران طریقت | آپ کے خواص خلیفے یہ تھے۔

۱ میاں شہاب الدین فرزند آنجناب

۲ میاں عبدالغفور بن شہاب الدین۔ نبیرہ آنجناب

مزار | بابا سیاھی شاہ صاحب کا مزار جھنگی باھی شاہ ضلع ہوشیارپور میں بابا باہی شاہ صاحبؒ کے دربار شریف سے غربی جانب ہے۔

شجرۂ فقرائے بابا سیاہی شاہ رح

میاں شہاب الدین رح

میاں محمد بخش رح

حاجی عطا محمد

سائیں رام شاہ۔ ساکن سیدپور تحصیل و ضلع امرتسر

ان کے حالات اس کتاب کے آخر میں حصہ سوم بہ تسوید الافکار میں لکھے جائیں گے۔

Marfat.com

(۲۴)

سلطان

شیخ سلطان رحمۃ اللہ علیہ

آپ شیخ عثمان قصوری رحمۃ اللہ علیہ کے یاروں سے۔ فقیر کامل تھے۔ شیخ [illegible] صاحب آپ کے حق میں فرمایا کرتے۔ "میاں سلطان خدا کے بندوں سے ہے"۔

شیخ پیر کمال لاہوری آپ کے متعلق لکھتے ہیں

شعر

ز سلطان [illegible] شد ... [illegible] اولیا شد

لہ [illegible] ص ۵۸۳ ۔ ایضاً [illegible]

Marfat.com

(۲۵)

سیف اللہ

میاں سیف اللہ بگھولوی رح

آپ کے والد کا نام دسوندھی بن سوہاوہ بن چوھڑ تھا۔ قوم ڈھلو زمیندار سے تھے آبا و اجداد سے موضع سوہاوہ متصل آدھی ڈھلواں (حال ضلع گوجرانوالہ) میں سکونت رکھتے تھے۔

تعلیم و بیعت طریقت آپ نے ظاہری علم کی تحصیل موضع سوہاوہ سے کی۔ پھر باطنی تعلیم کے واسطے حضرت سید عبدالواسع بن سید فیض اللہ قادری نوشاہی ساکن چک ساہدہ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کی اور خلافت حاصل کی۔ چندے فیض شیخ بگھولوی رح سے بھی پایا۔ اُن کی مجلس میں بیٹھتے اور فیضیاب ہوتے۔

سکونت آپ نے سکونت موضع کالے کے میں رکھی۔ جو دریائے چناب کے دائیں کنارہ پر گجرات سے چار میل شرق کی طرف ایک چھوٹا سا گاؤں تھا۔ لوگ وہیں حاضر ہو کر آپ سے مستفید ہوتے۔ پنڈی تاتار کے لوگ اکثر آپ کے مرید تھے۔

اولاد آپ کے تین بیٹے تھے۔

۱ میاں غلام محمد رح

۲ میاں عبدالقادر المعروف قادر بخش رح

۳ میاں حسن محمد رح ــــ تینوں بھائی چکیاں راداں میں شادی شدہ تھے۔

- آپ کی اولاد میں سے دو شخص میرے احباب میں سے ہیں۔

اول میاں محمد حسین صاحب۔ یہ موضع چک چھب علاقہ وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ میں امام مسجد ہیں۔

Marfat.com

میرے ساتھ عقیدت رکھتے ہیں۔ اس وقت ۱۳۹۰ھ ایک ہزار تین سو نوے ہجری میں موجود ہیں۔ اُن
میاں کرم دین بن میاں غلام حسین بن میاں غلام محمد بن میاں سیف اللہ صاحب رح
دوم میاں محمد حسین صاحب پروفیسر زمیندار سائنس کالج گجرات۔ یہ میرے خاص احباب
میں سے ہیں گجرات میں سکونت رکھتے ہیں۔ میری کتاب مواعظ نوشہ پیر کا پیش لفظ لکھا تھا۔ اس وقت موجود
ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ۔ یہ میاں قادر بخش صاحب کی اولاد سے ہیں۔

مدفن | میاں سیف اللہ کی قبر موضع بھگو نے ضلع گجرات میں ہے۔

Marfat.com

ش

(۲۶)

شیخ جی

باوا شیخ جی برقندازی پوٹھوہاری؟

آپ عابد وزاہد منظور درگاہ الٰہی تھے حضرت میر کلاں بر دکھیاھی؟ کے بڑے خلیفوں میں تھے۔ موضع جنڈ نجار علاقہ پوٹھوہار میں سکونت رکھتے تھے۔

طریق عبادت | آپ ادائے فرائض کے علاوہ زیادہ تر مراقبہ میں بیٹھے رہتے تھے۔ ایک چوکی پر دوزانو بیٹھتے۔ اور اپنی ٹھوڑی گھٹنے پر ٹکا رکھتے۔ اسی لئے آپ کی داڑھی ٹھوڑی سے گھس گئی تھی۔ اور دائیں بائیں سے لمبی تھی۔ آپ کو ابدال کا مرتبہ عطا ہوا تھا۔

کرامات

کیمیا دی نگاہ | چونکہ آپ پر فقر وفاقہ کا اکثر دورہ رہتا تھا اور درویشوں کا خرچ کافی تھا۔ ایک مرتبہ کوئی کیمیاگر آپ کے پاس آیا اور آپ کی مسکنت کو دیکھ کر چاہا کہ کچھ خدمت کرے۔ عرض کیا میرا خیال ہے کہ گاؤں سے جسقدر دودھ مل سکے لے کر نالہ کانسی پر جا کر آج کھیر پکائیں۔ خود بھی کھائیں اور آئندہ روزہ مسافروں کو بھی کھلائیں۔ اس بہانہ سے دودھ اکٹھا کر لیا۔ اور نالہ کانسی پر سے جا کر ایک کڑاھی میں ڈال دیا۔ اور نیچے آگ جلا دی جب دودھ کو جوش آیا۔ تو اس نے ایک ایسی دوائی ڈال دی جس سے وہ سب چاندی بن گئی۔ اس نے عرض کیا کہ یہ سب چاندی آپ کے لئے ہے۔ آپ اس کو محفوظ کریں اور ضرورت کے وقت کام میں لایا کریں آپ نے فرمایا سورج غروب ہولے پھر چلیں گے۔ چنانچہ جب اندھیرا چھا گیا تو آپ نے قضائے حاجت کی اور اس کو فرمایا کہ مٹی کا ایک ڈھیلا پکڑاؤ۔ اس نے ہر چند جستجو کی مٹی کا کہیں نام و نشان

Marfat.com

نہ پایا۔ جہاں دیکھتا چاندی پر نظر پڑتی۔ آخر معافی کا خواستگار ہوا۔ آپ نے فرمایا کیا تو ہم کو دنیاوی لالچ میں پھنسا کر یادِ الٰہی سے غافل کرنا چاہتا تھا۔

ایک درویش سے مقابلہ | آپ کے دادا مرشد حضرت سید حافظ قائم الدین محمد برخوردار ربانی کے صاحبزادہ سید غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ سفر کرتے ہوئے آپ کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے حسبِ توفیق خدمت کی اور نذرانہ دیا۔ کسی شخص نے کہہ دیا کہ باوا صاحب تو کیمیا گر ہیں انہوں نے خدمت بہت کم کی ہے۔ اس کی بات سن کر سید صاحب نے اپنے درویشوں کو کہا کہ فقیر صاحب کے مکان میں جو کچھ موجود ہے لوٹ لو۔ چنانچہ انہوں نے سب کچھ لوٹ لیا۔ جب گھوڑے پر سوار ہوتے۔ تو آپ نے فرمایا کہ "ظالم فقیر کی اولاد نہ ہونی چاہیئے" سید صاحب نے سمجھ لیا کہ اب اس درویش کا بول پورا ہو کر رہے گا۔ انہوں نے بھی کہہ دیا کہ اگر میری اولاد نہیں ہوگی تو تیرے ہاں بھی اولاد نرینہ نہیں ہوگی۔ پس دونوں بزرگوں کی اولاد کا سلسلہ نہ چلا۔

مدفن | باوا شیخ حق صاحب ؒ کا مزار موضع جنڈیالہ نمبر [illegible] میں ہے۔ آپ کا عرس ہر سال ستائیسویں ماہ چیت کو ہوتا ہے۔ آپ کی [illegible] کی اولاد اس کو انجام دیتے ہیں۔

Marfat.com

ص

(۲۷)

صدرالدین

حضرت سید صدرالدین مشہدی رضوی برقندازی بہاولپوری رح

آپ مشہدی رضوی سادات سے موضع بدوملہی ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ حق کی طلب ہوئی تو سفر کرتے ہوئے جالندھر پہنچے اور حضرت شاہ عبدالغفور دانشمند انصاری نوشاہی برقندازی رح کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ چندے اُن کی خدمت میں رہے اور خلافت سے مشرف ہوئے۔

بہاول پور میں ورود | بہاول پور کے لوگ شاہ عبدالغفور صاحب رح کے آگے ملتمس ہوئے کہ آپ اپنا ایک درویش ہم کو دیں۔ جو ہماری تربیت کا کفیل ہو۔ انہوں نے سید صدرالدین رح کو منتخب کیا اور اُن کے ساتھ بھیج دیا۔ آپ نے بہاول پور کے اور اطراف و اکناف کے لوگوں کو اپنے فیض سے سیراب کیا۔ کافی عرصہ عمر کا وہیں گذارا۔

یارِ طریقت | آپ کی اولاد نرینہ نہیں تھی۔ اپنے وطن بدوملہی میں اپنے برادرزادہ سید احمد شاہ کو پیغام بھیجا کہ میں اب دنیا سے سفر کرنے والا ہوں آکر جائداد سنبھال لو۔ وہ بہاول پور آپ کی خدمت میں پہنچے۔ آپ نے ان کو مرید کیا اور اپنے باطنی فیض سے معمور کر دیا اور فرمایا بس میری یہی جائداد تھی۔

وفات | سید صدرالدین رح کا انتقال ۱۲۴۰ھ / ۱۸۲۴ء میں ہوا۔ مزار بہاول پور میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"شہزادہ بفردوس بریں شد" ۱۲۴۰ھ

Marfat.com

(۴۸)

صدیق بیگ

مرزا صدیق بیگ لاہوریؒ

آپ مرزا محمد امین جان قصوری لاہوریؒ کے مرید و خلیفہ تھے۔ اپنے پیر صاحب کی وفات کے بعد مرزا حضرت شاہ فرید لاہوری (ڈھولیوال) کے سجادہ نشین ہوئے۔ [29] [illegible] سال تک مسند خلافت پر متمکن رہے۔ ڈیرہ کو بارونق بنایا۔ [illegible]

یاران طریقت: آپ کے خواص خلیفہ یہ تھے۔

۱۔ مرزا محمد بیگ لاہوری۔ آپ کا نبیرہ۔

۲۔ شیخ جہان شاہ مجذوب لاہوریؒ

تاریخ وفات: آپ کی وفات بقول صاحب تحقیقات چشتی [2] [illegible] ذی الحجہ [illegible] ہوئی بالعموم [illegible] بمطابق [26] [illegible] ۱۸۳۰ء [illegible]

[illegible] محمد اکبر شاہ ثانی و شاہ عالم ثانی [illegible]

[illegible] کی طرف ہندوستان [illegible]

[3] [illegible] تھا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

ظ

(۲۹)

ظاہر

شاہ ظاہر ولی گھڑتلی رح

آپ میاں محمد زمان بن ابراہیم عرف عبدالرحیم جسمانی بھڑیوالہ رح کے بزرگ خلیفوں میں سے تھے۔ میاں مختار صاحب بھڑیوالہ رح سے بھی فیض پایا آپ صاحب ترک و تجرید تھے۔

مدفن | آپ کی قبر موضع گھڑتل ضلع سیالکوٹ میں ہے۔ سالانہ عرس ماہ ہاڑ میں ہوتا ہے۔ مسمی دولت رام کھتری نے آپ کی قبر پختہ بنوانے کے واسطے ہندوؤں اور مسلمانوں سے چندہ جمع کیا۔ جب قبر بنوانے لگا تو ہندوؤں نے مخالفت کی کہ تو مسلمان درویش کا مزار بنواتا ہے ہمارے روپے واپس کردے۔ اُس نے آپ سے استمداد کی۔ اسی وقت قبر کی بنیاد کھودنے میں سات روپے برآمد ہوئے۔ یہ کرامت دیکھ کر ہندو معتقد ہو گئے۔

Marfat.com

(۳۰)

ظہور الدین

شاہ ظہور الدین کابلی پشاوری رح

آپ شاہ عبداللہ بابا بانی پشاوری رح کے خواص خلیفوں سے تھے۔ ولادت اور نشوونما بخارا میں ہوئی۔ بعد ازاں مرشد کے حکم سے خلیفہ کابل پر مامور ہوئے۔ جہاں عرصہ دراز تک تبلیغ اسلام اور ترویج سلسلۂ قادریہ نوشاہیہ کی۔ اکثر لوگ حلقۂ بیعت میں داخل ہوئے۔

مجاورت درگاہ پیر | جب آپ کے پیر و مرشد کا انتقال ہوا تو تجہیز و تکفین کی خدمت آپ نے ہی انجام دی۔ اور پھر وہیں مزار پر مجاور بنے رہے [1]

یاران طریقت | آپ کے مریدوں سے تین صاحب خلافت ہوئے

۱ شیخ عثمان شاہ پشاوری رح

۲ شیخ عظمت شاہ پشاوری رح

۳ میاں اعظم الدین پشاوری رح

زمانہ وفات | شاہ ظہور الدین رح کی وفات تقریباً ۱۲۰۰ھ [illegible] ہوئی [illegible] اکبر [illegible] رسالہ [illegible] کے عہد میں بعد سلطنت [illegible] عرف شاہ عالم ثانی بن عالمگیر ثانی ہوئی ۱۱۷۳ھ [illegible]

اس وقت [illegible] کی طرف سے [illegible] [illegible]

۱۲۰۰ [illegible]

۱؎ [illegible] خلیفہ [illegible] احمد پشاوری [illegible]

Marfat.com

مدفن | آپ کا مزار شہر پشاور میں بیرون کچہری دروازہ اور ریتی دروازہ اپنے مرشد کے پاس ہے۔ مشرقی قبر شاہ عبدالصمد بیابانی کی ہے۔ اور مغربی قبر آپ کی ہے۔

مادۂ تاریخ

"نیک خصلت" ۱۲۰۰ھ

شجرۂ فقرائے شاہ ظہور الدین رح

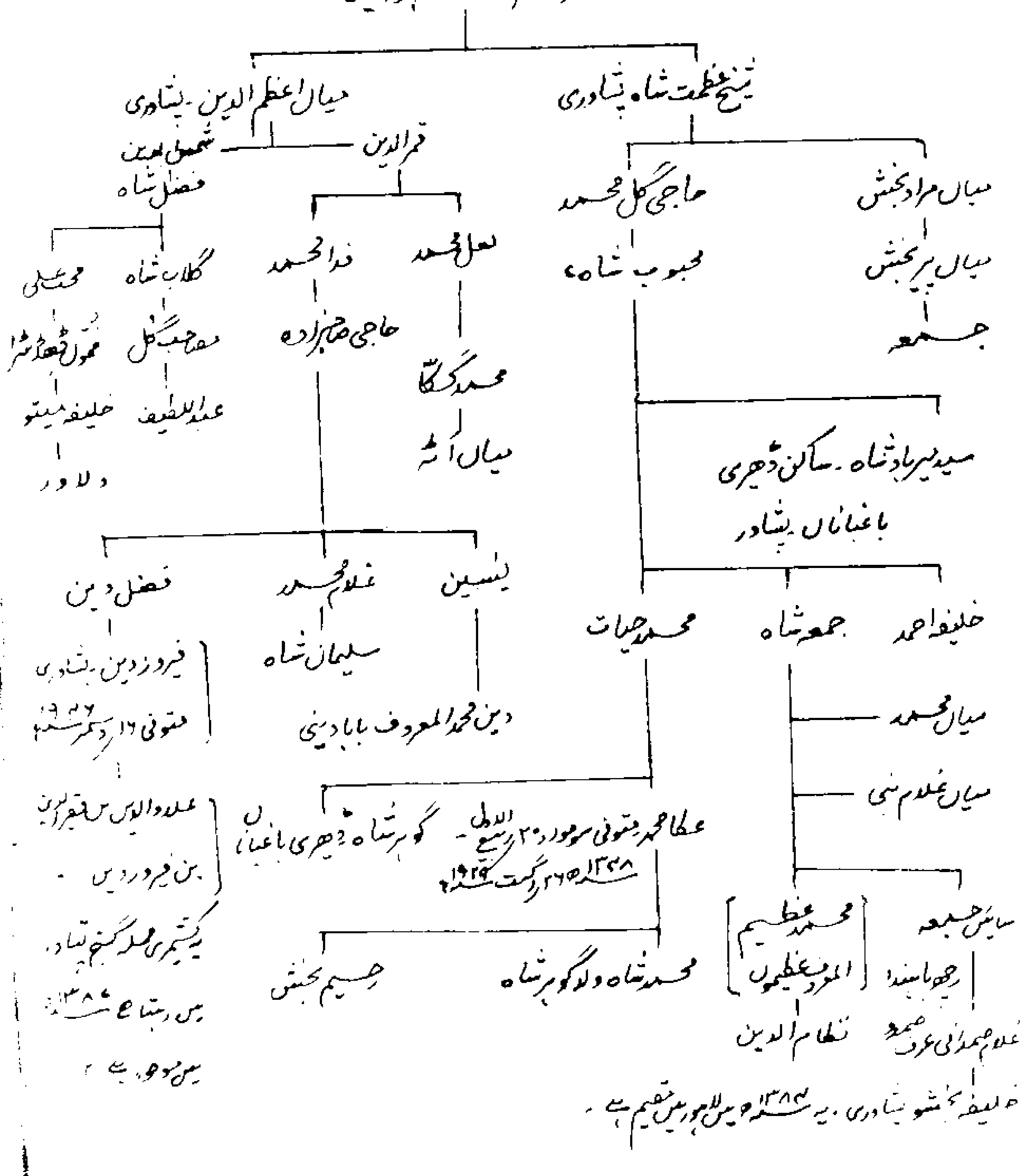

Marfat.com

ع

(۳۱)

عادل شاہ

شیخ عادل شاہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بیعت و خلافت [illegible]

[illegible]

[illegible]

اولاد: آپ کے [illegible]

۱ [illegible]

۲ [illegible]

۳ [illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

یارانِ طریقت آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱ سائیں یقین شاہ فرزند آنجناب رح

۲ بابا جوائے شاہ رح

۳ بابا امیر شاہ رح

۴ بابا جیون شاہ رح

۵ بابا علی اکبر شاہ رح

مدفن شیخ عادل شاہ رح کی قبر لاہور تکیہ داتا فاضل شاہ میں ہے۔

شجرہ فقرائے شیخ عادل شاہ لاہوری

بابا علی اکبر شاہ مدفون نالا ب
بابا گلاب شاہ
بابا کرم بخش
سائیں محمد دین ولد کرم بخش
میاں محمد شرف لاہوری

بابا جیون شاہ
بابا جیوے شاہ

بابا طلاب شاہ بیگن پھراند
سائیں چھمان شاہ
سبزانی تقریباً ۱۳۸۳ھ میں بعمر ستر سال موجود ہے
صوفی محمد صدیق
نوجوان متشرع ہے۔ ۵ شعبان ۱۳۸۲ھ میں مجھے گوجرانوالہ میں ملا۔

سید حیدر شاہ
سید نوازش علی شاہ پیرہ بموضع گڑھی شاہو لاہور میں رہتے تھے چشتی صابر طریقہ میں میاں محمد فاروق کے مرید تھے وہ مرید شاہ محمد حسن رحمانی مصنف کتاب آئینہ تصوف کے تھے۔

بابا بینی شاہ پیرانی گھنیاں کی۔
بابا محمد بخش عرف مستان شاہ دہ لاں تکر سد گھو والی گھنیاں کی۔
بابا غلام محمد الملقب بابا اعظم ساکن رنجاج ست پیرول پنجاب دعصدہ ولاہور
صوفی محمد عبدالخالق ساکن گوجرانوالہ مرشد کی سیالوی ۱۱ محرم ۱۳۸۲ھ کو مجھے حکیم محمد موسیٰ امرتسری کی دکان پر ملا ہے

بابا امیر شاہ۔ اپنے بھائی کے بعد دربار فاضل شاہ کے دربار کا سجادہ رہے۔
سائیں گلاب شاہ۔ اپنے مرشد کے بعد سجادہ رہا۔

بابا جوائے شاہ
بابا عمر شاہ بھوئنڈ ضلع گوجرانوالہ
بابا امام الدین بھوئنڈ
بابا دھقا شاہ بھوئنڈ
سائیں محمد علی کھٹی بھوئنڈ
بابا مولا بخش چوہان المشہور سائیں ۱۳۶۶ھ میں شیخوپورہ میں موجود ہے
سائیں تاج علی ترکھان بہ راست سنہ ۱۳۶۶ھ میں بمقام سکھڑی شریف حاضر ۱۲۔

سید محمد حسین ایم اے نے یہ شجرہ مہری دیا۔ مصنف ایم اے او کالج لاہور۔ بہ مراحمت۔ ۱۲۔

Marfat.com

(۳۲)

عالم شاہ

بابا عالم شاہ موسیٰ والہؒ

آپ حضرت میاں محمد زمان بن میاں ابراہیم عرف عبدالرحیم رحمانی بھٹو والہؒ کے بزرگ خلیفوں سے تھے۔

ابتدائی حالات آپ کے آباؤ اجداد کا وطن دہلی تھا۔ نو مسلم تھے۔ آپ کی ولادت سنہ ۱۱۱۹ ایک ہزار ایک سو انیس ہجری میں محمد شاہ بادشاہ کے دور میں شہر دہلی میں ہوئی۔ جب جوان ہوئے تو راہ حق کا شوق دل میں موجزن ہوا۔ وطن سے نکلے پھرتے پھراتے بزرگوں کی زیارتیں کرتے بھٹی شاہ رحمان میں پہنچے۔ حضرت میاں محمد زمان کی بیعت ہو کر خلافت سے مشرف ہوئے۔

پیشہ آہنگری پیر صاحب نے آپ کو حکم دیا کہ اپنے آباؤ اجداد کا پیشہ [illegible] اختیار کرو جس سے حلال [illegible] آباؤ اجداد [illegible] لوہاری [illegible] میں آکر پیشہ آہنگری [illegible]

[illegible]

تصرف فی الاجسام | منقول ہے کہ ایک عورت نے آپ کی خدمت میں التجا کی کہ میرے گھر میں لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں، آپ دعا فرمادیں کہ لڑکا پیدا ہو۔ آپ نے فرمایا کہ اب خدا تعالیٰ تجھے لڑکا ہی عطا فرمادے گا۔ وہ خوش ہو کر چلی گئی۔ امرِ الٰہی سے بوقت ولادت اس کے ہاں پھر لڑکی پیدا ہوئی۔ رات کا وقت تھا۔ اس نے ناراض ہو کر مکان کے ایک کونہ میں پھینک دی۔ اس وقت غیب سے ندا آئی کہ اس کو پکڑو یہ لڑکا ہے۔ جب دیکھا تو واقعی وہ لڑکا ہو گیا تھا۔ اس کا نام مستانہ رکھا گیا۔ اب تک اس کی اولاد موجود ہے۔ [2]

وفات کے بعد کرامت

چوروں سے آگاہ کرنا | منقول ہے کہ آپ کے پوتے میاں اللہ دتہ ولد پیر بخش کو چوروں نے نقب لگائی آپ اس کو خواب میں ملے اور ٹھوکر مار کر بیدار کیا کہ اٹھو اور اپنے مال کی حفاظت کرو۔ وہ بیدار ہوا تو چور بھاگ گئے اور سارا سامان بچ گیا۔ [3]

اولاد | آپ کی اہلیہ کا نام بی بی بھٹی تھا۔ اس کے بطن سے آپ کے دو بیٹے پیدا ہوئے۔

۱ میاں پیر بخش المعروف پیر شاہ۔

۲ میاں عمر بخش المعروف عمر شاہ۔

- آپ کی ایک بیٹی بی بی زاہدہ نام تھی۔

[illegible] | آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱ میاں پیر بخش المعروف پیر شاہ فرزند اکبر	موضع دعلاں	ضلع گوجرانوالہ
۲ میاں عمر بخش المعروف عمر شاہ فرزند اصغر	چک نظام	؍؍
۳ بابا حسن شاہ ترکھاں	جھنجھر والی	؍؍
۴ بابا رحمت شاہ	چک چندو	؍؍
۵ شیخ محمد علی جوجہ	؍؍	؍؍

[2] [3] تذکرہ [illegible] جلد دوم صفحہ [illegible] تصرف

٦	بابا	نتھو شاہ ماچھی رح	چک بندہ	ضلع گوجرانوالہ
٧	بابا	رحمت شاہ رح	اگوکی	سیالکوٹ
٨	بابا	فقیر محمد مراسی رح	تبسرا	”
٩	سید	مست شاہ مجذوب رح	علاقہ ڈنگہ	
١٠	بابا	مراد شاہ سیلاری رح	ھردو	شیخوپورہ
١١	بابا	ولی محمد رح	چکراؤ	امرتسر
١٢	بابا	سلطان شاہ رح		
١٣	مائیں	مستانہ خادم رح		

تاریخ وفات: بابا عالم شاہ کی وفات بعمر نوے سال سوموار چھبیسویں جمادی الثانی [illegible]
ایک ہزار دو سو نو ہجری مطابق سولہویں فروری ١٧٩٥ء ایک ہزار سات سو پچانوے عیسوی
موافق پانچویں پھاگن ١٨٥١ ایک ہزار آٹھ سو اکاون بکرمی ہوئی۔ سلطنت شاہ [illegible]
محمد عالی گوہر عرف شاہ عالم ہوئی۔ [illegible] سینتیس جلوسی تھا۔

موقف ہندوستان کا گورنر [illegible] کی طرف سے [illegible]

گورنر [illegible] تھا۔

مدفن: آپ کی قبر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

شجرہ اولاد بابا عالم شاہ صاحب سوہنے والے

- بابا عالم شاہ کے ۲ دو بیٹے تھے۔ میاں پیر بخش المعروف پیر شاہ۔ میاں عمر بخش المعروف عمر شاہ۔
- میاں پیر بخش کے ۴ چار بیٹے تھے۔ کرم دین۔ اللہ دتہ۔ جلال الدین اور ماہیا۔
- کرم دین کا ایک بیٹا نبی بخش نام تھا جو لاولد فوت ہوا۔
- اللہ دتہ ولد پیر بخش کے ۲ دو بیٹے ہوئے۔ نواب الدین اور میاں عبدالعزیز۔
- نواب الدین کے ۳ تین بیٹے ہیں۔ محمد حسین۔ محمد شریف اور غلام رسول۔ تینوں موجود ہیں۔
- محمد حسین جو مرا صادق ہے اس کے تین بیٹے ہوئے منظور احمد کوٹ لالہ میں ہیڈ ماسٹر ہے۔ اور نذیر حسین و غلام حسین بچپن میں فوت ہو چکے ہیں۔
- میاں عبدالعزیز ولد اللہ دتہ ضعیف العمر ہے ریش ہیں ۱۳۴۸ھ میں آباؤ اجداد کے سجادہ نشین ہیں۔
- جلال الدین ولد پیر بخش کا ایک بیٹا غلام حیدر تھا۔
- غلام حیدر کا ایک بیٹا غلام نبی موجود ہے۔
- ماہیا ولد پیر بخش کا ایک بیٹا نادر شاہ تھا۔
- نادر شاہ کا ایک بیٹا اللہ رکھا موجود ہے۔
- میاں عمر بخش ولد بابا عالم شاہ کے ۳ تین بیٹے تھے۔ فتح الدین۔ رنگ علی اور بڈھے شاہ
- فتح الدین کے ۲ دو بیٹے تھے۔ گھسیٹا۔ اور بوٹا لاولد۔
- گھسیٹا کے ۲ دو بیٹے اللہ دتہ اور اسمٰعیل موجود ہیں۔
- رنگ علی ولد عمر بخش کا ایک بیٹا مولاداد تھا۔
- مولاداد کا ایک لڑکا شریف بچپن میں فوت ہو گیا۔
- بڈھے شاہ ولد عمر بخش کے دو بیٹے محمد دین و احمد الدین اس وقت موجود ہیں۔

اندراجات شجرہ میں جو موجود ہے جو کہ ۱۳۴۸ھ میں لکھا تھا جن کو موجود لکھا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اس سال میں زندہ تھے۔

Marfat.com

شجرۂ فقرائے بابا عالم شاہ موہڑے والا

بابا سلطان شاہ

بابا نورے شاہ

بابا مراد شاہ مزار [illegible]

[illegible]

[illegible]

بابا چراغ شاہ [illegible]

بابا سلطان شاہ

و بابا مراد شاہ

[illegible]

بابا [illegible] شاہ [illegible]

بابا صوبے شاہ [illegible]

[illegible]

بابا [illegible] شاہ [illegible]

بابا [illegible] شاہ [illegible]

[illegible]

Marfat.com

(۳۳)

عبدالرحیم

میاں عبدالرحیم صاحبؒ

آپ حضرت شیخ کرم علی لکھنوالی رحمۃ اللہ علیہ کے اکابر یاروں سے تھے۔ آپ کا آبائی وطن چندھر (قوم چندھڑ تھی) متصل جلالپور جٹاں تھا۔ وہاں سے جسوڑاں تحصیل پسرور میں آ گئے۔ سرچشمہ فیض، صاحب ہدایت و ارشاد تھے۔

یاران طریقت | آپ کے خواص یاران باصفا یہ تھے۔

۱ شیخ نور محمد شاہ صاحبؒ — جاجووالی متصل ہارووال ضلع سیالکوٹ
۲ بابا فتح محمد فرزند آنجناب — جسوڑاں تحصیل پسرور ″
۳ بابا دلیل شاہ قوم کاہلوں — ٹبہ مدفون گدھیار۔ تحصیل ڈسکہ ″
۴ بابا بلیل شاہ ″ ″
۵ میاں بولاق شاہ

مدفن | میاں عبدالرحیم کا مزار جسوڑاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں ہے

شجرہ فقرائے میاں عبدالرحیمؒ

میاں فتح محمد ولد عبدالرحیم
میاں صدرالدین ولد فتح محمد
میاں رکن الدین ولد صدرالدین جاجووری

بابا عمر شاہ جاجووری ولد رکن الدین م ۱۲۹۷ — شیخ نور محمد شاہ جاجووالی

بابا برکت علی ولد عمر شاہ م ۱۳۲۵ ھ — جواہر علی شاہ مرد الرجا جاجووالی

بابا [illegible] ولد برکت علی م ۱۳۷۰ ھ — بابا غلام نبی مسافر — بابا رکن الدین تیلی سنگیال متصل ہارووال

یہ سید امام علی شاہ صاحب نقشبندی مجددی رتڑ چھتر والا کے خاندان سے تھے
[illegible] سکھ در [illegible] حج کے [illegible] میں حج [illegible] ددار [illegible]
[illegible] شاہ مسافرت میں [illegible] سال سے [illegible]
۱۳۲۶ھ میں انتقال کیا۔ مزار شریف متصل ہارووال میں مدفون ہوئے۔

برخوردار کریم — [illegible] — [illegible] سیالکوٹ

[illegible] جوگی — [illegible] — [illegible] متصل پسرور

مولوی [illegible] متصل ہارووال — [illegible]

حاجی غلام رسول پٹھان۔ اصلی وطن کالا شیخاں موضع کوٹلی متصل ہارووال میں [illegible]
متوفی ۱۳۴۷ھ ۱۹۲۸ء روضہ مزار شریف متصل ہارووال۔

[illegible]

Marfat.com

(۴۴)

[illegible]

شیخ [illegible]

آپ لاہور میں رہتے تھے [illegible]

[illegible] مرید ہو جاؤ [illegible] آپ کو [illegible]

[illegible] سید [illegible] کی خدمت میں حاضر ہوئے [illegible]

[illegible] آپ [illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

(٣٥)

عبداللہ خاں

نواب سید عبداللہ خاں لاہوری رح

والد کا نام نواب عبدالصمد خاں بہادر المعروف ابو صمد خاں سیف الدولہ غالب جنگ صوبہ دار لاہور (متوفی ۱۱۵۰ھ / ۱۷۳۷ء مدفون بیگم پورہ لاہور) تھا۔ ابن عبدالکریم احراری رح

آپ کی والدہ کا نام شرف النساء بیگم تھا جس کی قبر بنام مقبرہ سرو والا لاہور میں موجود ہے۔

بیعت طریقت | آپ کی بیعت شیخ دانا سیالکوٹی رح سے تھی جیسا کہ کتاب تذکرہ نوشاہی سے ظاہر ہے۔ وہ مرید حضرت مولانا سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم نوشاہی برخورداری کے تھے۔

نظامت لاہور | آپ کو احمد شاہ بن محمد شاہ نے ۱۱۶۱ھ ایک ہزار ایک سو اکسٹھ ہجری مطابق ۱۷۴۸ء ایک ہزار سات سو اڑتالیس عیسوی میں لاہور کا ناظم مقرر کیا۔ آپ کے عہد میں جب احمد شاہ ابدالی نے لاہور پر چڑھائی کی تو آپ نے اُس کے ساتھ شجاعانہ جنگ کی۔ بے شمار لوگ مارے گئے۔ آخر گرفتار ہو کر آپ ابدالی کے پیش کئے گئے۔ ابدالی نے پوچھا اب تمہارے ساتھ کیا کرنا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ اگر تو قصاب ہے تو قتل کر دے۔ اور اگر بقال ہے تو فروخت کر دے۔ اور اگر بادشاہ ہے تو تاج بخشی کر دے۔ چنانچہ ابدالی نے پھر آپ کو اپنی طرف سے لاہور کا حاکم مقرر کر دیا۔

اولاد | آپ کا ایک لڑکا رحمت اللہ بیگ تھا جس کی قبر بیگم پورہ میں ہے۔

تاریخ وفات | سید عبداللہ خاں کی وفات چوتھی ذیقعدہ ۱۱۶۶ھ ایک ہزار ایک سو چھیاسٹھ ہجری مطابق دوسری ستمبر ۱۷۵۳ء ایک ہزار سات سو ترپن عیسوی میں عہد سلطنت ابو المظفر مجاہد الدین احمد شاہ بن محمد شاہ ہوئی۔ جسد چھتا ملوسی تھا۔ قبر لاہور بیگم پورہ میں مقبرہ سرو والا کے شرقی جانب ہے۔

مادہ تاریخ "صداقت شعار" ۱۱۶۶ھ

Marfat.com

غ

(۳۶)

غریب شاہ

سید غریب شاہ پنکھو دار

[illegible] شاہ [illegible] کی [illegible] جلد [illegible]
تذکرہ مشائخ میں آپ کے متعلق لکھا ہے۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
طریقت [illegible] شاہ نام تھا۔

— شجرہ طریقت سید غریب شاہ پنکھو [illegible]

بابا [illegible] شاہ

[illegible]

بابا [illegible]

بابا [illegible] شاہ

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

Marfat.com

(۳۷)

غلام رسول

سید غلام رسول سبزداری برقندازی پاکپتنی

سلسلہ نسبتِ طریقت | آپ حضرت سید حافظ قائم الدین برقنداز سبزداری پاکپتنی کے فرزند و سجادہ نشین تھے۔ والد بزرگوار نے اپنی زندگی میں ہی اپنے خلیفہ اکبر حضرت شاہ عبدالغفور جالندھری رہ کی بیعت کرایا۔

فقر و فاقہ | آپ ابھی کمسن ہی تھے کہ والد بزرگوار کا انتقال ہو گیا، والدہ ماجدہ عرصہ تک حیات رہیں۔ فقر و فاقہ از حد تھا۔

فراخ دلی | ایک مرتبہ حضرت خواجہ فریدالدین مسعود گنج شکر چشتی رہ کی اولاد میں کوئی شادی تھی۔ مجلس میں سماع ہو رہا تھا۔ صاحبزادگان چشتیہ کے ہمراہ آپ بھی مجلس میں بیٹھے تھے۔ اُن لوگوں نے بہت کچھ دینا شروع کر دیا۔ آپ کے پاس کوئی چیز موجود نہ تھی۔ آپ نے اپنے شیخ کی طرف خیال کیا۔ حضرت شاہ عبدالغفور رہ نے جالندھر سے نگاہ کی تو آپ کو اپنی جیب بھاری معلوم ہوئی۔ دیکھا تو روپوں سے پُر تھی۔ آپ نے وہ سارے روپے مجلس میں لٹا دیئے۔ قوالوں نے نئے نئے بیت پڑھے اور چشتیہ حیران رہ گئے۔

تولید فرزند کی دُعا | ایک مرتبہ آپ سیر کرتے ہوئے کسی زمیندار کے گھر چلے گئے۔ اس کی عورت نے اولاد کے واسطے التماس کی۔ آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ تم کو اولاد سے بہرہ ور فرما دے گا لیکن پہلا بچہ ہم کو دینا۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے ان کو فرزند بخشا جس کا نام پیر بخش رکھا گیا۔ آپ اس کو اپنے پاس ......

ورود دربارِ طریقت | آپ کی خلافت ہوئی۔ بادشاہ شیخ حمید بخاروالے کے تصرف سے سلسلہ منقطع ہو گیا تھا۔ آپ نے شیخ پیر بخش مذکور کو اپنا مستفیض بنایا اور اپنی خلافت سے نوازا۔

Marfat.com

مدفن | سید غلام رسول کا مزار اپنے والد اکرم کے روضہ میں مشرقی جانب ہے شہر [illegible]
ضلع ساہیوال میں موجود ہے [illegible]

شجرۂ فقرائے سید غلام رسول [illegible]

میاں پیر بخش [illegible]

میاں غلام حسین [illegible]

میاں غلام رسول [illegible]
[illegible] حال [illegible]
[illegible] ضلع [illegible]
[illegible]

[illegible] متصور والی

[illegible] مصور والی

[illegible]
ضلع [illegible]

[illegible]

(۳۸)

غلام رسول

میاں غلام رسول صاحب رح

آپ صاحب علم و فضل تھے حضرت میاں غلام مرتضےٰ نظام آبادی کے مرید و خلیفہ تھے۔ عاشقان مشائخ نوشاھیہ سے تھے۔

شجرہ شریف قادری نوشاھی | آپ کے ہاتھ کا شجرہ شریف قلمی دستیاب ہوا ہے جو آپ کی عبارت میں تحریر کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک وسلم وصل علیہ۔

شجرہ مبارکہ

شجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت و فرعھا فی السماء

قال اللہ تعالیٰ۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم

قال الفقیر الحقیر غلام رسول۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت قطب الاقطاب حضرت شیخ غلام مرتضےٰ بن شیخ محمد صابر رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت قطب العالم مخدوم شیخ رحمت اللہ شاہ بن حافظ حبیب اللہ قادری نوشاہی رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت قطب العالم شیخ پیر محمد بن علی رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت حاجی محمد نوشہ بن علاؤ الدین رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ سلیمان بن سعد اللہ رح

Marfat.com

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ معروف چشتی و قادری رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید مبارک رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید محمد غوث رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید شمس الدین رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید شاہ میر رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید علی حسنی رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید مسعود حسنی رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید احمد حسنی رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید صوفی صفی الدین حسنی رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید سیف الدین عبدالوہاب حسنی رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت غوث الثقلین رب المشرقین و رب المغربین حضرت
ابو محمد عبدالقادر ابن ابو صالح بن عبداللہ جیلانی رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ ابو سعید بن مبارک بن علی مخزومی رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ابوالحسن بن علی قرشی بن محمد یوسف ہکاری رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ابوالفضل بن عبدالواحد بن عبدالعزیز تمیمی رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ابوبکر محمد شبلی ابن یونس رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ابوالقاسم جنید بغدادی رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ سری سقطی رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ معروف کرخی رح

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ داؤد طائی رح

Marfat.com

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ حبیب عجمی رح

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ حسن بصری رح

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت سلطان الاولیا وخلفاء الراشدین المہتدین علی ابن ابی طالب رض

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت سید المرسلین وخاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ [1]

---

[1] یہ شجرہ شریف ایک قلمی بیاض میں تحریر ہے ۔ یہ بیاض میاں غلام سرور ولد میاں غلام رسول کے گھر میں ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۴ء میں بمقام گاجر گولہ ضلع گوجرانوالہ میں نے دیکھا ہے ۱۲ شرافت ۔

Marfat.com

(۳۹)

غلام محمد

میاں غلام محمد سوہدروی رح

آپ کے والد کا نام میاں عبدالسلام بن میاں ہدایت اللہ بن میاں عبدالرحمن بن حافظ سعد اللہ قریشی تھا قصبہ سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے تھے۔

تاریخ ولادت | آپ کی پیدائش ہفتہ کے دن چاشت کے وقت گیارھویں ذی الحجہ ۱۱۸۲ھ ایک ہزار ایک سو بیاسی ہجری۔ ۱۵ اپریل ۱۷۶۹ء ایک ہزار سات سو انہتر عیسوی میں ہوئی۔

بیعت وخلافت | آپ حضرت میاں غلام مرتضےٰ بن میاں صابر شاہ قریشی نظام آبادی رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ صاحب علم وفضل تھے۔

علم نجوم | آپ کو علم نجوم و رمل اور عملیات میں کافی دسترس تھی۔ عامل کامل تھے۔ چنانچہ آپکے واسطے میاں عبدالقادر کاتب نے ایک رسالہ علم نجوم میں تحریر کیا [illegible]

"تمت بید الضعیف المحتاج الرحمۃ الی اللہ الغنی المستعان [illegible]

مسلین الصمد [illegible]

غفر اللہ لہ ولوالدیہ [illegible]

بوقت چاشت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

ف

(۸۰)

فاضل شاہ

بابا فاضل شاہ نادون والےؒ

آپ بابا ماہی شاہ صاحبؒ ساکن جھنگی ضلع ہوشیارپور کے خلیفہ تھے۔ صاحب کرامات و تصرفات تھے۔ صاحب تذکرۃ المشائخ نے آپ کا ذکر اس طرح کیا ہے۔

"آپ بڑے کامل ولی اللہ گزرے ہیں۔ آپ کی جائے مزار شہر نادون میں ہے جو ضلع کانگڑہ میں ہے۔ آپ بڑے عابد زاہد تھے۔ صدہا کرامتیں ظہور میں آئیں۔ راجہ کا لڑکا مُردہ دوبارہ زندہ کرامت سے ہوا۔ راجہ معتقد ہو گیا۔ اور پانچ سو گھماؤں اراضی معافی بنام خانقاہ اندراج کاغذات ہے۔"

Marfat.com

(۱۴)

فتح الدین

حضرت سید فتح الدین برخوردار [illegible]

حامد الرشید سید محمد عظیم بن سید شاہ عصمت اللہ حضرت بندگی [illegible] شاہ [illegible] ہے
والد صاحب کے ہی مرید و خلیفہ تھے۔ کبھی صاحب سجادہ شریف اور کبھی [illegible]

آپ کا ذکر شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ ملفوظات [illegible] حضرت [illegible]
کے پانچویں باب میں گزر چکا ہے۔ یہاں چند مزید حالات لکھے جاتے ہیں

علم دوست ہونا: آپ بڑے عالم و فاضل [illegible] علم دوست تھے۔ آپ نے [illegible]
نادرہ آرزو سے دیوان آصفی خرید کیا تھا جیسا کہ اس قلمی نسخے [illegible]
موجود ہے۔ اس کا دستخط یہ ہے۔

« [illegible] تمام شد [illegible] بتاریخ [illegible]
[illegible] شاہ [illegible] بوقت [illegible]
ہجری »

« [illegible] شاہ دوازدہ [illegible] »

خطبہ نکاح: [illegible] الدین [illegible]
[illegible] میں تھا۔ [illegible]
نقل کی جاتی ہے۔

ا۔ دیوان آصفی کا خطی نسخہ آج کل [illegible] سید محمد عالم کے گھر میں [illegible]

Marfat.com

" بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منکہ میاں صاحب میاں رکن الدین بن شیخ صاحب شیخ روشن بریں وجہ نوشتہ میدہم
کہ مکان میاں محمود شاہ بمیاں فتح دین بخش کردم ۔ بار دیگر دعوے کسے مسموع نشود ۔
اگر بار دیگر دعوے کنم تا چہار پیر خود نزد خدا و رسول دروغ باشد ۔ تحریر بتاریخ ۱۴ ماہ اسوج
سمت ۱۹۰۳ ب ۔ [۹ شوال ۱۲۶۳ھ]

گواہ شد ۔ قطرہ شاہ (کذا)	گواہ شد ۔ ملک میاں
گواہ شد ۔ ماہنول مہتم	گواہ شد ۔ قطب شاہ مہتم ۔
گواہ شد ۔ میاں الٰہی بخش حجام	گواہ شد ۔ غلام فرید بن سلطان ۔
گواہ شد ۔ فضل دین ۔	گواہ شد ۔ کریم ۔۔۔۔۔
گواہ شد ۔ قائم دین مہتم	گواہ شد ۔ خدا یار بن سیفل ۔
گواہ شد ۔ ملک بولاکی	گواہ شد ۔ غلام محمد کوال ۔ (کذا)
گواہ شد ۔ ملک فتح الدین ۔	مہر [اولاد مرتضیٰ سردار شاہ]
مہر (حسن) " لہ	

اولاد | آپ کے ایک ہی فرزند سید اللہ دتہ صاحب تھے ۔

مدح شریف | کسی معتقد نے یہ دو شعر آپ کی تعریف میں کہے ہیں :-

مرد ہوں سچے فتح دین غازی … عشق و محبت دی جس جائی بازی
نبی پیغمبر سب ہووے راضی … بخشیں قہری کر عشق مجازی

تاریخ وفات | سید فتح الدین کی وفات ۱۲۲۷ھ ایکہزار دو سو ستائیس ہجری مطابق ۱۸۱۲ء
ایکہزار آٹھ سو بارہ عیسوی میں بعہد سلطنت ابو النصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بن
شاہ عالم ثانی بن عالمگیر ثانی ہوئی ۔ اس کا حکومت دہلی پر ساتواں سال تھا ۔

مدفن | آپ کا مزار ڈھل شریف متصل سرائے عالمگیر ضلع گجرات میں ہے ۔ مادہ تاریخ "خلاصی یافتہ" ۱۲۲۷ھ

لہ یہ عرصہ ۱۳۶۲ھ کا ہے ۔ اور سید فتح الدین ۱۲۲۶ھ میں وفات پا چکے تھے ۔ سراسر غلط

Marfat.com

(۴۲)

فقیر اللہ

میاں فقیر اللہ نظام آبادی رح

آپ حضرت میاں صاحب میاں غلام مرتضٰے بن میاں محمد صابر نظام آبادی رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ چونکہ اُن کی اولاد نرینہ نہیں تھی۔ اس لئے باتفاق رائے جمیع خادمان میاں صاحب آپ سجادہ نشین ہوئے۔

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱ - میاں محمد بخش رح

۲ - میاں نظام الدین رح

شجرہ اولاد میاں فقیر اللہ نظام آبادی رح

- میاں فقیر اللہ کے دو بیٹے تھے۔ میاں محمد بخش۔ اور میاں نظام الدین لاولد

- میاں محمد بخش۔ درویش صفت میاں پیر بخش بن مولانا فضل احمد فاروقی [illegible] ساکن [illegible] ضلع گوجرانوالہ کے مرید تھے۔ اکیس ذیقعدہ ۱۳۰۵ھ ایک ہزار تین سو پانچ ہجری [illegible] جولائی ۱۸۸۸ء ایک ہزار آٹھ سو اٹھاسی عیسوی کو منگل کے دن وفات پائی۔ ان کے تین بیٹے تھے۔ میاں [illegible] میاں غلام محمد۔ میاں فضل حسین۔

- میاں [illegible] ۲ شعبان ۱۳۲۸ھ [illegible] ۱۹۱۰ [illegible] دو بیٹے تھے۔ میاں چراغ علی اور [illegible]

- میاں چراغ علی [illegible]

واحترام سے پیش آئے۔ یکم رمضان ۱۳۶۳ھ ۲۰ اگست ۱۹۴۴ء کو دنیا سے لاولد فوت ہوئے۔

- میاں محمد شفیع بن میاں نذیر حسین کا ایک لڑکا محمد الیاس ۱۳۶۵ھ / ۱۹۴۶ء میں موجود ہے۔
- میاں غلام حیدر ولد میاں محمد بخش متوفی رمضان ۱۳۴۲ھ ۱۰ اپریل ۱۹۲۴ء کے ایک ہی فرزند میاں حیات محمد اس وقت موجود ہیں۔
- میاں فضل حسین بن میاں محمد بخش۔ مہذب صورت نیک اخلاق تھے۔ ایک مرتبہ میں نظام آباد میں ان کے پاس گیا۔ بزرگوں کے حالات پوچھے بہت عقیدت سے پیش آئے۔ ان کی وفات ۲۵ ذیقعد ۱۳۵۹ھ ۲۵ دسمبر ۱۹۴۰ء ۱۱ بجے شب کو ہوئی۔ ان کے ۲ بیٹے ہیں۔ میاں محمد یونس میاں غلام محمد۔ دونو اس وقت موجود ہیں۔
- میاں محمد یونس کا ایک بیٹا محمد صدیق موجود ہے۔

اشتباہ

یہ شجرہ میں نے ۱۳۶۵ھ ایک ہزار تین سو پینسٹھ ہجری ۱۹۴۶ء ایک ہزار نو سو چھیالیس عیسوی میں مکمل کیا تھا۔ جن حضرات کو زندہ موجود لکھا ہے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ وہ سنہ مذکور میں موجود تھے۔

Marfat.com

(۴۳)

فیض بی بی

مائی فیض بی بی لاہوری رحہ

شیخ عثمان قصوری رحہ کی مریدہ تھیں۔ ہر وقت یادِ خدا میں مشغول رہتی تھیں۔ قوتِ باطنی میں اپنی سب پیر بہنوں سے اعلیٰ تھیں۔ [1]

---

[1] تحائف قدسیہ قلمی صفحہ ۵۸۴ تراجم۔

Marfat.com

ق

(۴۴)

قُل احمد

مولانا حکیم قُل احمد فاروقی رح

آپ مولانا حکیم محمد اشرف فاروقی منچری مصنف کنز الرحمت بن مولوی اعزالدین بن محمد معصوم کے فرزند اکبر تھے۔ بیعت و خلافت شیخ ضیاء اللہ صاحب ساکن جا بکے چیمہ ضلع سیالکوٹ سے تھی۔ اپنے والد صاحب کے بڑے بھائی تھے۔ علم ظاہر فقہ، ادب، تصوف، حکمت اور طب وغیرہ اپنے والد صاحب سے پڑھے۔ کاتب اور شاعر بھی تھے۔

عملیات

آپ کو عملیات میں بھی دسترس تھی۔

برائے اٹھرا | اگر کسی عورت کو حمل نہ ہوتا ہو یا ساقط ہو جاتا ہو تو آیت ذیل تین عدد تعویذ لکھ کر تین روز عورت کو کھلائے۔ انشاء اللہ وہ حاملہ ہو جائے گی۔ آیت یہ ہے۔

"ثم انزل علیکم من بعد الغم ... تا ... واللہ علیم بذات الصدور"

تصنیفات

آپ کا ایک قلمی بیاض[1] ملاحظہ سے گزرا ہے۔ اس میں آپ کے فارسی غزلیات، اردو ریختے پنجابی قصے، بارہ ماہ، دوہڑے وغیرہ سب کچھ ہیں۔ اُن کو میں نے (شرافت نے) ۱۳۸۲ھ ایک ہزار تین سو بیاسی ہجری ۱۹۶۲ء ایک ہزار نو سو باسٹھ عیسوی میں مرتب کر کے بنام کلیات قُل احمد جمع کر دیا ہے۔ آپ کا نمونہ کلام یہ ہے

---

[1] یہ قلمی بیاض میرے ذاتی کتب خانہ میں موجود ہے ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

غزل فارسی

راز دل خویش پیش کس گویم — من چہ سازم کجا طرف پویم
از زبانم نمی شود پیدا — سر پنہاں نمی کند رویم
شد بیماری شدید دارو کن — از کدامی طبیب می جویم
نوحہ عاجزی کنم ہمہ وقت — صفحہ رخ ز اشک خود شویم
اے درونم تپیدہ چوں آتش — شعلہ آید سر دل ز ہر سویم
از پئے ہجر چشم گریہ کنند — اشک مانند رواں چوں جویم
کن معطر دماغ قلب احمد — از گل وصل خود رساں بویم

ریختہ اردو

اے دل عشق کا مقصد پایا جائے گا — مشکل ہے کام تجھ سے [illegible]
اے بیمار عاشقی کا بیتا تقبیل ہے — [illegible]
اے مرغ دل کا [illegible] — [illegible]
[illegible]

دوہڑہ

پیر اساڈا ٹھورے والا جدھا نور الٰہ دے نوروں
کندھی سوہی جھنڈاں دے اُتے روضہ دسے دوروں
جھاڑو دان ہمیشہ کردے خاصے ملک حضوروں
عشق پیالہ دکھ قل احمد گھُٹ پیویں شراب طہوروں

دوہڑہ

ہادی میرا ٹھورے والا جنھے رکھاں داغ غلامی
لہندیوں چڑھدیوں دکھن پربت سب کے دن لوک سلامی
نوشہ نوشہ کھلے پکارن آدم جن تمامی
جنگے بخت قل احمد جنہاں جو رہن حضور مدامی

دوہڑہ

ہادی میرا نوشہ حاجی نت دل دے اندر وستے
روضہ ندی جھنڈاں دے اُتے روشن دینہہ تھیں پتے
روز برات نوشہ دی تھیں رب آپ کرائے حصے
بخشیا گیا قل احمد سب کو جو سنگ رلیا ایتے

دوہڑہ

چشماں چشمہ آب حیاتی جو پیوے سو جیوے
یا اوہ جام شراب طہوروں ڈٹھیاں ہوندے کھیوے
یا اوہ جام سکندر آکھ جنہوں سب جہان دسیوے
آکھ قل احمد دونویں زہر پیالے جو پیندا امرت مر پوے

دوہڑہ

نانا نانا کر کر تھکی نانی آکھے نانی بہہ کر آنی
دادا دادا نال سمجھائے جانی دل نہ جانی بنی سیانی
چاچا چاچا مارے بینوں دانی ہو نادانی سمجھ دیوانی
بابا تو تو کرے قل احمد پانی آتش پانی اگ بجھائی [2]

دوہڑہ

تائی تائی چھاتی بیری بیں تائی دی تائی بول سوائی
دائی دائی بدھی بیں نال بیں دائی دی دائی تو چڑھائی
کائی کائی مارے طعنہ بیں بھی کائی کائی بولی لائی
جائی جائی گھڑاں قل احمد جو سر جائی آہی رب اپڑائی [3]

---

۲ ۳ یہ دونوں دوہڑے بیاض فاروقیہ۔ اور کتاب الفوائد۔ مصنفہ مولانا سید حافظ محمد شاہ نیک اختر نوشاہی برخورداری ساہنپالوی رح سے لکھے گئے ہیں۔ ہو شرافت۔

Marfat.com

مولانا فضل احمد مورخین کی نظر میں خواجہ عبدالرشید کراچوی نے کتاب تذکرہ شعرائے پنجاب میں آپ کے متعلق لکھا ہے۔

"نمبر ۳۲۹۔ فضل۔ فضل احمد فاروقی پنجابی۔ مولانا فضل احمد فاروقی پسر محمد اشرف بن عز الدین بن مولانا محمد معصوم فاروقی بود۔ اسم پدرش در ہمین تذکرہ مذکور گردیدہ است۔ او در زمان حکومت سکھہائے پنجاب کہ زمان بدنظمی و اغتشاش بودہ۔ بدنیا آمد۔ زبانہائے فارسی و عربی را پیش پدر خود فراگرفت۔ وے اشعار بسیار شیوا بزبانہائے اردو۔ فارسی و پنجابی [illegible] ارادت و صمیمیت خود را در مجلس سلسلہ قادریہ نوشاہیہ باختہ بود۔ [illegible] قرار داشت۔ در سال ۱۲۵۱ھ درگذشت۔ و قبرش در کٹھے والا [illegible] اشعار فارسی او ہنوز چاپ نگردیدہ است۔ اما اشعار [illegible] بنظر رسیدہ [illegible]"

اس سے آگے فارسی غزل کے چار اشعار لکھے ہیں۔ جو اس [illegible]

دستخط مفتاح الحکمت آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتاب مفتاح الحکمت [illegible] آپ کا دستخط نقل کیا جاتا ہے۔

"تمت تمام شد رسالہ مفتاح الحکمت من تصنیف حکیم [illegible] چار شنبہ بوقت [illegible] فقیر فضل احمد ولد محمد اشرف [illegible] [illegible] محمد [illegible] و محمد [illegible] [illegible]"[۵]

اولاد آپ کے [illegible] تھے۔

۱ مولوی [illegible]

۲ مولوی محمد [illegible]

آپ کی اولاد کی مفصل [illegible]

تذکرہ شعرائے پنجاب ۲۹۹ [illegible]

[illegible]

Marfat.com

تاریخ وفات | مولانا حکیم فضل احمد فاروقی کی وفات ۱۲۵۱ھ ایکہزار دوسو اکاون ھجری مطابق ۱۸۳۵ء ایکہزار آٹھ سو پینتیس عیسوی میں بعہد سلطنت ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بن شاہ عالم ثانی ہوئی ۔ ۳۱ سنہ اکتیسواں جلوسی تھا ۔

اسوقت کمپنی بہادر کی طرف سے ہندوستان کا گورنر سر چالس مٹکاف تھا ۔ اس کی گورنری کا دوسرا سال تھا ۔

اسوقت حکومت لاہور پر رنجیت سنگھ کا ۳۶ چھتیسواں سال تھا ۔

مدفن | آپ کا مزار موضع کالے والہ ضلع گوجرانوالہ میں اپنے والد صاحب مولانا محمد اشرف رح کی چار دیواری میں اُن کے ساتھ مغربی جانب ہے ۔

مادۂ تاریخ

"فیاضِ عصر" ۱۲۵۱ھ

Marfat.com

ک

(۴۵)

کرم شاہ

میاں کرم شاہ کاجر کولیہ

آپ میاں لال شاہ بن شاہ غریب صاحب رح ساکن کاجر کولہ ضلع گوجرانوالہ کے فرزند اور مرید و خلیفہ تھے۔

گری ہوئی بوٹی کا کھڑا کرنا | ایک مرتبہ درگاہ شاہ غریب کی بوادی بوٹی کا درخت آندھی سے گر پڑا۔ بہت سے آدمیوں نے چاہا کہ اس کو اٹھا کر سیدھا کر دیں مگر وہ نہ اٹھ سکا [illegible] نے آپ کو طلب کیا کہ آپ تو فقیر ہیں آپ ہی کوشش کریں۔ آپ نے الا اللہ کا نعرہ لگایا تو وہ درخت اسی وقت کھڑا ہو گیا۔ بلکہ جن لوگوں نے اٹھانے کے لئے ہاتھ ڈالے ہوئے تھے وہ بھی ساتھ لٹکتے رہے۔ ؎

اولاد | آپ کا ایک ہی فرزند میاں غلام علی تھا۔ آپ کی اولاد کی مفصل [illegible] شجرے [illegible] کی صورت میں [illegible] کتاب کے [illegible] حصہ لطائف الاخیار میں لکھی جا چکی ہے۔

[illegible] لطیف | [illegible]

۱ میاں غلام علی [illegible]

۲ میاں [illegible] شاہ [illegible]

[illegible]

گ

(۴۶)

گامے شاہ

بابا گامے شاہ لاہوری رح

آپ کا اصلی وطن لاہور بستی دروازہ حویلی کابلی مل تھا۔ آپ کے آباواجداد وہیں کے رہنے والے تھے۔ جب طریقہ حق کا شوق ہوا تو بھڑی شاہ رحمان میں پہنچے اور میاں محمد زمان بن میاں ابراہیم عرف عبدالرحیم رحمانی رح کی بیعت ہو کر خلافت پائی۔ ۱؎

سکونت | آپ نے بھڑی سے واپسی کے وقت شہر گوجرانوالہ میں اپنی رہائش کی اور تمام عمر وہیں رہے۔ جب بھی گھوڑی پر سوار ہو کر دیہات میں چکر لگایا کرتے۔

یاران طریقت | آپ کے مرید کافی تھے۔ اُن میں سے ایک درویش بابا آکی شاہ لاہوری تھا۔ جو درگاہ شاہ کنتھ لاہوری پر سجادہ رہا۔

تاریخ وفات | بابا گامے شاہ کی وفات پانچویں جیٹھ سمت ــــ کو ہوئی۔

مدفن : آپ شہر گوجرانوالہ میں دفن ہوئے۔ کافی عرصہ کے بعد سائیں فتحدین المعروف بابا ڈھینگے شاہ لاہوری نے آپ کا صندوق نکال کر موضع ڈھلانوالی متصل امن آباد ضلع گوجرانوالہ میں دفن کیا۔ سالانہ عرس تاریخ مذکور کو ہوتا ہے۔

۱؎ فیض مسند شاہی قلمی۔ جلد دوم۔ صفحہ ۱۶۹ ترافت۔

Marfat.com

(۴۷)

گیتی شاہ

بابا گیتی شاہ مجردیؒ

آپ خواجہ پیر محمد غریب نواز ساکن حجرہ متصل آدم پور ضلع جالندھر کے مرید تھے۔ وہ مرید و خلیفہ خواجہ بخت جمال پیر انداز جھنگی والے کے تھے جن کا ذکر تذکرۃ النوشاہیہ کے دوسرے حصہ موسوم بہ لطائف الاخیار میں گزر چکا ہے۔ آپ بڑے کمال، صاحب فقر اور اہل کلام درویش تھے۔

وفات کے بعد کرامت

نواب معشوق یار جنگ بہادر بی اے (علیگ) کمشنر حیدرآباد دکن نے کتاب مقامات محمود میں لکھا ہے۔

مولوی نیاز محمد خاں صاحب وکیل جالندھر برادر، برشتی ایم اے او کالج علی گڑھ۔ غریب نواز (یعنی قاضی سلطان محمود صاحب اعوان شریف والے) کے بہت مقرب سنگی تھے۔ [illegible] کا انتقال ہو گیا۔ غم نے دل کو دبا لیا۔ مرشد سے روحانی تعلق قائم کرنے کی درخواست کی۔ شیخ کریم نے منظور فرمالی۔ پھر تو ان کو کشف القبور میں اتنا ملکہ ہو گیا کہ چلتے چلتے اہل مزارات سے اشارے کنائے ہو جاتے تھے۔ فرمانے لگے میں آدم پور کی مجلس سماع کی شرکت کے لئے جا رہا تھا۔ راستے میں حضرت بابا گیتی شاہ نوشاہیؒ کا مزار پڑا۔ سلام کیا [illegible] "کوئی نذرانہ" معلوم ہوتا ہے [illegible] چلتے گئے مجلس سماع میں [illegible] آنکھیں سرخ کئے حالِ کمال [illegible] [illegible] بیٹھے تو حال [illegible] کام لیا [illegible]

ختم کردہ بھاگ نکلا۔ فرمانے لگے اسی کی طرف صاحب مزار نے ایما فرمایا تھا۔"

شجرۂ فقرائے بابا گیتی شاہ

پیر نظام الدین ولد گیتی شاہ

پیر چراغ علی شاہ ولد نظام الدین

پیر سلطان علی شاہ فرزند اکبر پیر چراغ علی شاہ ساکن
پیپلز کالونی لائل پور سلسلہ قادریہ میں
پیر بہاء الدین قادری کے بھی مرید ہیں۔
۱۳۸۰ھ / ۱۹۶۰ء میں موجود ہیں۔

پیر نواب علی شاہ فرزند اصغر پیر چراغ علیشاہ
یہ بھی پیپلز کالونی لائل پور میں رہتے ہیں۔
۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۴ء میں موجود ہیں۔ انہوں نے
اپنے خاندان کا ایک شجرہ شریف لکھ کر
رائل پارک لاہور میں چھپوایا ہے جو یہاں
پورا درج کیا جاتا ہے۔

سید غلام شبیر شاہ ولد سید حامد علی شاہ بخاری ساکن
بھوپال والا چک نمبر ... متصل چک جھمرہ ضلع لائل پور
میرے احباب سے ہیں۔ مجھ کو کتاب تذکرہ اولیائے
ہند، تذکرہ صوفیائے سرحد اور دیگر دینی کتب میں
تحفہ میں دی ہیں۔ نقشبندی سلسلہ میں پیر علی حسین صاحب
علی پوری کے مرید ہیں۔ اس وقت ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء میں موجود ہیں۔

شجرۂ طیبہ سلسلہ خاندان پاک قادریہ نوشاہیہ
یَا مُحْیِی یَا قَادِرُ یَا مُرْشِدُ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔
اِلٰہِیْ بِجَلَالِ قُدْسِکَ وَبِجَمَالِ اُنْسِکَ۔

۱؎ مقامات محمود صفحہ ۱۵۳ طبع استقلال پریس لاہور ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۴ء۔ شرافت۔

Marfat.com

- الٰہی بحق رسلک والملٰئکۃ المقربین الاربعۃ منہم روح الامین علیہ السلام
- الٰہی بحرمت حضرت سید المرسلین محمد ن المصطفٰے صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
- الٰہی بحرمت حضرت علی مرتضٰے مشکلکشا کرم اللہ وجہہ
- الٰہی بحرمت حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ
- الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حبیب عجمی رضی اللہ عنہ
- الٰہی بحرمت حضرت داؤد طائی رضی اللہ عنہ
- الٰہی بحرمت حضرت معروف کرخی رضی اللہ عنہ
- الٰہی بحرمت حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ
- الٰہی بحرمت حضرت سید جنید بغدادی رضی اللہ عنہ
- الٰہی بحرمت حضرت شیخ شبلی رضی اللہ عنہ
- الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبد الواحد تمیمی رضی اللہ عنہ
- الٰہی بحرمت حضرت ابو الفرح طرطوسی رضی اللہ عنہ
- الٰہی بحرمت حضرت ابو الحسن [illegible] رضی اللہ عنہ
- الٰہی بحرمت حضرت ابو سعید مبارک مخزومی رضی اللہ عنہ
- الٰہی بحرمت حضرت غوث الاعظم [illegible]
- الٰہی بحرمت حضرت [illegible]
- الٰہی بحرمت حضرت [illegible]
- الٰہی بحرمت حضرت [illegible]
- الٰہی بحرمت حضرت [illegible]

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت سید مسعود غازی قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت حضرت سید علی قدس سرہٗ۔

الٰہی بحرمت حضرت میر میراں قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت حضرت سید شمس الدین قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت حضرت سید شاہ محمد غوث اوچ گیلانوی قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت حضرت سید مبارک قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ معروف خوشابی قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ سخی سلیمان نوری بھلوالی قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت حضرت نوشہ گنج بخش دولو عرف غلام محی الدین قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت حضرت پیر محمد سچیار غریب نواز قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت حضرت بابا بخت جمال صاحب قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت حضرت بابا پیر محمد غریب نواز حُجردی قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت حضرت لعل دینار دستگیرنا بابا پیر شاہ گیتی رحمت اللہ شاہ حجردی قدس سرہٗ۔

الٰہی بحرمت حضرت سید پیر نظام الدین شاہ حُجردی قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت حضرت قدوۃ السالکین وزبدۃ العارفین مرشدی ومولائی سرکار سید پیر محمد چراغ علی شاہ حجردی قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت مسکین سید نواب علی شاہ حجردی۔

اسم مبارک پیراں والے شجرہ ہویا تمام ۔ پڑھے پڑھاوے سُنے جو کوئی دوزخ اُتے حرام

ہو حق لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ وَاسْقِنَا بِشَرَابِ مَحَبَّتِکَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

Marfat.com

ل

(۴۸)

لچھمی نرائن

منشی لچھمی نرائن دبیر کنجاہی

فرزند منشی رام ولد راے سونت راے[1] قوم کھتری قصبہ کنجاہ ضلع گجرات میں سکونت رکھتے تھے۔ ان کے باپ اور دادا شہر دہلی میں امراے عالمگیری و محمد شاہی کی وکالت سے مفتخر تھے۔ یہ بچپن میں مولانا غنیمت کنجاہی کے بھتیجا شیخ محمد[2] سے تعلیم پاتے رہے۔ بارہ سال کی عمر میں نظم اور نثر کے شوق میں سراج الدین علی خان آرزو کی مجلس ادب میں جاگزین ہوئے۔ اور علوم عروض و معانی و بیان و قوافی کا استفادہ کیا اور بیشمار دفاتر جمع کر کے مستثناے روزگار ہوئے۔ اور علوم صرف و نحو کی تحصیل [illegible] ملک حیدر [illegible] مصنف [illegible] نجم [illegible] سے کی۔ اس کے بعد وقت کے علماے اعلام کی صحبت میں [illegible]۔ اور علم طب اور دیگر علوم عقلیہ کا اکتساب کیا اور [illegible] ہو گئے۔

ذہانت و فطانت | صاحب صبح گلشن نے منشی صاحب کے متعلق لکھا ہے

---

[1] [illegible]

[2] صاحب صبح گلشن نے منشی صاحب کے [illegible]

« طبع بلند و ذہن ارجمندش را در انواع نثر رنگین و اختراع نظم نمکین حیلے زد و دستور ہست » — آپ کی طبع بلند اور ذہن ارجمند کو رنگین نثر بنانے اور لذیذ نظم تیار کرنے میں ہتھ دور دستور ہے۔

تصنیفات

آپ کے رقعات یادگار ہیں۔ قاضی نور الدین نے لکھا ہے۔

« ملا منشی لچھمی نرائن کہ رقعاتش مشہور ہست » ۳ — منشی لچھمی نرائن جس کے رقعات مشہور ہیں

آپ کی یہ غزل پسندیدہ ہے۔

غزل

گوئے اے باد دل ستان مرا — کہ غمت سوخت ست جان مرا
چہ ستمگاری از فلک سرزد — کہ جدا کرد مہربان مرا
گریہ اش در گلو گرہ گردید — ہر کہ بشنید داستان مرا
چون نگرید بحال من دشمن — تا چہ حال ست دوستان مرا
ای دبیر آخر این چہ کم ظرفی ست
فاش کردی غم نہان مرا ۴

۳۔ منشی جو جعفر کے حالات مولوی محمد فیض بخش لکھنوی [illegible] راجہ نواب لچھمی نرائن [illegible]

۴۔ ماہنامہ ہلال کراچی [illegible] جمادی الاخری ۱۳۸۰ھ [illegible] ۱۹۶۰ء [illegible]

Marfat.com

(٧٩)

لینا

شیخ لینا فقیرؒ

[illegible]

Marfat.com

م

(۵۰)

مجنوں شاہ

میاں مجنوں شاہ برقندازیؒ

آپ جالندھر کے نواح میں کسی گاؤں کے رہنے والے تھے۔ اور حضرت شاہ عبدالغفور دانشمند انصاری برقندازی جالندہری رح کے مقبول خلیفہ تھے۔

شیخ کے عشق میں محو ہونا | منقول ہے کہ ایک دفعہ کسی شخص نے شاہ عبدالغفور صاحبؒ سے عرض کیا کہ میرا مطلوب سنگدل ہے وہ مسخر ہو جائے۔ اُنہوں نے ایک چٹکی خاکستر کی دم کر دی کہ کسی طرح اپنے مطلوب کے سر پر ڈال دینا وہ تمہارا مسخر ہو جائے گا۔ اُس مجلس میں مجنوں شاہ بھی تھے اور بڑے غور سے اُن کی طرف دیکھ رہے تھے۔ شاہ صاحب نے از راہِ خوش طبعی پوچھا۔ مجنوں شاہ! کوئی تمہارا بھی محبوب ہے؟ اور تم بھی اس کے لئے کچھ کرانا چاہتے ہو؟ آپ نے عرض کیا جناب میرا محبوب بھی میری طرف کم التفات کرتا ہے اُنہوں نے آپ کو بھی ایک چٹکی خاکستر دم کر دی اور فرمایا کہ یہ اپنے محبوب کے سر پر ڈال دینا مگر اُس کو پتہ نہ ہونے پائے۔ آپ وہ خاکستر لے کر مجلس سے باہر چلے گئے اور پھر آکر واپس آئے اور پیچھے سے ہو کر وہ چٹکی حضرت شاہ صاحب رح کے سر پر ڈال دی۔ لوگوں نے دیکھ کر ڈانٹا کہ مجنوں شاہ یہ کیا خلاف ادب کام کیا ہے۔ آپ کو بھی اپنی غلطی کا احساس ہوا اور شرمسار ہوئے۔ مگر شاہ صاحب یہ دیکھ کر خوش ہو گئے۔ اور فرمایا ہم کو آج معلوم ہوا ہے کہ مجنوں شاہ ہمارا سچا عاشق ہے اور بموجب مقولہ مشہور "طرق العشق کلھا آداب"۔ آپ کی اس حرکت مجنونانہ اور عاشقانہ کو ادب ہی سمجھا۔

Marfat.com

نعمتِ فقر کا حصول | منقول ہے کہ ایک مرتبہ شاہ عبدالغفور صاحب رح ایک بارہ دری تعمیر کرا رہے تھے اور اُن کے فقیر درویش سر پر ٹوکریاں اُٹھا کر مٹی ڈھو رہے تھے۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ جو شخص ایک دم میں ایک سو ٹوکریاں اُٹھا کر لائے گا وہ جو مانگے گا سو پائے گا۔ گرمی کا موسم تھا اور دور سے مٹی اٹھا کر لانی پڑتی تھی۔ اس لئے سب درویش تھک کر رہ گئے۔ مگر آپ باوجودیکہ دُبلے پتلے آدمی تھے برابر چلتے رہے حتیٰ کہ سو ٹوکریاں پوری کر دیں۔ اُس وقت شاہ صاحب مہربان ہوئے اور فرمایا۔ مجنوں شاہ مانگ کیا مانگتا ہے؟ آپ نے اپنی چادر زمین پر بچھا دی کہ یہ مجھے فقیری سے بھر دو۔ شاہ صاحب نے نگاہ کی اور فرمایا جا فقیری تجھ کو دے دی ہے۔ تو جو منہ سے بولے گا وہ پورا ہوگا۔ چنانچہ آپ سیف اللسان ہو گئے اور فقر میں کمال پایا۔

نظر میں برقی تاثیر | ایک مرتبہ شاہ عبدالغفور کی وفات کے بعد جالندھر آئے۔ دیکھا کہ اُن کے روضہ کے قریب ایک پٹھان نے تین منزلہ مکان بنایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میرے شاہ صاحب کے روضہ سے اس نے کیوں مکان بلند بنایا ہے۔ آپ نے جلال میں آکر اپنی چھڑی کی نوک اس مکان کی طرف بطور نشانہ کر کے تین بار کہا۔ ٹھاہ۔ ٹھاہ۔ ٹھاہ۔ اُسی وقت وہ مکان گر پڑا۔ جو تا حال وہاں تعمیر نہیں ہو سکا۔

برقندازی اثر | ایک بار آپ جالندھر آئے تو دیکھا کہ شاہ صاحب کے باغ کے درخت کاٹے پڑے ہیں۔ پوچھا کہ یہ کس نے کاٹے ہیں، لوگوں نے کہا کہ صاحبزادوں نے کاٹے ہیں۔ آپ درختوں کے ساتھ گلے لگ کر روتے اور فرماتے۔ میرے شاہ صاحب کے باغ کو کاٹ دیا گیا ہے پھر صاحبزادوں کی طرف چھڑی کا رخ کر کے [illegible] ٹھاہ ٹھاہ۔ ٹھاہ۔ اسی وقت وہ انتقال کر گئے

(٥١)

محکم الدین

سید محکم الدین برخورداری

فرزند و مرید و خلیفہ سید محمد عظیم بن سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان نوشاہی برخورداری۔ آپ کا ذکر شریف التواریخ کی دوسری[٢] جلد موسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے دوسرے[٢] طبقہ کے پانچویں[٥] باب میں گزر چکا ہے۔

شعرگوئی آپ پنجابی زبان کے شاعر بھی تھے۔ آپ کا ایک دوہڑہ قلمی اوراق میں سے دستیاب ہوا ہے۔ یہ ب کا شعر ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شاید یہ پوری سیحرفی ہوگی۔ مگر اب سوائے اس شعر کے کوئی یادگار نہیں۔

ے

ب بلبلاں دی کجھ عاشق ناہیں جہڑی کر کر شور تپیندے
جے بلبل سچا عاشق ہووے گل کیوں نہ ٹہ ٹہ ہسدے
عاشق صادق سیدی جانے جہڑے سر دے پرت نہ دیندے
محکم دین دوار یار دا ناگی عشق نہ جاوے اکے روئے اکھ نیندے

Marfat.com

(۵۲)

محکم الدین

شیخ محکم الدین لاہوری رح

آپ شیخ عثمان قصوری رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ مدت تک حالت جذب و سکر میں صحرا [illegible] میں پھرتے رہے۔ کھانے پینے کی کچھ پروا نہ تھی۔ آپ کی [illegible] نے شیخ صاحب [illegible] کے آگے [illegible] آجاتے [illegible]

[illegible]

شیخ [illegible]

[illegible]

Marfat.com

(۵۳)

محکم الدین

شیخ محکم الدین مجذوب لاہوری رہ

آپ شیخ عثمان قصوری رہ کے مرید تھے۔ صاحب حال؛ مست بادہ الست تھے۔ دنیا اور اہل دنیا سے کچھ سروکار نہ تھا۔ فنانی اللہ کا درجہ آپ کو حاصل تھا۔ صاحب کشف بھی تھے۔[1]

شدہ مجذوب محکم دین ثانی — درادل جذبہ از نوجوانی[2]

---

[1] تحائف قدسیہ قلمی ص ۸۲ [2] ایضاً ص ۸۰ تراشت۔

Marfat.com

محمد بخش

میاں محمد بخش جابکے والے رح

آپ حضرت میاں غلام مرتضیٰ بن میاں جمال شاہ صاحب نظام آبادی رح کے
خلیفوں سے تھے۔ موضع جابکے چیمہ میں سکونت رکھتے۔ آپ صاحب کمال درویش عابد زاہد تھے۔

اولاد | آپ کے پانچ بیٹے تھے۔

۱ میاں ذاکر شاہ رح

۲ میاں باقر شاہ رح

۳ میاں فقیر شاہ رح

۴ میاں شاکر شاہ رح

۵ میاں شاہ دین رح

تاریخ وفات | میاں محمد بخش کی وفات سوموار [illegible] جمادی الاول
۱۲۲۴ھ ایک ہزار دو سو چوبیس ہجری مطابق ۱۹ جون ۱۸۰۹ء ایک ہزار آٹھ سو نو عیسوی
بعہد سلطنت ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی [illegible]
[illegible]
[illegible] سال ہوا۔

[illegible]

مدفن | [illegible]

[illegible]

Marfat.com

قطعۂ تاریخ

از بیاض قلمی مملوکہ قریشی احمد حسین صاحب احمد ایم اے

قلعہ داری، پروفیسر زمیندار کالج گجرات

ص

در شریف کامل اکمل کمال دین — در راہ حنیفہ است نور ز یاسمین

منظور چار یارے در سلک فقر نوشہ — صابر خلیق شاکر عابد رضا گزین

منصور عصر گردید و النون عہد خویش — شبلی زمان بود و ثانی نظام دین

وارث شریف ذاکر واقف فروع اصول — باقر فقیر شاکر شاہ دین بالیقین

عاشق صفا پرست محمد بہ بخش نام — سالک موضع جا کہ ثانی ارم ببین

در شنبہ و دقیقۂ ششم ماہ از جہان — میکرد روح پرواز بر آسمان برین

تاریخ گفت ہاتف با گوش ہوش شنو

از باغ نوشہ — بلبل باسوز شد برین

۱۳۶۴ — ۱۴۰

یعنی "باغ نوشہ" کے اعداد سے "بلبل باسوز" کے اعداد تخریج کریں تو ۱۲۲۴ھ برآمد ہوتا ہے۔

مادۂ تاریخ

"نوابِ جبار" ۱۲۲۴ھ

(۵۵)

محمد حاجی

میاں محمد حاجی فاروقی رح

آپ فاروقی النسب تھے۔ والد بزرگوار کا نام مولانا محمد مظفر تھا ابن میاں امان اللہ بن میاں گل محمد بن میاں محمد صدیق بن میاں اعظم بن میاں شاہ رخ بن میاں شاہ داد بن میاں فتح محمد بن میاں بازید بن میاں محمد فاروق رحمہم اللہ۔

آپ صاحب علم و فضل اور بہترین شاعر تھے حضرت میاں غلام مرتضےٰ نظام آبادی رح کے مرید و خلیفہ تھے۔

ہجوگوئی مشہور ہے کہ فقیر صاحبان لاہور نے جو راجہ رنجیت سنگھ کے عہد میں منصب وزارت پر فائز تھے سیادت کا دعویٰ کیا اور عوام میں مشہور تھا کہ وہ حجام ہیں۔ اس لئے میاں محمد حاجی نے ان کی ہجو میں یہ نظم لکھی۔

ان دنوں میں عام سید بن گئے — سب رذیل اقوام سید بن گئے
سارے بد انجام سید بن گئے — سینکڑوں گمنام سید بن گئے
رات کے حجام سید بن گئے
یہ رذالی قوم [illegible] بن گئے
چھوڑ بیٹھے اس طرح کی ذات کو — [illegible]
اچھا ہوا الزام بیٹھے اپنی ذات کو — اپنی [illegible]

بیاض قلمی خاندان فاروقی [illegible]
[illegible]

Marfat.com

مغز میں پہنچا جو دولت کا بخار　　نائی حجامی سے ہو کر برکنار
بن گئے سیّد بخاری نامدار　　ہو گیا گھر گھر مگر یہ اشتہار
ذات کے حجام سیّد بن گئے

یہ وہی نائی ہیں با فضل و یقیں　　یکسرِ مُو فرق بھی جن میں نہیں
اڑ گئی ناخن جو دولت کو کہیں　　صاف جیسوں آئینہ ہو کر بس وہیں - ذات کے حجام

گھر میں نائیوں کے قیامت ہو گئی　　دولت آئی ایک شامت ہو گئی
اور ہے ان کی علامت ہو گئی　　سر بسر جس دم حجامت ہو گئی - ذات کے حجام

گرچہ دہشت سے دبے جاتے ہیں لوگ　　رُعب کے مارے مرے جاتے ہیں لوگ
لیک جب منہ سے پرے جاتے ہیں لوگ　　بس یہی کلمہ کہے جاتے ہیں لوگ - ذات کے حجام

اب کوئی بولے بھلا مقدور کیا　　منہ سے کہہ بیٹھے کوئی نائی ذرا
اُسترے سے چیر لیں اُس کا گلا　　واہ واہ صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ - ذات کے حجام

وصف کیا لکھوں میں اُس بے پیر کے　　خون لے لیتا ہے بازو چیر کے
زخم بد میں اُس کے ناخن گیر کے　　کام کیا اُلٹے ہوئے تقدیر کے - ذات کے حجام

اب یہ حضرت نائی کہلاتے ہیں کب　　بیٹھے ہیں بن کر کے شہ جی باادب
توڑ بیٹھے جتنے تھے ہتھیار سب　　پھر وہی نائی ہیں اصلی گو کہ رب - ذات کے حجام

آدمی ہیں جس قدر اہلِ زمیں　　اور ملائک ہیں جو بر چرخِ بریں
سُن کے یہ احوال کہتے ہیں وہیں　　لعنۃ اللہ علیہم اجمعین - ذات کے حجام

جب کہ نائی تھے یہ قوم پُر فتور　　سب لیا کرتے ہیں ان کو دُور دُور
جب برس آیا کہیں دولت کا نور　　اور ہوا کچھ حکومت کا ظہور - ذات کے حجام

مغز میں مستی جو آئی مال کی　　بے خبر عمر کی رہی نے نال کی
چھوڑ دی سب چال اپنی چال کی　　بھول کر کیفیت پرانی سال کی - ذات کے حجام

Marfat.com

توڑ دیں پتھری چمٹی قینچیاں — پھاڑ کر رومال اُڑا دیں دھجیاں
ساری کر دیں ٹکڑے ٹکڑے نشتراں — الغرض کھو کر کے سب اپنا نشاں ۔ ذات کے کام

ناخن جب ہو گئے سارے ذلیل — بڑھ گئی دنیا میں یہ قوم رذیل
وقت ہاتھ آیا تو پھر کر کر دلیل — عقل کی نشتر سے رگ اپنی کو چھیل ۔ ذات کے کام

وارثوں دیکھا جو کچھ دُنیا کا دور — بدلی رنگت نائی نے فی الفور اور
کر دئے بے طور اپنے سارے طور — کیسی دانائی سے سوچ کر کے غور ۔ ذات کے کام

ننگ میں مدت سے تھے یہ بے حیا — دُور ہو کیونکر لقب حجام کا
کچھ نہ بن آتی تھی پر اب تو بھلا — لڑکیاں پیدا ہوئیں اچھا ہوا ۔ ذات کے کام

باپ تھے اُن کے خلیفہ اوستاد — ختنہ بھلانا عجب تھا اُن کو یاد
فصد کے دم بھی نکرتے تھے فساد — پر یہ ہیں ناخلف ایسے نامراد ۔ ذات کے کام

دانت اکھڑوانے کا اب لے جو نام — دانت یہ اُس کے نکلوا دیں تمام
اس لئے ظاہر تو ہے شرجی سلام — پر یہ سب کہتے ہیں دل میں لاکلام ۔ ذات کے کام

ختنے بھلائے ہوئے ان کے ہزار — شہر میں ہیں لوگ بیٹھے بے شمار
پر جو اب گذرے برس دو تین چار — بدلا موسم آگئی اُلٹی بہار ۔ ذات کے کام

کنگھی اور پٹی کی عادت اب کہاں — نشتر اور مرہم کی کثرت اب کہاں
مہندی اور وسمہ کی رنگت اب کہاں — میزباں مہماں کی خدمت اب کہاں ۔ ذات کے کام

گرم تھا جاڑوں میں حمام آپ کا — تھا حجامت دمبدم کام آپ کا
نام تھا مشہور حجام آپ کا — اب جو ہے دولت سے پر جام آپ کا ۔ ذات کے کام

لکھ لیا حضرت نے اک محضر کلاں — مُہریں لگوا کر بنے سید میاں
پر اُسی دن سے ہر اک پیر و جواں — منہ پہ پڑھ دیتے ہیں یہ مصرع میاں ۔ ذات کے کام

آجکل زنبور اُن کا تیز ہے — نشتر ان کا سراسر خوں ریز ہے

Marfat.com

آبداری اُن کی زہر آمیز ہے | دل میں یہ مصرع فساد انگیز ہے ۔ ذات کے حجام
اب تو پانی کی کٹوری توڑ کے | پتھروں سے پٹڑی اپنی پھوڑ کے
اس طرح سے ہاتھ اپنا موڑ کے | بال حجاموں کے گیلے چھوڑ کے ۔ ذات کے حجام

ایسی اُلٹی ہے ہوائے روزگار | افسرِ جنگی ہوئے بھنگی ہزار
سینکڑے نائی بنے تحصیلدار | چڑھ گیا جن کے ذرا سر پر بخار ۔ ذات کے حجام

آگے تھا نائیوں کے گھر گھر اُسترا | رکھتے تھے بر میں چھپا کر اُسترا
اب بھلا یاد آئے کیونکر اُسترا | پھر گیا گنجہ کے سر پر اُسترا ۔ ذات کے حجام

کنگھی توڑی آئینہ ٹکڑے کیا | طاق پر اپنا چھوٹہ دھر دیا
جام سے پانی دیا سارا بہا | خاک میں نام اپنے دادا کا ملا ۔ ذات کے حجام

لعنت ایسے سیدِ حجام پر | اس منافق مردکِ گمنام پر
زُود رنج اس کے مزاجِ خام پر | مارو سو پاپوش اُس کے نام پر ذات کے حجام

اب یہ حضرت شاہ جی کہلاتے ہیں | شجرے اور گلے بنا دکھلاتے ہیں
نیچے بیٹھے گرچہ وہ شرماتے ہیں | لوگ پر سارے یہی فرماتے ہیں ۔ ذات کے حجام

گھر میں جب دولت کا آنا ہو گیا | دُور سارا تانا بانا ہو گیا
علم پڑھ کر نائی دانا ہو گیا | اور چھوٹہ جب پورانا ہو گیا ذات کے حجام

اب تو اے حاجی قلم اپنی کو تھام | لکھ نہ اُس کو ذات کا کاغذ پہ نام
جب تلک دنیا میں تا روزِ قیام | مشتہر جگ میں رہے گی یہ کلام

ذات کے حجام سید بن گئے — یہ وڑائی قوم کو کل جن گئے [۳]

اولاد | آپ کے تین بیٹے تھے۔ ۱۔ میاں نظام الدین ۲۔ میاں سراج الدین ۳۔ میاں علی اکبر۔

تاریخ وفات | میاں محمد حاجی کی وفات منگلوار، بائیسویں شوال ۱۲۶۸ھ ایک ہزار دو سو اڑسٹھ ہجری فوت ہو گئے ۱۸۵۲ء ایک ہزار آٹھ سو باون عیسوی میں عہد گورنری لارڈ ڈلہوزی ہوئی۔ مادۂ تاریخ حاجی خوش رقم
۱۲ ۶۸

[۳] بیاض شائق رسولنگری۔

Marfat.com

(۵۶)

محمد حسین

مولانا محمد حسین کھوکھر گاجر گولیہ

آپ کا نام محمد حسین، والد کا نام حافظ عبد القدوس شیخ ابو الحسن مبارک بن شیخ محمود تھا قوم کھوکھر سے تھے۔ آبا و اجداد سے فضیلت علمی موروثی رکھتے تھے۔

وطن و مقام | آپ کا آبائی وطن موضع سویانوالہ ضلع گوجرانوالہ تھا۔ آپ ابھی کمسن تھے کہ والد صاحب کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ والدہ آپ کو لے کر اپنے میکے گئیں۔ مگر وطن گذر نہ ہو سکی پھر وطن سے چل کر موضع گاجر گولہ میں خانقاہ حضرت شاہ غریب صاحب رح کے پاس آ بیٹھیں ان ایام میں شاہ غریب کے بیٹے میاں لال شاہ صاحب سجادہ نشین تھے۔ انہوں نے پوچھا بی بی جی کہاں جاؤ گے؟ مائی صاحبہ نے مایوسانہ انداز میں کہا "سویاں دی منڈی" میاں صاحب نے نرمی سے کہا۔ بی بی جی ہم فقیر لوگ ہی سویاں دی منڈی ہوتے ہیں۔ تم اسی جگہ رہ جاؤ چنانچہ یہ وہیں رہ گئیں۔ ۱؎

تعلیم و تربیت | میاں لال شاہ صاحب رح نے آپ کی تربیت کی اور علم بھی پڑھایا اور فن کتابت بھی سکھلایا۔ جب علوم معقول و منقول سے فارغ التحصیل ہوئے تو پھر اپنی لڑکی سے شادی کر دی۔ پھر اپنے حلقہ بیعت میں داخل کر کے خلافت سے بھی نوازا۔

آپ زبدۃ العلماء، عمدۃ الفضلاء، قدوۃ الصوفیاء اور فخر الشعراء ہو کے اپنے وقت میں معاصرین سے یگانہ تھے۔

۱؎ ملفوظ ... شاہی ... جلد دوم ص ۱۱۲۰ ...

فنِ کتابت | آپ ابھی بچہ ہی تھے کہ دیوار سے گر کر دایاں ہاتھ ٹوٹ گیا۔ اس لئے بائیں ہاتھ سے کتابت سیکھی۔ خطِ نسخ اور نستعلیق اور شکستہ کے پورے خوشنویس تھے۔ بائیں ہاتھ سے ایسا اچھا لکھتے کہ آپ کے وقت میں راست نویس بھی ایسا اچھا نہیں لکھ سکتے تھے۔ [۲]

تصنیفات

آپ کو شعر و سخن کا مذاق تھا۔ فارسی اور پنجابی میں شعر کہا کرتے۔ مندرجہ ذیل تصانیف آپکی یادگار موجود ہیں۔

۱۔ وقائع پنوں | یہ بزبان فارسی قصہ سسی پنوں کا آخری حصہ نظم کیا ہے۔ یہ بحر فارسی زبان میں سب سے پہلے آپ نے ایجاد کیا ہے۔ اس کی تقطیع یہ ہے۔

"متفاعیلن۔ متفاعیلن۔ متفاعیلن۔ متفاعیلن"

یہ اشعار اس کے ہیں۔

سبحان اللہ کہ تنِ سسی بے غسل و کفن کردند دفن ۔۔ جہت آنکہ بشرع شہیداں را حاجت نبود با غسل و کفن
نہ شہر بھنبور نہ کیچ آنجائے گور نہ گورستانِ وطن ۔۔ تھل گشتہ مزارِ سسی چوں کربلائے حسین و حسن [۳]

۲۔ قصہ پوری چٹھیاں | آپ کے زمانہ میں چٹھوں اور سکھوں کی لڑائی ہوئی۔ جہان سنگھ ولد جرت سنگھ نے دھوکھا دے کر چوہدری غلام محمد ولد پیر محمد چٹھہ رئیس اعظم منچر چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کو ۱۲۰۳ھ ایک ہزار دو سو تین ہجری مطابق ۱۷۸۹ء ایک ہزار سات سو نواسی عیسوی میں شہید کر دیا۔ اور اس کے بھائیوں اور بیٹوں کو بھی مروا دیا۔ آپ نے ان کا قصہ پنجابی میں بطرز پوری نادر شاہ نظم کیا۔ جس کا آغاز اس طرح پر ہے۔

---

[۲] فیض محمد شاہی قلمی جلد دوم ص ۱۳۱ [۳] یہ قصہ سسی پنوں چونکہ آخری نصف حصہ آپ نے بنایا تھا۔ تو آپ کے بعد آپ کے شاگرد رشید شہباز خاں ملی رہ نے حمد و نعت سے شروع کر کے قصہ کا اول نصف حصہ بنا کر کتاب کو مکمل کر دیا۔ "شرافت"

Marfat.com

۵

قادر دی تقدیر دا کسے بھیت نہ پایا — لا او بالی درگاہ دا کچھ انت نہ آیا
آدم کڈھ بہشت تھیں وچ زمیں رُلایا — چھے مہینے نوح نوں طوفان جھگایا
ابراہیم خلیل نوں وچ چکھا چڑھایا — اسمٰعیل ذبیح نوں دھر چھری کوہایا
چالی سال یعقوب نوں وچھوڑا پایا — یوسف جیہے جن نوں وچ کھوہ دھکایا
موسے نوں کوہ طور تھیں سنہ بھار سٹایا — سٹ سلیمان تخت تھیں پیا بھار جھوکایا
کیڑے گھت ایوب نوں پیا صبر ازمایا — دھر کلوتر زکریا سنے رکھ چیرایا
یحییٰ دا سر کٹ کے وچ تھال رکھایا — دند شریف رسول دا شہید کرایا
حسن حسین یزیدیاں کر ظلم کوہایا — اوہ مٹھے نہ نالوں دوستاں جنہاں عرشی سایا

اسیں کون کمینے امتی کی ساڈا پایا ہے

جیہڑے گھراناں ـ مدّھ قدیم دا — اوہ کردے ذکر قراناں ـ شغل حدیث سب

۳ ـ قصہ ہیر رانجھا | پنجابی زبان میں دو مسجع فقیوں میں بطور سوال وجواب ـ حرفی اول میں رانجھا ہیر کے سوال [illegible]

الف اُٹھ کے آپ سنبھال مجھیں رانجھا چلیا لاہ جنجال ہیرے
ایہ لے گھن مجھیں نالے گھن گھوڑا گھر اپنا رکھ سنبھال ہیرے
نت گھوریاں نال بے چیت تیرا نہیوں رانجھے دی طرف خیال ہیرے
کیہی ہیں دی ڈگر مجھیں اساں مٹھے نال بقدراں دے حال ہیرے

ب بال لکے ماہ پریم والی مجھیں چھڑ [illegible] تھیا
[illegible] تھیا
[illegible] تھیا
[illegible] تھیا

[illegible]

Marfat.com

سیحرفی دوم ۔ ہیر کی والدہ اور ہیر کے سوال و جواب میں ۔

الف آ ہیرے گھن مت میری وت وت آکھے تینوں با دھیا
جت جا جکا اس جاک دلوں جو جک باپ کولوں شرما دھیا
کھیڑے مڈھ قدیم دے ساک ساڈے چھڈ جاک نتھاویں دا نا دھیا
جنتھے ساک نہ سیّن کوسین ہووے کیہا ورنگ حسین حیا دھیا

ب بس مائے متیں دس ناہیں اساں سمجھ لیا تیری رمز مائے
کعبے دل کرینی ایں کنڈ میری کسے نال حدیث دے رمز مائے
رانجھے جان دے وچ مکان کیتا رہیا جی ناہیں ہیرے دس مائے
ناہی نال حسین فقیر ہوساں تیرے کھیڑیاں دے سر بھس مائے ۵؎

۴ ۔ قصہ شیریں خسرو فرہاد | پنجابی منظوم ۔

اس کے سبب تالیف کے پہلے چند شعار یہ ہیں ۔

؎

آکھ حسینا سمجھ کے دل وچ رب دھیا   وحدت دے بیان وچ قصہ آکھ سنا
جیوں مطلب توحید دا اسرار کریں ادا   اول تھیں نے توڑ لے آخر کھڑ بنجا

دھند وکار غبار سی ایہ جگ کالی رات   اپنا نور ظہور کر آپے پایوس جھات
ناں کجھ ظاہر باہراں ناں کجھ ذات صفات   عالم وحدت خلص وچ مطلق آہی ذات

لیلاں اندر ڈالیوس رنگ اپنے دا رنگ   آپے مجنوں ہو لیکے سنگ سنگ تھیا ملنگ
وت شیریں نوں حسن تھیں شیریں کیتی انگ   وت ملیا فرہاد نوں سنگ ہویا نال سنگ

۵؎ فیض محمد شاہی قلمی جلد دوم ص ۱۱۳۱ ۔ [illegible]

اس قصہ کا آخری شعر ہے ؎

مینوں آس تیری دا آسرا ہور نہ ماناں ٹول — تو ہیں مان نمانیاں تو ہیں پاک رسول
برکت حسن حسین دی برکت زوج بتول — دین دنی دی آرزو کرے حسین قبول

یہ قصہ قلمی ۱۲۶۸ھ ایک ہزار دو سو اٹھاسٹھ ہجری (۱۸۵۲ء ایک ہزار آٹھ سو باون عیسوی) کا لکھا ہوا ایک نسخہ مجھے ملا ہے اُس پر سے کاتب کا دستخط یہاں درج کیا جاتا ہے۔

"تمت تمام شد قصہ شیریں خسرو دفرہاد تصنیف میاں محمد حسین ساکن موضع گاجر گولہ بدستخط فقیر محمد بخش ولد میاں صاحب میاں شاہ محمد ساکن موضع خوجیانوالہ روز یکشنبہ موافق ۱۲۶۸ھ ہجری مقدس مصطفیٰ برائے خود تحریر یافت تم تم تمام شد"

۵۔ قصہ سوانگ | پنجابی۔ اس کے تین مصرعے یہ ہیں۔ سوانگ کیتا ہے۔

؎

سوہنی ہوندے کد کے چھڈ کسے جولا ہے — میں کو کاں سرد ویرتے جاتوڑ نکا ہے
برتا سیتیں کھاہڑا چھڈ مسن حدکا ہو رہا ہے ؎

۶۔ قصہ مجہر | اس کا کوئی نسخہ نہیں مل سکا۔

۷۔ ذخیرۃ العجائب | یہ آپ کا ایک قلمی بیاض تھا جس میں عزائم، حکمت، کیمیا، عملیات، تواریخ، نجوم، جفر اور ادب کا بیش بہا سرمایہ تھا۔ آپ کے پڑپوتے مولوی حکیم فضل حسین صاحب نے بتایا کہ ۱۹۲۱ء میں ڈپٹی نذیر احمد محکمہ نہر پنجاب عاریتاً ہم سے لے گئے۔ اور جالندھر چلے گئے ... نہ کیا اور یہ علمی خزانہ ہمارے ہاتھوں سے گم ہو گیا۔

؎ یہ گاؤں ضلع گوجرانوالہ میں قصبہ سوہلنگر سے تین میل شمالی جانب دریائے چناب کے جنوبی کنارہ ... ۱۹۵۹ء ... فہرست مخطوطات شاہی قلمی جلد دوم صفحہ ۱۱۲۴ ...

Marfat.com

ظرافت آمیز اشعار | ایکبار آپ مسجد تعمیر کرنے لگے۔ وہاں پاس ہی دائرہ بھی تھا۔ ایک زمیندار دارا نام کہتا کہ یہ میری زمین ہے۔ میں یہاں مسجد نہیں بنانے دوں گا یہاں دارا (دائرہ) بناؤ۔ جو بنیادیں مسجد کی رکھی گئی تھیں۔ اُن کو اُس نے اکھاڑ دیا۔ آپ نے اس کے متعلق چند اشعار بطرز نو (؟) ہجو میں لکھے۔ چار مصرعہ یہ ہیں۔ ؎

دارا تے مسیت۔ دونویں تھیں بھرا ۔۔۔ دارا ہویا بدنیت۔ بھینوں نوں ڈھایوس

کی کرسئے بدنیت۔ اجیہے شخص دی ۔۔۔ اوہ جیسی ڈاہلیت۔ نہ مُڑدا موڑیاں

تحریرات قلمی | آپ کے ہاتھ کی لکھی بہت کتابیں آپ کی اولاد کے پاس موجود ہیں۔ [۹]

١ سُبحۃ الابرار۔ از مولانا جامی رح مکتوبہ ۱۱۷۹ھ / ۱۷۶۵ء

۲ مجمع الصنائع۔ از مولانا نظام الدین احمد رح۔ مکتوبہ ۱۱۹۷ھ / ۱۷۸۳ء

۳ قرآن مجید حمائل شریف۔ مکتوبہ ۱۲۱۲ھ / ۱۷۹۸ء

۴ تحفۃ الاحرار۔ از مولانا جامی رح مکتوبہ ۱۲۱۶ھ / ۱۸۰۱ء

۵ گلستان۔ از شیخ سعدی شیرازی رح مکتوبہ ۱۲۱۶ھ

۶ دعائے گنج العرش

۷ دعائے حرز یمانی

۸ دعائے حزب البحر۔

سُبحۃ الابرار کا دستخط | "تمام شد کتاب سُبحۃ الابرار تصنیف مولوی جامی رح وقت پیشین روز سہ شنبہ در ماہِ ربیع الثانی ۱۱۷۹ھ ؎

حسن مقطع بود رسمِ کہن ۔۔۔ قطع کردیم بریں نکتہ سخن" [۱۰]

مجمع الصنائع کا دستخط | "ایں نسخہ باتمام رسید وخطبہ باختتام انجامید بسعی وتردد ضعف

---

[۹] فیض محمد شاہی قلمی جلد دوم صفحہ ۱۱۲۷ [۱۰] ایضاً صفحہ ۱۱۲۴۔ شرافت۔

Marfat.com

عباد الله المفتقر الی الله المنان بنده محمد حسین متوطن کیلیانوالہ[11] عرف کھوکھر بطریق یادگار بدست حبیب نقل گرفته شد والله اعلم بالصواب. تحریر فی التاریخ بست و هشتم شهر جمادی الاول و اول بساکھ روز جمعه بهنگام یک پاس روز گذشته حسن اختتام پذیرفت آمین آمین آمین ۱۱۹۷ھ. این نسخه ایست بهار لطافت و رعنائی. دگلزار گلشتان بلاغت و دلربائی. که مسمی به مجمع الصنائع ست. غواص دریائے معانی میداند که لآلی آبدار. و جواهر شاهوار قرینه بقرینه چه نسم درین گلستان ارم درج شده.

مصرع قدر جوهر شه نداند یا بداند جوهری

بموجب قول لذة الافکار خیر من لذة الاسکار هر کدام که از تیزی فهم و رسائی طبع مستقیم برین مواقیت معانی کما حقه اطلاع یابد. در حق او

مصرع بے قیامت بهشت موجود ست.

و مطالعه کننده اصل این مجمع اللطایف برغور این احقر الانام اگر نظر انصاف گمارد بتفضل آلهی انصاف و اکار فرما خواهد شد که در اندراج تمثیل هر صنعت تضاعف موصوف بنسبت فکر ناقص از طبع مصنف تفاوت کرده. بقدر پنجم حصه[12] از اصل کتاب زیاده مرقوم شده باشد. بشرط سهو امیدوار عفو ست. بیش کو جواب و جو مهره. و نزد کر سردد و یاده کوئی [illegible]

بیت

حرف گفتن پیش نافهمان ز حکمت بے گمان [illegible]

---

[11] [illegible]

[12] [illegible]

امید آنست کہ اہلِ دانش و فطرت بعد فہمیدہ و اطلاع بر مضمونِ لطافت مشحونش ہم آغوشِ بہجت و مسرت گردیدہ دربارہ مصنف و نویسندہ دعائے خیر معروف خواہند فرمود ۔

سے

من نوشتم این کتابے دلفروز ۔۔۔ با کشش اللہ تحویلم دُو روز

ختم گردید بکمالِ ایامِ قحط کہ از مبلغ یک روپیہ چار آثار گندم یعنی دُو جو بینہ آں ہم بعد کوشش و حیلہ بدست نمے آمدے ۔ و این کتاب بلاناغہ از ہمہ کس پوشیدہ شدہ مے نگاشتیم ۔ [13]

بیت

بنام کرچوں آرم آخر بجا ۔۔۔ بر اتمام این نامہ شکر خدا » [14]

حمائل شریف کا دستخط « با تمام رسید این قرآن مجید روز چہارشنبہ بتاریخ بیستم [20] شہر ذی الحجہ ۱۲۱۲ سنہ ہجری بدستخط فقیر محمد حسین ولد حافظ عبداللہ مغفور بدست چپ نوشتہ شد ۔ موافق بیست ہفتم [27] ماہ جیٹھ سمت ۱۸۵۵ ب » ۱۵ء

تحفۃ الاحرار کا دستخط « با تمام رسید نسخہ تحفۃ الاحرار بروز چہارشنبہ بتاریخ ۲۴ ربیع الاول ۱۲۱۶ سنہ موافق ۲۳ ساون سمت ۱۸۵۸ بکرم بدستخط فقیر محمد حسین متوطن قدیم الایام موضع موہا نوالہ عملہ پرگنہ بجہ جیٹھہ چناب مضاف لصوبہ لاہور حرسہا اللہ تعالیٰ عن الآفات الذہاب » [16]

گلستان کا دستخط « تمام شد نسخہ متبرکہ گلستان از تصنیف شریف حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی قدس اللہ سرہ العزیز تحریر فی التاریخ سلخ ماہ یعنی سی ام شہر ذی قعد در ۱۲۱۶ سنہ

---

[13] اس عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ ۱۱۹۷ھ / ۱۷۸۳ء میں غلہ کا سخت قحط تھا ۔ ایک روپیہ کی چار سیر یعنی دو ٹوبہ گندم ملتی تھی ۔ اور آپ کو اس کتاب سے اتنی محبت تھی کہ لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ بیٹھ کر لکھتے تھے ۔ ۸

[14] فیض محمد شاہی قلمی جلد دوم ص ۱۱۲۳

[15] یہ حمائل شریف ب ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء میں غلام رسول ولد اللہ دتہ ولد قاسم موچی کے گھر میں بمقام گوجرپور متصل گجرات موجود ہے ۔ ۱۲۰

[16] فیض محمد شاہی قلمی جلد دوم ص ۱۱۲۲ تراقت

Marfat.com

مقدس ہجری رسول علیہ السلام ۔ موافق بیست پنجم ۲۵ چیتر سمت ۱۸۵۸ ب بروز یکشنبہ بہنگام شش گھڑی آفتاب برآمدہ فی الساعۃ الزہرۃ بید الضعیف النحیف احقر العباد اقل الخلیقۃ بل لاشئ فی الحقیقۃ فقیر محمد حسین ولد حافظ عبد اللہ ابن شیخ ابو الحسن غفر اللہ لہ ولوالدیہ واحسن الیہما والیہ ۔ متوطن قدیم موضع شو یا نوالہ عمل برگنہ پُچھ چھچھ خباب ۔

سے

یا ناظرًا باللہ ارحم علی المصنف واستغفر لصاحبہ
واطلب لنفسک من خیر ترید بہا من بعد ذلک غفرانا لکاتبہ " [17]

سجع مُہر | آپ کی مُہر پر یہ سجع کندہ تھا ۔ [خاک کف پائے محمد حسین]

ف میرے (مترجم کے) والد بزرگوار اعلیٰ حضرت مولانا سید شاہ غلام مصطفےٰ صاحب الملقب بہ نوشاہی ساہنپالوی قدس سرہ دوسری شعبان ۱۳۵۲ھ ایک ہزار تین سو باون ہجری مطابق بیسویں نومبر ۱۹۳۲ء ایک ہزار نو سو تینتیس عیسوی ۔ موافق ساتویں مگھر سمت ۱۹۸۹ ایک ہزار نو سو نواسی بکرمی کو بمعہ امام الدین ولد جلال کشمیری چک جانو والہ (مرید مترجم) کے موضع کوٹ جان محمد ضلع گوجرانوالہ میں گئے ۔ اور مولانا محمد حسین کے پڑپوتے مولوی حکیم فضل حسین کے کتب خانہ میں مذکورہ بالا صف کتابیں ملاحظہ کیں ۔ [18]

اولاد | آپ کی دو اہلیہ تھیں ۔

۱ ۔ دختر میاں لال شاہ ولد شاہ غریب صاحب ساکن کاٹھ گڑھ ۔ ان کے بطن سے کوئی اولاد نہیں ہوئی ۔

۲ ۔ دختر میاں جان محمد صاحب ساکن کیلیانوالہ ۔ ان کے بطن سے ایک فرزند بنام کرم الٰہی صاحب پیدا ہوئے ۔

---

[17] فیض محمد شاہی قلمی جلد دوم صفحہ ۱۱۲۳ ۔ [18] ایضاً صفحہ ۱۱۲۶ مترجم ۔

Marfat.com

یارانِ طریقت | آپ کے خواص احباب یہ تھے۔

۱ مولوی کرم الٰہی فرزند آنجناب — گاجر گولہ ضلع گوجرانوالہ

۲ چوہدری خدا بخش چٹھہ — " "

۳ میاں نیک صالح مخنث۔ خادم حاضر باش — " "

۴ مولانا شہباز خاں ملہی رح — بدوملہی سیالکوٹ

تاریخ وفات | مولانا محمد حسین صاحب کی وفات بعمر تخمیناً پینسٹھ سال ۱۲۲۵ھ ایک ہزار دو سو پچیس ہجری مطابق ۱۸۱۰ء ایک ہزار آٹھ سو دس عیسوی کے حدود میں بعہد سلطنت ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بن شاہ عالم ثانی ہوئی۔ سنہ پانچواں جلوسی تھا۔

اسوقت مہاراجہ رنجیت سنگھ کو حکومت پنجاب پر دوسرا سال تھا۔

مدفن | آپ کا مزار موضع گاجر گولہ ضلع گوجرانوالہ۔ مغربی جانب مسجد سے شمال کی طرف ہے دو قبریں ہیں مشرقی آپ کی اور مغربی آپ کے بیٹے مولوی کرم الٰہی صاحب کی۔

مادۂ تاریخ

"حسن گلشن بہشت" ۱۲۲۵ھ

شجرہ اولاد مولوی محمد حسین رح

- مولوی محمد حسین صاحب کے ایک ہی فرزند مولوی کرم الٰہی تھے۔
- مولوی کرم الٰہی کا ذکر اس کتاب کے پانچویں حصہ عوارف الانوار میں لکھا جائے گا۔ ان کے ایک ہی بیٹے مولوی ابرار الدین تھے۔
- مولوی ابرار الدین کے ایک بیٹے مولوی حکیم فضل حسین تھے۔ یہ کوٹ جان محمد متصل گاجر گولہ میں سکونت رکھتے تھے۔ عالم اور طبیب تھے۔ مولوی محمد حسین کی کتابیں ان کے پاس تھیں۔ ان کا ایک بیٹا مولوی نعیم احمد ہے۔
- مولوی نعیم احمد صاحب عالم و طبیب ہیں۔ اسوقت ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۲ء میں موجود ہے۔

Marfat.com

(۵۷)

محمد سعید

شیخ محمد سعید برقندازی پوٹھوہاری رح

آپ حضرت سید میر کلاں پیر ڈھکیاہ والہ رح کے عزیز الوجود خلفا سے تھے ۔ پیر صاحب کے عاشق اور شیدا تھے ۔ آپ کی اولاد آجتک ڈھکیاہ شریف کے سالانہ عرس پر حاضر ہوا کرتی ہے ۔

یارِ طریقت | آپ کے ایک درویش سید حیدر شاہ صاحب شہر راولپنڈی بنیلی محلہ میں رہتے تھے ۔ ان کا سلسلہ فقر موجود ہے ۔

مدفن | شیخ محمد سعید صاحب رح کی قبر موضع جبرد ڈمیال تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی میں ہے ۔

شجرۂ فقرائے شیخ محمد سعید برقنداری رح

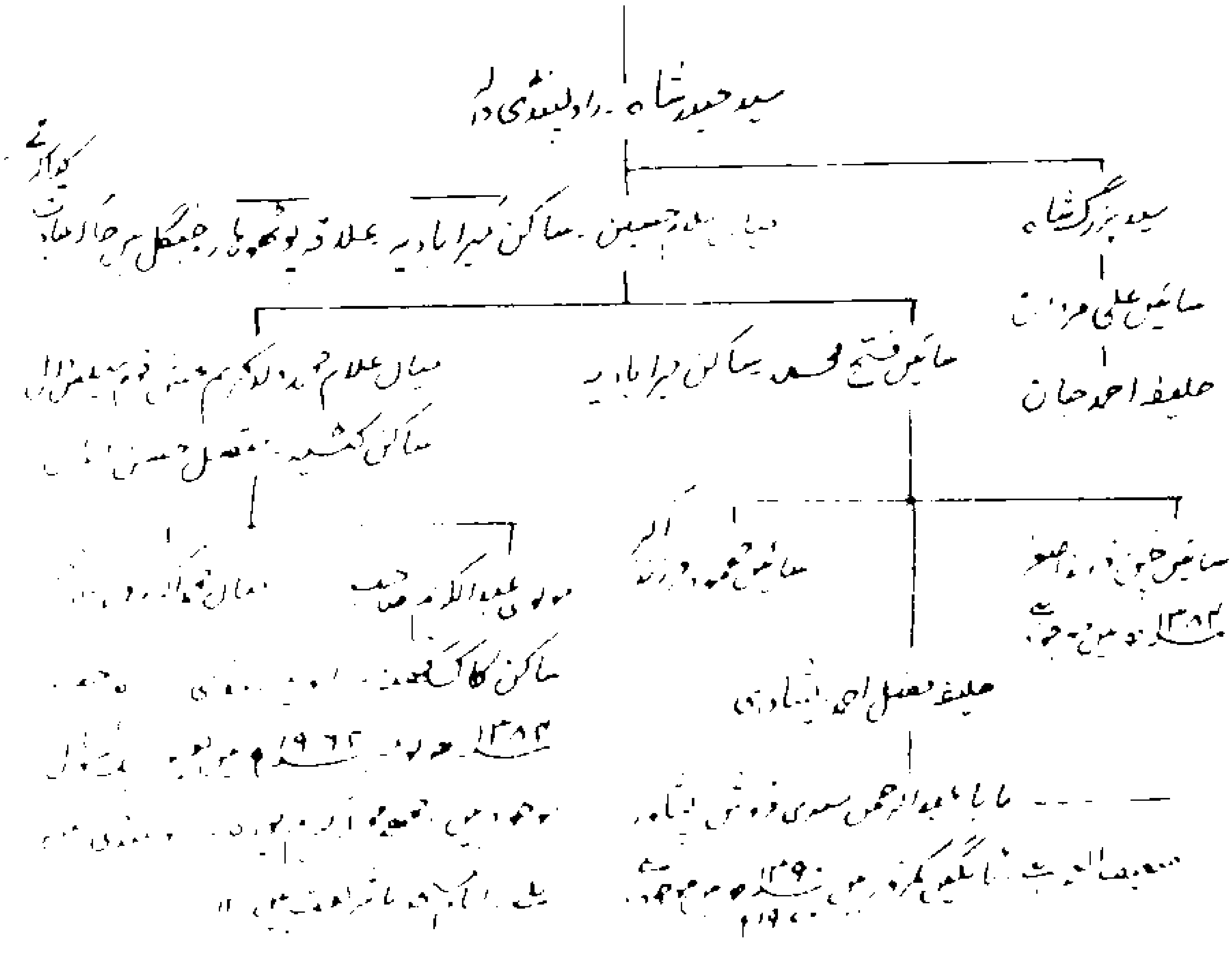

Marfat.com

(۵۸)

محمد شاکر

مرزا محمد شاکر لاہوری رح

یہ مرزا حیات اللہ خاں پسر نواب خان بہادر لاہوری رح کا ملازم تھا۔ حضرت سید شیر محمد بن سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان نوشاہی برخورداری ساہنپالوی رح کا مرید تھا۔ اُن کی نظرِ توجہ سے اِس کو وجد ہو گیا۔ بالاخانہ سے نیچے زمین پر گر پڑا۔ اگرچہ پختہ فرش پر پڑا۔ مگر کچھ چوٹ وغیرہ نہ آئی۔ تذکرہ نوشاہی میں ہے۔

"از بالاخانہ کچہری کہ از دو قد آدمی بلندتر بود بر زمین افتاد و آسیبش نرسید"[1]

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۲۸۶ شرافت

Marfat.com

(۵۹)

محمد صادق

میاں محمد صادق لاہوری رح

نواب زکریا خاں بہادر صوبہ دار لاہور کا ملازم (جیلہ سرکار) تھا۔ حضرت سید شیر محمد بن سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان نوشاہی برخورداری ساہنپالوی رح کا مرید ہوا۔ ایک مرتبہ نواب صاحب کسی وجہ سے اس پر ناراض ہو گئے۔ یہ ایک مکان میں طاق کے پیچھے چھپ گیا۔ اُس کے نوکر تلاش کرنے آئے۔ اس نے اپنے مرشد صاحب کو یاد کیا۔

شعر

ساربان بارمن افتاد خدا را مدد سے ۔۔۔ کہ امید کرمت ہمدم این محمل کرد

چنانچہ تلاش میں یہ کسی کو نظر نہ آیا۔ خواجہ یاقوت خاں کا ہاتھ بھی اس کے جسم کو لگا مگر محسوس نہ کر سکا۔[1]

---

[1] تذکرہ نوشاہی قلمی نسخہ الف ص ۲۹۳ مترافت

Marfat.com

(٦٠)

محمد علی

سید قاضی محمد علی سبزواری برقندازی جالندھری

آپ سید صحیح النسب سبزواری حسینی حضرت سید حافظ قائم الدین محمد برقنداز پاک پتنی رح کے ہمشیرہ زادہ تھے۔ بیعت وخلافت حضرت شاہ عبدالغفور جالندھری رح سے تھی۔

عبادات وریاضات | آپ صاحب تجرید وتفرید، متوکل، زاہد، عارف کامل، اہل حال وقال ومقامات عالیہ تھے۔ آپ نے بڑے بڑے مجاہدات اور چلے کیے۔ موضع میٹڈوری ضلع جالندھر میں برلب آب ہردان چلہ الحمد سوا لاکھ بار کی تعداد میں کیا۔ چلہ میں قصیدہ خمریہ وحرز یمانی واسم اعظم ودرود صلوٰۃ تنجینا۔ وچہل کاف کی زکوٰۃ ادا کی۔ برلب آب کلبہ خس پوش میں گوشہ گزیں رہے۔ وہ جگہ اب تک بنام "ڈگر قاضی صاحب" مشہور ہے۔ اہل عبادت کے لئے عجب دلکشا جگہ ہے۔ وہاں درختان کثیر الازہار (ڈھلاوہ) موجود ہیں۔ جن کی بابت عام مشہور ہے کہ آپ جہاں مسواک کر کے پھینک دیتے تھے۔ وہ سرسبز ہوکر بتدریج درخت بن جاتا تھا۔ ؎۱

اخلاق وعادات | آپ صاحب کلام عالی وباتاثیر مستجاب الدعوات وقوی التصرف شیخ تھے۔ ارباب بحث سے نفور۔ اور صحبت ناجنس سے دور رہتے تھے۔ آپ نہ متاہل ہوئے نہ کوئی اولاد ہوئی۔ ؎۲

یاران طریقت | آپ کے خود من خلیفے یہ تھے۔

؎۱ ؎۲ انوار القادریہ الملقب بہ ریاض النوشاہیہ قلمی ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

۱ - میاں محمد اعظم بن سلیمان شیخ احمد انصاری جالندھری ؟

۲ - میر جیئو جالندھری ؟؟

تاریخ وفات : مولانا پیر غلام قادر اثر جالندھری نے انوار القادریہ میں قاضی محمد علی صاحب رح کی وفات منگلوار بیسویں ذی الحجہ ۱۱۹۴ھ ایک ہزار ایک سو چورانوے ہجری میں لکھی ہے۔ تقویم تاریخی کی رو سے اس کے مطابق ستائیسویں دسمبر ۱۷۸۰ء ایک ہزار سات سو اسی عیسوی تھا۔

اسوقت دہلی کے تخت پر ابوالعدل مروج الدین محمد علی گوہر عرف شاہ عالم ثانی بن عالمگیر ثانی بن جہاندار شاہ حکمران تھا۔ اس کا سنہ ۲۲ بائیسواں جلوسی تھا

اسوقت کمپنی بہادر کی طرف سے ہندوستان کا گورنر جنرل وارن ہیسٹنگز تھا۔ اسکی گورنری کا نواں سال تھا

مدفن : [illegible]

[illegible]

(۶۱)

مردان

میاں مردان قوال بھڑی والے رح

یہ حضرت شاہ عبدالرحمن پاک صاحب بھڑی والے رح کے قوال خاص میاں علی محمد مراسی کا نواسہ تھا۔ یعنی اُسکی بیٹی مسمات صاحبی کا بیٹا تھا۔ اور حضرت میاں محمد زمان بن میاں ابراہیم المعروف عبدالرحیم بھڑی والے رح کا مرید اور قوال تھا۔ اُن کو قوالی سنا کر خوش کیا کرتا۔ پیر صاحب کے دربار میں منظوری والا تھا۔ اس کے شر کا برادری میں دو شخص لدھا اور سدھا نام مراسی اس کے ساتھ مخالفت رکھتے تھے۔ وہ تباہ و برباد ہو گئے۔

• شعر گوئی

یہ اَن پڑھ آدمی تھا۔ اپنے پیران طریقت کی تعریف میں کچھ اشعار اس نے بنائے۔ جو آج بھی اس کی اولاد کے قوال لوگ مجالس فقراء میں پڑھتے ہیں۔ اگرچہ عروض اور قافیہ بندی میں پورے نہیں اُترتے۔ اور معنوی لحاظ سے بھی کوئی خصوصیت نہیں رکھتے۔ مگر اس سے میاں مردان کا اپنے پیر صاحب اور مشائخ طریقت سے عشق اور اعتقاد ضرور ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے چند اشعار بطور یادگار لکھے جاتے ہیں۔

(۱)

رب یا رسول حسن حسین دیدار کا طمع

غوث یا ولی بمعروف یا رحمان محمد زمان — رب یا رسول حسن حسین دیدار کا طماع دھمے

بھوڑے والے گل نوشہ کے لال مدد تیری شاہ سلیمان — رب یا رسول حسن حسین دیدار کا طماں[1]

---

[1] فیض محمد شاہی قلمی جلد دوم۔ صفحہ ۹۲۵۔ تراف۔

Marfat.com

(۲)

روضہ پاک رحمان سچے دا کیسے اُستا کار نایا — پنجے گھڑیاں محکم جڑیاں وچ برسے نور سوایا

محمد زاں پریدے جھکے جدھا دن دن فخر سوایا — سیال مرداں کریاد نوشہ نوں جس بیڑا اپنے لایا

(۳)

علی پرانی نے کرم کیتونی — جھوٹھ کرن توں سچ کیتونی

جو ڈھو بھاوے سو گل ہونی — شرم رکھنا ایں مرداں دا

سینوں آسرا پاک رحمان دا

(۴)

تیری عاجزی قبول ہے محمد زماں

ذکر کر [illegible] — پیر امر شد ہے بھلا

تجھے ہو رکا [illegible] — تیری صفت میں زباں

تیری عاجزی قبول ہے

جو جیویں محبوب — واہ پیر شاہ نور

تیرے سدا بھر پور — تیرا لنگر معمور

جیوے سماں جی سماں — تیری عاجزی قبول ہے

حکیم گاؤں جیوا — توں سب سے کا دیوا

واہ نور ہے جو لھیوا — پیتو پاک جی ماں

تیری عاجزی قبول ہے

جہاں پر سیرا — [illegible] جی [illegible]

جیویں [illegible] جی اکھڑا — [illegible] جی سماں

تیری عاجزی قبول ہے

Marfat.com

مردان کی توں عرض سُن   جھمان کے مُلُوت
مانگوں رزق دودھ پوت   جی دیدار کا طھماں (مُمے)
تیری عاجزی قبول ہے محمد زماں

(۵)

میں کو بھی جو کھلی سیو میرے قول لدی نے بالے
تخت ہزارے بین چھیاری عشق النبو بالے ؎

اولاد | اس کے چار بیٹے تھے۔

۱ پیر بخش ۲ خدا بخش ۳ نا بینا ۴ بگا بیبا۔

مدفن | میاں مردان کی قبر بھیڑی شاہ رحمان ضلع گوجرانوالہ میں درگاہ رحمانیہ سے ایک فرلانگ شمال کی طرف پختہ بنی ہوئی ہے۔

میاں مردان قوال کی اولاد کا مختصر شجرہ

- میاں مردان کے چار بیٹے تھے۔ پیر بخش۔ خدا بخش۔ نا بینا۔ اور بگا بیبا لاولد۔
- پیر بخش کے چار بیٹے تھے۔ بگا۔ مستی۔ غازی اور نتھا۔ چاروں موضع چاہل کلاں یتھ قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ میں چلے گئے۔
- بگا کا ایک بیٹا جواہر نام تھا۔
- جواہر کے دو بیٹے تھے۔ سلطان اور بڈھا۔
- سلطان کے تین بیٹے ہیں۔ میراں بخش۔ نبی بخش اور مراد دتہ۔ یہ تینوں بھائی ۱۳۵۴ھ / ۱۹۳۵ء میں موجود ہیں۔
- میراں بخش کا ایک بیٹا سردارا موجود ہے۔
- بڈھا ولد جواہر کے تین بیٹے۔ اللہ دتہ۔ گہنا اور حاکم اس وقت موجود ہیں

Marfat.com

- مستی ولد پیر بخش کا ایک بیٹا بلاقی نام تھا۔
- بلاقی کے دو بیٹے تھے۔ رمضان اور غلام۔
- رمضان کے تین بیٹے ہیں۔ نذیر۔ حمید اور فیروز بقیدِ حیات موجود ہیں۔
- غلام ولد بلاقی کے چار بیٹے ہیں بشیر۔ طالب۔ کرم اور فضل موجود ہیں۔
- طالب کا ایک لڑکا قسم نامی ہے۔
- غازی ولد پیر بخش کے دو بیٹے تھے۔ چھنڈا اور [illegible]
- چھنڈا کے تین بیٹے ہوئے۔ مولا بخش۔ [illegible] اور [illegible] بقیدِ حیات موجود ہے۔
- مولا بخش کے تین بیٹے ہیں۔ چراغ۔ برکت اور نذیر بقیدِ حیات موجود ہیں۔
- چراغ کا ایک لڑکا [illegible] موجود ہے۔
- نذیر ولد مولا بخش کا ایک لڑکا [illegible] موجود ہے۔
- [illegible] ولد چھنڈا کے تین بیٹے ہیں۔ اللہ دتہ۔ [illegible] اور [illegible] موجود ہیں۔
- [illegible] کے دو بیٹے [illegible] اور [illegible] موجود ہیں۔
- [illegible] کے تین بیٹے [illegible] اور [illegible] موجود [illegible]
- [illegible] کا ایک بیٹا [illegible] نام تھا۔
- [illegible] کے [illegible] بیٹے ہیں۔ [illegible]
- [illegible] بخش کے [illegible] بیٹے [illegible] اور [illegible] موجود ہیں۔
- [illegible] کا ایک [illegible] موجود ہے۔
- [illegible] بخش کا ایک [illegible] نام تھا۔
- [illegible] بیٹے [illegible]
- [illegible] کا ایک [illegible] موجود ہے۔
- [illegible] کا ایک [illegible] موجود ہے۔

Marfat.com

- خدا بخش ولد میاں مردان کے دو بیٹے تھے۔ زلدو۔ اور راجو۔
- زلدو کا ایک بیٹا بدھو تھا۔ یہ باخبر آدمی تھا بعض بزرگانِ رحمانیہ کے حالات اس نے لکھوائے۔
- ماہیا ولد میاں مردان کا ایک بیٹا الٰہی بخش تھا۔
- الٰہی بخش کا ایک بیٹا مولا بخش تھا۔
- مولا بخش کا ایک بیٹا میاں دل نام ۱۳۵۴ھ ایک ہزار تین سو چون ہجری میں بمقام بھڑی شاہ رحمان ضلع گوجرانوالہ موجود تھے۔

انتباہ

یہ شجرہ ۱۳۵۴ھ ایک ہزار تین سو چون ہجری میں لکھا گیا تھا۔ اس لئے جن کو زندہ موجود لکھا ہے اُس سے یہ مراد ہے کہ وہ اس سنہ میں موجود تھے۔

ف

میاں مردان کی کافیاں اور حالات۔ کتاب فیض محمد شاہی قلمی جلد دوم صفحات ۹۲۴۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸ سے لئے گئے ہیں۔

Marfat.com

(۶۲)

منصور شاہ

بابا منصور شاہ جھنگی دارے شاہ والے

آپ کی اصلی سکونت موضع اُگی تحصیل نکودر ضلع جالندھر تھی۔ قوم آرائیں کوٹ راجہ تھی۔ ابتدائے عمر سے ہی درویشی کا شوق ہوا تو بابا ماہی شاہ صاحب ساکن جھنگی ضلع ہوشیارپور کے مرید ہوئے۔ اور عبادت الٰہی میں مشغول ہوئے۔

جنگل میں آبادی کرنا | مولوی صوفی محمد اکبر علی صاحب سلیم التواریخ میں لکھتے ہیں۔

"آپ نے مرشد کے حکم سے مقصود پور کے متصل اُسی مقام پر آکر قیام کیا۔ جہاں کہ اب ان کا مزار ہے۔ اس وقت یہاں بہت سے گنجان درخت تھے۔ دریائے بیاس قریب بہتا تھا۔ کہتے ہیں سات منزل اونچی ایک کشتی بنائی تھی۔ دریا کے پانی سے وضو کر کے عبادت میں مشغول رہتے۔ گرد و نواح کے لوگ بہت معتقد ہو گئے۔ نہایت عابد زاہد بزرگ تھے [illegible] بہت ترقی ہوئی۔"[1]

اولاد | آپ کا ایک ہی فرزند میاں [illegible] شاہ تھا جو آپ کا جانشین ہوا۔ آپ [illegible] اُس کی ترقی میاں دارے شاہ نے کی تو اس کا نام جھنگی دارے شاہ مشہور ہوا۔

مدفن | بابا منصور شاہ صاحب کا مزار جھنگی دارے شاہ علاقہ [illegible] میں ہے۔ صاحب تذکرۃ المشائخ نے لکھا ہے۔

" [illegible]

[illegible] ہے"

[1] سلیم التواریخ باب ۱۵۔ صفحہ ۲۶۵ [illegible]

Marfat.com

ن

(۶۳)

نواب

بی بی نواب صاحبہ برقندازی پوٹھوہاری[1]

آپ کا اصلی نام بی بی جھنڈی تھا۔ خاندانِ سادات سے تھیں۔ والد کا نام سید نصر اللہ تھا۔ فیضِ طریقت حضرت سید میر کلاں پیر برقندازی دکھیاہ والا رح سے پایا۔ ریاضات شاقہ کیں۔ مرشد صاحب نے آپ کو میر نواب یا مائی نواب کے خطاب سے نوازا۔ چنانچہ آپ اسی نام سے مشہور ہوئیں۔

خلافت و اجازت آپ کو پیر روشن ضمیر نے خلافت و اجازت دے دی تھی۔ اور فرمایا تھا کہ تم دونوں کی راہنمائی کرو۔ چنانچہ علاقہ پوٹھوہار میں آپ کا فیض عام جاری ہوا۔

کرامات

مرد نہ علامات منقول ہے کہ آپ اکثر اپنے پیر صاحب کی خدمت میں رہا کرتی تھیں۔ ایک دن آپ کے شوہر سید بدھے شاہ نے حضرت پیر کلاں صاحب رح کو جا کر کہا کہ تم میری جورو کو اپنے پاس رکھتے ہو۔ غیر محرم عورت کو پاس رکھنا کہاں جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ تو مرد ہے۔ اگر شبہ ہے تو دیکھ لو۔ شاہ صاحب اندر داخل ہوئے تو دیکھا کہ آپ کی داڑھی مونچھیں ہیں۔ پھر وہ خاموش ہو گئے۔

گھوڑوں کا سلام کرنا حضرت سائیں غلام رسول برقندازی بڑکی والا رح سے منقول ہے کہ آپ اکثر استغراقی حالت میں رہا کرتی تھیں۔ اس زمانہ میں سکھوں کی حکومت تھی۔ ایک مرتبہ سکھوں کی

---

[1] فیض محمد شاہی قلمی جلد دوم صفحہ ۸۲۳ تراند۔

فوج آپ کے سامنے سے گزری۔ اُن کے گھوڑوں نے آپ کے قدموں پر سر رکھ دیے۔ شہزادہ گھوڑوں کو چابک مارتے لیکن وہ سر نہ اُٹھاتے تا آنکہ مائی صاحبہ نے سر اُٹھایا اور فرمایا۔ بیٹا امداد ہو گیا اب چلے جاؤ۔ تب گھوڑے سوار ہوئے۔ [۳]

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱۔ سید حاجی شاہ رح

۲۔ سید تاج شاہ رح

دونوں بچپن میں فوت ہو گئے۔

یارانِ طریقت | آپ کے چند مشہور خلیفے تھے۔

۱ شیخ رضا علی صاحب رح

۲ سید گلاب شاہ صاحب رح

۳ شیخ مسرور صاحب رح [illegible]

۴ میاں معز اللہ صاحب رح

۵ میاں عبد الحق صاحب رح [illegible]

۶ [illegible]

۷ [illegible]

وفات [illegible]

[illegible]

[illegible]

---

[۳] [illegible]

[illegible]

شجرہ فقرائے میر نواب صاحب ترندزئی

- شیخ رضا قلی
  - میاں نادر
    - میاں شرف الدین
      - میاں فیروز الدین
        - سائیں چمن دین ساکن ڈھیری شاہ کرال
- میاں معز اللہ
  - میاں روڈا
    - میاں فضل الٰہی
      - میاں شاہ داد
- شیخ منور
  - میر غلام میر
    - میاں فیض اللہ جنڈ نجار۔
- سید گلاب شاہ
  - میاں خیر محمد
    - سید بہادر شاہ
      - سید گوہر شاہ ساکن اخون بانڈی
        - میاں نور احمد المعروف چلبی
          - محمد عظیم ولد منو موچی
        - حافظ محمد صادق
        - خلیفہ عبد المجید المعروف پتو
          - خلیفہ عبد الحمید
            - خلیفہ محمد بخش پشاوری یہ ۱۹۷۱ء میں موجود ہے میرے ساتھ بھی عقیدت رکھتا ہے۔ ۱۲
        - میاں محمد امین المشہور میاں نوبودی
          - میاں خدا بخش ولد عبد الغفار سوداگر چرم پشاور
        - غلام علی شاہ المعروف خدا بخش
          - حافظ محمد دین۔
        - میاں فضل احمد
- میاں خدا بخش
  - میاں تاج الدین ساکن ہتھوڑہ خالصہ
    - میاں حیات بخش ہتھوڑہ
      - سائیں امیر علی
      - سائیں راج دلی
      - سائیں محمد دلی
      - سائیں جوان علی
- پیر غلام رسول
  - سائیں پیر بخش
- رام سنگھ کوکا ساکن پشاور اس کا ذکر اس کتاب کے پانچویں حصہ موسوم عوارف الانوار میں لکھا جائے گا۔ ۱۲

Marfat.com

مسئلہ خلافت مستورات

یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے کہ عورت کو خلافت ارشاد و اجازت طریقت ہو سکتی ہے یا نہیں مگر مشائخ محققین اور صوفیائے کاملین نے ثابت کیا ہے کہ شیخ کامل اپنی مریدہ تکمیل یافتہ کو خلافت و اجازت دے سکتا ہے۔ اور وہ لوگوں کو مرید کر سکتی ہے۔ اس طرح اگر کوئی مرید ہونا چاہے۔ اگر وہ مرد ہو تو اس کو پس پردہ بٹھا کر اور اگر عورت ہو تو اس کو سامنے بٹھا کر اپنی وکالت سے اپنے پیر کا مرید کر سکتی ہے اور مرد کو کلاہ۔ اور عورت کو دامن تبرک دے سکتی ہے۔ اور اپنا نام شجرہ میں درج کر سکتی ہے۔ اس کے دلائل بعد [illegible] کتب مشائخ میں موجود ہیں۔ والحمد۔ (۱)

حق تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

یا ایھا النبی اذا جاءک	اے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) جب تمہارے حضور
المؤمنت یبایعنک علی ان لا	مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو
یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن	کہ اللہ کا کچھ شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری
ولا یزنین ولا یقتلن اولادھن	کریں گی اور نہ بدکاری اور نہ اپنی اولاد کو
ولا یاتین ببھتان یفترینہ بین	قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے
ایدیھن وارجلھن ولا یعصینک	اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی موضع ولادت
فی معروف فبایعھن واستغفر لھن	میں اٹھائیں۔ اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی
اللہ ان اللہ غفور رحیم۔ (الممتحنہ)	نہ کریں گی۔ تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے
	ان کی مغفرت چاہو بیشک اللہ بخشنے والا
	مہربان ہے

حضرت شیخ احمد صدیقی المعروف ملا جیون [illegible] تفسیر احمدی میں [illegible] لکھتے ہیں۔ انہ علیہ السلام اذن امیمۃ ان تصافح [illegible] النساء

Marfat.com

ایسا ہی مُلّا کمال الدین حسین بن علی الواعظ الکاشفی الھروی رہ تفسیر مواہب علیہ المشہور تفسیر حسینی میں اس آیت کے نیچے لکھتے ہیں۔

"گفتہ اند امیمہ خواہر خدیجہ را فرمود تا بیعت زناں فرا گرفت"

کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے خدیجہ رض کی بہن امیمہ کو حکم دیا۔ کہ وہ عورتوں سے بیعت لیں۔

اس سے ثابت ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیمہ رض کو اجازت بیعت عطا فرمائی جس کو اصطلاح صوفیہ میں خلافت طریقت کہتے ہیں۔ اور انہوں نے عورتوں کو بیعت کیا۔

(۲)

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح کتاب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ میں لکھتے ہیں۔

"سیدی الشیخ ابو محمد عبد القادر الجیلانی اخذ الطریقۃ عن ابیہ ابی صالح موسیٰ جنگی دوست عن ابیہ السید عبد اللہ عن ابیہ السید یحییٰ زاہد عن ابیہ السید محمد رومی عن ابیہ السید داؤد امیر محمد اکبر عن ابیہ السید موسیٰ ثانی عن ابیہ السید عبد اللہ عن ابیہ السید موسیٰ الجون عن ابیہ السید عبد اللہ المحض عن ابیہ السید حسن المثنیٰ عن ابیہ الامام حسن المجتبیٰ عن ابیہ وامہ سیدنا علی المرتضیٰ وسیدتنا فاطمۃ الزہراء کلیہما عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔"

اس عبارت سے ثابت ہوا کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا رض کو اجازت طریقت مرحمت فرمائی۔ اور انہوں نے اپنے فرزند صالح حضرت امام حسن مجتبیٰ رض کو اجازت طریقت عطا فرمائی۔ اور ان سے یہ سلسلہ متصل حضرت غوث اعظم رح تک پہنچی۔ نیز اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مجاز عورت کا نام شجرہ شریف میں داخل ہو سکتا ہے۔

Marfat.com

(۳)

حضرت مولانا شاہ نعیم اللہ نقشبندی مجددی بہرائچی رح کتاب معمولات مظہریہ میں اپنے پیر طریقت حضرت شمس الدین حبیب اللہ المعروف مرزا مظہر جانجاناں شہید دہلوی کے سلسلۂ طریقت لکھتے ہوئے ایک سلسلہ میں لکھتے ہیں۔

"حضرت امام حسین رض نے خرقہ پہنا اپنی والدہ حضرت فاطمہ زہرا رض سے اور انہوں نے خرقہ پہنا اپنے والد حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے"

اس عبارت سے بھی ثابت ہوا کہ حضرت [illegible] خلافت باطنی [illegible] اپنے بیٹے حضرت امام حسین رض کو خرقہ پہنایا۔

(۴)

حضرت مولانا شاہ محمد حسن صاحب چشتی صابری قدس سرہ [illegible] آئینہ تصوف میں لکھا ہے

"حضرت [illegible] صلے اللہ علیہ وسلم نے [illegible]

[illegible]"

(۵)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

(٦)

مفتی غلام سرور قریشی لاہوری رح کتاب خزینۃ الاصفیا جلد دوم میں بی بی حاج وغیرہ بیبیاں پاکدامناں کے حال میں لکھتے ہیں۔

"خلقے بسیار از برکت انفاس آں ذاکیات مشرف بشرف اسلام و ارادت شدند۔ چوں ایں خبر بفرمانروائے لاہور رسید برآشفت و بخدمت آں حضرت پسر خود را رسانیدہ حکم کرد کہ نزد ایشاں رود و بگوید کہ از ملک من بیروں روید چوں آں پسر حاضر خدمت والا درجت شد مرید گردید و ہمانجا ماند"

بی بی صاحبان کی برکات سے بہت لوگ مشرف با سلام ہوئے۔ اور مرید ہو گئے۔ جب یہ خبر لاہور کے حاکم کو پہنچی وہ پریشان ہوا اور اپنے لڑکے کو حکم دیا کہ اُن کے پاس جاکر کہے کہ میرے ملک سے نکل جاویں۔ جب وہ لڑکا اُن کی خدمت میں حاضر ہوا تو مرید ہوگیا اور وہیں رہا۔

اس عبارت سے ثابت ہوا کہ بی بی حاج صاحبہ خلافت یافتہ تھیں اور لوگوں کو مرید کرتی تھیں۔ بی بی صاحبہ نے اس لڑکے کا نام شیخ جمال رکھا تھا۔

(٧)

مفتی غلام سرور موصوف۔ اُسی کتاب خزینۃ الاصفیا جلد دوم میں لکھتے ہیں کہ ایک نجومی بی بی حاج صاحبہ موصوفہ کا مرید ہوا۔ "نجومی شرمندہ شدہ مرید گردید"

(٨)

مرزا محمد عبد الستار بیگ قادری مجددی سہسرامی نے کتاب مسالک السالکین فی تذکرۃ الواصلین میں حضرت رابعہ بصری رح کو حضرت خواجہ حسن بصری رح کے خلفاء میں درج کیا ہے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سرگروہ چہاردہ خاندان طریقت امام المفسرین والمحدثین حضرت خواجہ حسن بصری رح نے رابعہ عدویہ کو خلافت سے نوازا۔

Marfat.com

(۹)

مفتی غلام سرور لاہوری رح خزینۃ الاصفیا۔ جلد اول میں بحالات خواجہ معین الدین حسن اجمیری چشتی رح لکھتے ہیں۔

"بی بی حافظہ جمال نہایت عابدہ و زاہدہ و پارسا بود و ارادت بخدمت والد ماجد خود داشت و آنحضرت او را خرقہ خلافت عطا فرمود و برائے ہدایت و تلقین مستورات ارشاد کرد۔ چنانچہ ہزارہا عورت بتوجہ آں تاج المستورات بمقام قرب رسیدند"

بی بی حافظہ جمال نہایت عابدہ و زاہدہ و پارسا تھیں۔ اور اپنے والد بزرگوار خواجہ معین الدین چشتی رح کی مریدہ تھیں۔ انہوں نے ان کو خرقہ خلافت عطا فرمایا اور مستورات کی ہدایت و تلقین کے لئے ارشاد کیا۔ چنانچہ ہزاروں عورتیں ان کی توجہ سے مقام قرب تک پہنچیں۔

اس سے ثابت ہوا کہ سر حلقہ خواجگان چشت نے اپنی بیٹی بی بی حافظہ جمال کو خرقہ خلافت عطا فرمایا۔ اور انہوں نے ہزاروں مستورات کو واصل باللہ کیا۔

(۱۰)

مفتی صاحب موصوف نے کتاب مذکور میں آگے چل کر حضرت خواجہ معین الدین چشتی کے خلفاء کی فہرست لکھی ہے۔ وہاں چودھواں [۱۴] خلیفہ میں بی بی حافظہ جمال صاحبہ کو لکھا ہے۔

(۱۱)

کتاب لطائف المنن میں ہے کہ حضرت شیخ عبداللہ قرشی نے بی بی [illegible] کو خلیفہ بنایا تھا۔ (انوار القادریہ)

(۱۲)

مخدوم حسن بخش سجادہ نشین درگاہ غوثیہ ملتان مرتب انوار غوثیہ میں لکھتے ہیں۔

" بعد وفات مخدوم شیخ ولایت شاہ مسند نشین حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی کے [illegible]

Marfat.com

بی بی راحتی مسند نشین خلیفہ ہوئیں ۔"

(۱۳)

حضرت شاہ عبدالرحمن پاک صاحب قادری نوشاہی کھڑ والہ رح نے اپنی خادمہ بی بی پرانی صاحبہ رح کو خلافت عطا فرمائی تھی۔ ان کا شمار خلفائے رحمانیہ میں ہوتا ہے۔

(۱۴)

حضرت مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی رح نے کتاب تذکرہ نوشاہی میں حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان رح کے خلیفوں میں بی بی معروفہ اور بی بی دولتی گجراتی کا تذکرہ کیا ہے۔

(۱۵)

میاں امام بخش برخوردار جالندھری اپنی کتاب مرآۃ الغفوری میں لکھتے ہیں۔ کہ میری والدہ مسمات سکھی اور حاجن فاطمہ اور بی بی جنت۔ تینوں حضرت سید حافظ قائم الدین برخوردار سنبر داری نوشاہی پاکپتنی رح کے خلفا میں سے تھیں۔

(۱۶)

مولانا شیخ پیر کمال لاہوری رح تحائف قدسیہ میں حضرت شیخ قلندر لاہوری رح کے خلیفوں کی فہرست میں مندرجہ ذیل مستورات کے نام لکھتے ہیں۔

بی بی خیر النسا دہلویہ۔ بی بی فہیم النسا دہلویہ۔ بی بی عائشہ۔ بی بی رکھی "

(۱۷)

مولانا شیخ پیر کمال لاہوری رح تحائف قدسیہ میں شیخ عثمان قصوری رح کے خلفا میں ان بیبیوں کے اسما لکھتے ہیں۔

مائی حسنت بی بی کوہستانی رح۔ مائی فیض بی بی لاہوری رح۔ مائی نور بی بی۔ بی بی گلنو مائی نادرہ۔ بی بی زلیخا۔ بی بی صابو۔ بی بی سیکم۔

Marfat.com

(۱۸)

مولانا محمد حسن کیرت پوری رح کتاب حالات مشائخ نقشبندیہ صفحہ ۵۲۱ پر لکھتے ہیں:

" حضرت مرشدنا (خواجہ غلام نبی محمودی للہی) کی مجازین عورتیں بھی ہیں۔ ان میں سے ایک دختر جناب حافظ فضل محمد صاحب، دوئم دختر جناب حافظ محمد اعظم صاحب۔ یہ ہر دو مخدرات نہایت کثیر الذکر والفکر والعبادت ہیں۔ بکمال ورع و تقوے و استقامت بسر کرتی ہیں۔ ہر روز بعد نماز مغرب صالحات جمع ہوتی ہیں۔ اور حلقہ منعقد ہوتا ہے۔ اور توجہ دیتی ہیں۔ بارک اللہ۔"

(۱۹)

ایسے ہی حضرت سید میر کلاں پیر پوتا ہی لکھیا ہی رح نے اپنی مریدہ حضرت میر نواب [illegible] کو خلافت عطا کی جن سے ہزاروں مخلوق فیضیاب ہوئی۔ اور آج تک ان کا سلسلہ [illegible] علاقہ [illegible] سرحد میں ہزاروں تک وجود ہے۔

[illegible]

شہر پشاور میں [illegible]

آپ نو مرزا [illegible]

[illegible]

اور چند جاہل شخصوں کے انگوٹھے لگوائے اور بعد قین کی تعداد بڑھائی۔ اس کے مرنے کے بعد اس کے بیٹے حافظ عطا محمد نے بھی جو مغرور و متکبر و خود پسند ہونے اور فساد انگیزی میں اپنے والد سے بھی دو قدم آگے تھا۔ اس فتوے کی تائید میں کافی کوشش کی۔ ناظرین کے واسطے وہ فتوے بلفظہ یہاں درج کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اس کا جواب لکھا جائے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استفتاء۔ کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین وجناب مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اگر عورت مرد کو طریقت میں بیعت کرے اور مرد عورت کا مرید ہو کر بیعت کرے تو جائز ہے یا ناجائز۔ اور زمانہ نبوت سے لے کر تا زمانہ اجتہاد تک سبب سی مستورات زہد و تقوے میں شہرت لے گئی ہیں۔ کسی معظم و مقبول نساؤں نے سجادہ خلافت و مشائخت پر بیٹھ کر مردوں کو بیعت کیا ہے۔ بینوا وتوجروا یرحمکم اللہ وجزاکم اللہ خیرا کثیرا کثیرا۔

اور اگر ناجائز ہے تو پوٹھوہار میں (مائی جھنڈ والمشہور بیوی یا مائی امیر نواب صاحب مرحوم) کا کیونکر طریقہ مروج جو طریقہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ اس کے طالب مروج کرتے ہیں۔ آپ تو چاہ ضلالت میں پڑے ہوتے ہیں۔ اور مخلوق خدا صاحب کو گمراہ کر رہے ہیں۔ کل طریقۃ ردتہ الشریعۃ فھو زندقۃ۔

الجواب بتوفیق الوہاب

جائز نہیں۔ کیونکہ مراد بیعت طریقت سے تکمیل دین اور شریعت ہے۔ اور عالم عورات کے ساتھ بیعت طریقت کرنے میں تکمیل دین اور شریعت ہونا بعید ہے۔ بلکہ مقدمہ بالعکس ہے۔ اس لئے کہ خود ناقص العقل والدین ہیں۔ لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ ھن ناقصات العقل والدین۔ بلکہ مرد ان پر مقرر ہیں واسطے سکھانے دین کے۔ کما قال فی خازن تحت قولہ تعالیٰ۔ الرجال قوامون علی النساء۔ الآیۃ۔ ای متسلطون علی تادیب النساء والاخذ علی ایدیھن۔ انتہی۔ اور نیز مرد افضل ہیں زمرہ اناث برابر دو ے عقل

Marfat.com

اور دین کے تو سیکھنا دین کا اور تکمیل امور شرعیہ کی۔ زمرہ اناث سے قیاس مع الفارق اور غیر منصور ہے۔ کما قال فی المدارک تحت قولہ تعالیٰ بما فضل اللہ بعضہم علی بعض ای فضل اللہ بعضہم وھم الرجال علی بعض وھم النساء بالفعل والعقل والعزم والحزم والقوۃ والغزو وکمال الصوم والصلوٰۃ والنبوۃ والخلافۃ انتہیٰ۔ اور نیز زمانہ نبوت سے لے کر تا زمانہ اختتام اجتہاد تک اگرچہ بیعت میں مستورات بھی بہ وتقوے میں شہرت لے گئی ہیں۔ مگر کسی سے بھی بیعت طریقت لینی مرد کی ثابت نہیں ہوئی حتیٰ کہ حضرت ام المومنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ عالمہ و فاضلہ و مسلمہ بہر تھیں ان سے بھی بیعت طریقت عورت سے لینی ثابت نہیں اور نہ کسی مجتہد نے اس کی بیعت پر فتوے دیا اور نہ کسی مشائخ کرام نے کسی عورت کو خرقہ خلافت و سجادہ نشینی عنایت فرما کر حکم دیا۔ فقط۔ والسلام۔

العبد حافظ کلام ربانی خطاب [illegible]

غلام جیلانی [illegible]

الجواب۔ اس سوال کے جواب میں حضرت [illegible]

[illegible]

- الجواب ۔ یہ بالکل عدم الوقوع ہے یعنی کسی جگہ سنا نہیں گیا کہ عورت نے مردوں کو بیعت کیا ہے اور اگر وقوع میں آیا ہو تو صریحاً ناجائز ہے کیونکہ عورتوں کو حکم ستر ہے ۔ نہ غیر محرموں کو بیعت کرنے کا ۔

العبد جناب مولانا افضل شاہ صاحب سجادہ نشین ولد پیر حمید شاہ صاحب مرحوم ۔

- ھذہ المسائل کلھا موافق بالکتاب والسنۃ والاجماع الامۃ ۔

العبد جناب حافظ میاں خیر اللہ صاحب خلف مولانا جناب وعظ صاحب مرحوم پشاوری

- المجیب مصیب وروایات الجواب موافقۃ للکتاب ۔

حررہ حافظ محمد گل عفی عنہ ریتی محلہ ۔

- ھذہ المسائل صحیحۃ ۔ قاضی عبد الکریم بقلم خود ۔ امام مسجد ریتی محلہ شہباز ۔

- بلاشک جو مجیب نے جواب دیا ہے ۔ وہ اصح الجواب ہے ۔ کیونکہ خلافت وامامت صنف ذکر کے ہیں جو لیقت وکمال عقل وکمال دین کا ہونا لازمی ہے ۔ بموجب دلائل مندرجہ جواب کے

العبد جناب مولانا عبد الکریم میاں عبد الحکیم صاحب خطیب مسجد قاسم علی خاں ۔

العبد فتح محمد صاحب مولوی ساکن موضع گگن خالوار دیشاور مسجد حافظ یعقوب وطن منقولہ علاقہ سوہان ضلع راولپنڈی ۔ دریں مسئلہ لاریب فیہ کسب الروایات معتمد الدعلما التصحیح ۔

ہم جملہ خلفاء جو سلسلہ حضرات طریقہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ کے حلقہ ارادت میں ہیں جو کہ بموجب فرمان مبارک کتاب مجید وفرقان حمید اور حدیث مبارک قول جناب حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم وبقول مجتہدان دین وشرع متین وبروایات حضرات علمائے دین پر قائم ہیں اور منضبط ہیں ۔ اس لئے ہم بھی متفق روایات وفتوے علمائے دین وسجادہ نشینان طریقت کے ہیں کہ کسی وجہ سے سجادہ خلافت وسجادہ مسند طریقت پر عورت کا متمکن ہو کر مردوں کو بیعت کرنا جائز نہیں اور نہ کسی کتاب میں جائز دیکھا گیا ہے ۔ اس لئے فتوے متذکرہ بالا جو علمائے دین نے تحریر فرمایا ہے ہم متفق ہیں ۔

Marfat.com

- خلیفہ میر احمد نوشاہی بقلم خود
- سید القوم سید لعل شاہ صاحب نوشاہی بقلم خود
- خلیفہ حاجی آغا محمد نوشاہی نشان انگوٹھا۔
- خلیفہ خدا بخش المشہور بخشو نوشاہی۔ نشان انگوٹھا۔
- خلیفہ خدا بخش طالب فقیر شاہ صاحب
- خادم الفقرا و اہل اللہ الصمد فقیر مرزا طلا محمد نوشاہی
- العبد۔ حافظ عطا محمد خادم پیر صاحب سنگھوئی شریف والا۔
- خلیفہ دلاور شاہ نوشاہی
- سید القوم سید ملک شاہ موجب شریعت و طریقت کے دستخط کیا گیا۔
- آغا سید احمد شاہ نقشبندی کلاہ فروش۔
- خلیفہ فیروز الدین نوشاہی طالب سائیں فضل الدین بقلم خود
- خلیفہ فضل رازق طالب سائیں محمد علی نوشاہی
- خلیفہ عطا محمد ڈھری والہ
- مجھے علما سے پورا اتفاق ہے۔ العبد سید فقیر شاہ قادری عفی عنہ [illegible]
- للہ الحمد والمنۃ [illegible] خلیفہ خاندان عالی شان نوشاہی قا[illegible] [illegible]

نے از حد عالی ہمتی اور اسلام کی دوستی کی وجہ سے شریعت و طریقت کا [illegible]

ویران طریقت آئینہ حق نما کے چہرہ سے غبار ایمان [illegible]

کے عمل میں یہ شاخ گمراہی جو پیدا ہو گئی ہی [illegible]

اللہ ارض [illegible] الحمد للہ والمنۃ للہ [illegible]

اسلام کا [illegible]

اور جملہ اہل طریقت اور شریعت [illegible] العبد [illegible]

Marfat.com

- بیعتِ نساء شرعاً و طریقتاً جائز نہیں۔ العبد شیخ فضل حسین صاحب سجادہ نشین جناب سخی شاہ سلیمان نوری۔

- ھو المصوب۔ بیعت لینا یا مرید کرنا متعلق مسند خلافت ہے۔ اور خلافت حق خلفائے راشدین۔ اور ان کے جائز جانشینوں کا ہے۔ اور تمام کتب احادیث سے ثابت ہے کہ بعد رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ بیعت علمائے ربانی کے لئے ہے۔ کسی ایک عورت کے لئے جائز نہیں۔ اگر جائز ہوتا تو حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو علاوہ زہد و ورع کے علم اور اجتہاد میں نہایت ہی ارفع تھیں۔ وہ تمام لوگوں سے بیعت لیتی۔ یا حضرت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لوگوں کو اپنا مرید بناتیں۔ یا ازواج المطہرات اس فعل کو کرتیں۔ میں کہتا ہوں کہ بعد خلافت راشدہ کے حضرت فاطمہ بنت حضرت حسن مثنیٰ رض سے کوئی امر بیعت میں احق تر نہ تھا۔ وہ مخلوق کو اپنا مرید بنانے میں دریغ نہ کرتی۔ اور والدہ ماجدہ حضرت غوث الثقلین ہمشیرہ جناب سید عبد القادر الجیلانی قدس اللہ سرہ العزیز بھی مرید کرنے میں تامل نہ کرتیں۔ پھر اُن کے بعد حضرت رابعہ بصری رح و حضرت رابعہ عدویہ بھی اس کام کو کرتیں۔ مگر اس فعل سے مجتنب رہنا ان حضرات کا کافی دلیل ہے حرمت بیعت کو۔ اور اللہ تعالیٰ نے تو نبوت کو مخصوص کر دیا ہے کہ سوائے ذکور کے طبقہ اناث کو حصہ عطا ہی نہ کیا جاوے۔ ایسے فعل کرنا خالی فتنہ سے نہیں۔ اس فتنہ شیطانی کو روکا جاوے۔ ورنہ مداہنت فی الدین ہے۔ اور حضرات علماء و صلحائے امت کے سر مواخذہ رہے گا۔ فقط

العبد مولانا مولوی محمد عبد الغفور صاحب واعظ عفی عنہ پشاوری حال مقیم نوشہرہ

- میں عبد المجید خلیفہ اس فتوائے شرعی کو منظور کرکے اپنا انگوٹھا لگا دیتا ہوں کہ یہ فتوے برحق ہے۔ اور میرا اس پر عمل ہے۔ خداوند کریم مجھ کو خلاف شریعت محمدی صلعم سے بچاوے۔

۲۵ شعبان ۱۳۳۹ھ روز چہار شنبہ۔

- جو فتوائے علمائے دین و سجادہ نشینان طریقت نے تحریر فرمایا ہے۔ بالکل مطابق شریعت

Marfat.com

وطریقت صحیح ہے۔ عورتوں کا بیعت کرنا مردوں کو جائز نہیں ہے۔

العبد سید صاحب شاہ سکنہ موضع ترناب تحصیل تنیاور بقلم خود

فتوئے عدم جواز بیعت مستورات لفظ بلفظ نقل کر دیا گیا ہے۔ اب اس کا شرکی شرکی

جواب مطابق حکم شریعت وطریقت لکھا جاتا ہے۔

فتوئے عدم جواز بیعت مستورات کا جواب

قبل اس کے کہ اس فتوئے کا جواب لکھا جاوے یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ جن بی بی صاحبہ کی بیعت کا مسئلہ درپیش ہے۔ وہ آج سے ڈیڑھ سو سال پہلے گزر چکی ہیں۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے تلك امة قد خلت لها ما كسبت ولكم ما كسبتم ولا تسئلون عما كانوا يعملون۔ (البقرۃ۔ آیت ۱۴۱) یعنی وہ ایک جماعت تھی جو گذر چکی۔ اُن کا کیا اُن کے لئے۔ اور تمہارا کیا تمہارے لئے۔ اور اُن کے کاموں سے تم نہیں پوچھے جاؤ گے آج اُن پر فتوئے لگانا بالکل بے سود ہے۔ جن معاصرین کو [illegible] کرے۔ اور [illegible] مسئلہ جمانے کے واسطے مرزا کمال محمد نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے۔ وہ تو مسیح [illegible] کی بیعت نہیں ہیں۔ اُن کے پیر۔ دادا پیر۔ پردادا پیر۔ سب مرد ہیں اس لئے یہ فتوے بالکل عبث ہے۔

نیز مستفتی نے اس میں جعل سازی سے بہت کام لیا ہے۔ بوجوہ ذیل اس [illegible] ہوتا ہے۔

۱۔ سوال لکھوا نوشہرہ ایک صحیح ہے۔ آگے لو مفتی [illegible]

• یعنی مخالف کو "جاہ ضلالت" میں [illegible] ہوتے ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible] کا جواب [illegible]

Marfat.com

۲ - مرزا طلا محمد نے فتوائے خود بنا کر اُس پر مولویوں کے نام لکھ دیئے۔ کیونکہ کوئی مفتی اپنے نام کے ساتھ توصیفی الفاظ مثلاً جناب۔ مولانا۔ مولوی۔ صاحب۔ سید القوم۔ خلیفہ آغا۔ اور شیخ وغیرہ نہیں لکھا کرتا۔ بلکہ فقیر۔ حقیر۔ احقر العباد۔ خادم شریعت وغیرہ لکھا کرتا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ سب عبارتیں اور مفتیوں کے نام مرزا نے خود لکھے ہیں۔

۳ - پیر فضل شاہ جلالپوری کے دستخط میں اُن کا والد پیر حیدر شاہ لکھا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اُس جعلساز کو پیر فضل شاہ کے والد کا نام نہیں آتا تھا۔ اگر فضل شاہ خود فتوائے لکھتے تو ضرور اپنے والد کا نام صحیح لکھتے۔ اور اپنے آپ کو فضل شاہ ولد مظفر شاہ لکھتے۔

۴ - بعض رکیک الفاظ اور بے ربط عبارتیں ثابت کرتی ہیں کہ یہ کسی اہل علم نے فتاوے نہیں لکھے۔ بلکہ مرزا طلا محمد کا بنا کارنامہ ہے

اب اصل جواب ملاحظہ ہو۔

مولوی غلام جیلانی پشاوری کے فتوائے کا جواب

قولہٗ۔ (عورتوں کی بیعت) جائز نہیں۔ کیونکہ مراد بیعت طریقت سے تکمیل دین اور شریعت ہے۔ اور عالم عورات کے ساتھ بیعت طریقت کرنے میں تکمیل دین اور شریعت ہونا بعید ہے۔ بلکہ مقدمہ بالعکس ہے۔ اس لئے کہ خود ناقص العقل والدین ہیں الخ

اقول - قرآن مجید اور احادیث شریف میں احکام خداوندی ذکور و اناث پر یکساں نافذ ہیں۔ اور امر و نواہی سے دو نو مکلف ہیں جس طرح امر معروف کرنا مرد کے لئے ضروری ہے۔ اسی طرح عورت کو بھی امر معروف کرنا ضروری ہے۔ اسی واسطے تمام صحابیات اور ازواج مطہرات نبوی، صحابہ کرام رض کی طرح احادیث روایت کرنے کی خدمت میں شریک تھیں۔ ہر وقت اور ہر شخص کو احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہنچانا ان پر لازم تھا۔ خصوصاً ام المومنین حضرت عائشہ

Marfat.com

صدیقہ رض جو بڑی عالمہ فاضلہ محدثہ فقیہہ تھیں۔ احکام شرعیہ کا چوتھا حصہ ان سے معلوم ہوا اور ایک جماعت کثیر نے صحابہ و تابعین میں سے اُن سے روایت کی ہے۔ کتب صحاح میں دو ہزار (۲۲۱۰) دو سو دس حدیثیں اُن سے مروی ہیں۔ ایسا ہی دوسری صحابیات سے احادیث کا ایک ذخیرہ مروی ہے۔ تو جب ہدایت ظاہری کے لئے مستورات کا مردوں کے آگے احادیث بیان کرنا جائز ہے تو تعلیم ذکر و شغل اور تزکیہ نفس جو ہدایت کا اعلیٰ جزو ہے۔ وہ کیونکر ناجائز ہو سکتا ہے۔ حالانکہ زمانہ خیر القرون میں اس کا ثبوت بھی پایا جاتا ہے جیسا کہ پہلے مفصل گزر چکا ہے۔

مولوی صاحب کا سب عورتوں پر یکساں حکم نافذ کر دینا کہ وہ ہر پہلو سے ناقص العقل والدین ہیں سراسر غلطی ہے۔ یہ حکم بعض مسائل فقہیہ کے رُو سے ہے جن کا تعلق ظاہر سے ہے قلبی معاملات و تصفیہ و تزکیہ سے اس حدیث کا کوئی تعلق نہیں۔ امر باطن میں عورتیں مردوں کے ساتھ ہمدوش ہیں۔ مرد بھی مرتبۂ ولایت سے مشرف ہو سکتا ہے۔ اور عورت بھی مرتبۂ ولایت پر فائز ہو سکتی ہے۔

جتنی تکمیل دین حضرت عائشہ صدیقہ سے ہوئی۔ اتنی دوسرے اکابر صحابہ سے بھی وجود میں نہ آئی۔ اگر فی الواقع ایسا ہی ہے جیسا کہ مجیب نے تحریر کیا ہے۔ تو جو لوگ کامل العقل والدین (مرد) تھے۔ ان کو ناقص العقل والدین (عورتوں کی) جماعت سے حدیثیں سننے اور مسائل پوچھنے اور علم حاصل کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ بلکہ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ کامل العقل والدین (مرد) جن صحابیات کے علم شرع میں محتاج تھے۔ وہ ان سے بھی کامل تھیں۔

کتب عقائد اہل سنت میں سب صحابہ کرام میں حضرت ابوبکر صدیق رض کا درجہ [illegible] چنانچہ اس فضیلت کی وجہ سے وہ تمام کامل العقل والدین لوگوں [illegible] حضرت شیخ عبدالقادر رض غنیۃ الطالبین میں لکھتے ہیں کہ حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رض باوجود جزو رسول ہونے کے حضرت ابوبکر صدیق رض سے افضل نہیں۔ تو پھر حضرت سیدہ رض ناقص العقل والدین [illegible]

Marfat.com

کیسے ہو سکتی ہیں جبکہ وہ اکمل الکاملین سے بھی افضل ہیں۔ ایسا ہی جو عورتیں اولیاء اللہ میں سے ہیں وہ عام مردوں سے افضل ہیں۔ ناقص العقل والدین ہونا امور قلبیہ کے متعلق ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اور بیعت کی غرض وغایت متعلق بقلب ہے۔ فافہم۔

قولہ۔ کما قال فی خازن تحت قولہ تعالیٰ الرجال قوامون علی النساء۔ الآیۃ ای مستسلطون علی تادیب النساء والاخذ علی ایدیھن۔

اقول۔ بندہ خدا۔ یہ امر خاص شوہروں کے لئے ہے کہ وہ اپنی منکوحہ عورتوں پر غالب وحاکم ہیں۔ نہ کہ ہر ایک مرد دوسروں کی عورتوں پر غالب ہے۔ اس آیت شریف سے نفی بیعت پر کوئی استدلال نہیں ہو سکتا۔

قولہ کما قال فی المدارک تحت قولہ تعالیٰ بما فضل اللہ بعضھم علی بعض الخ فضل اللہ ...... والنبوۃ والخلافۃ۔

اقول۔ مسئلہ تو شروع ہے کہ عورت مرد کو بیعت کر سکتی ہے یا نہیں۔ اور جواب یہ دے رہے ہیں کہ نبوت اور خلافت یعنی سلطنت عورت کو نہیں مل سکتی۔ چہ خوب۔ داناؤں کا قول ہے۔ "سوال از آسمان جواب از ریسمان"

قولہ۔ جیسے کہ حضرت ام المومنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ عالمہ فاضلہ ومسلم دہر تھیں۔ اُن سے بھی بیعت طریقت عورت سے لینی ثابت نہیں۔

اقول۔ جب حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رض اور حضرت امیمہ بنت خویلد رض سے ثابت ہے کہ انہوں نے عورتوں سے بیعت لی۔ تو اب یہ کہنا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رض سے بیعت لینا ثابت نہیں ایسا ہے جیسا کہ کوئی شخص کہے کہ حضرت ابوہریرہ رض یا ابوایوب انصاری یا بلال حبشی رض سے بیعت لینا ثابت نہیں۔ لہذا مردوں کو بیعت کرنا جائز نہیں۔

قولہ۔ اور نہ کسی مشائخ کرام نے کسی عورت کو خرقہ خلافت وسجادہ نشینی عنایت فرما کر حکم دیا۔

اقول - کیا خواجہ غریب نواز خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رح سے بڑھ کر بھی کسی شیخ کے حوالہ کی ضرورت ہے جبکہ انہوں نے اپنی بیٹی بی بی حافظہ جمال رح کو خرقہ خلافت عطا فرمایا۔ کما ہو فی خزینۃ الاصفیاء

- اور شیخ عبداللہ قرشی نے اپنی زوجہ کو خلیفہ بنایا۔ کما ھو فی لطائف المنن۔
- اور مخدوم شیخ ولایت شاہ ملتانی کے بعد بی بی راجی مسند نشین ہوئی۔ کما ھو فی انوار غوثیہ

مولوی عبدالرحمٰن گولڑوی کے فتوے کا جواب

قولہ - (بقول خواجہ فرید الدین گنجشکر رح از اقتباس الانوار) اگر عورت را خلافت و سجادہ مشائخ دادن روا بودے پس شرلیفہ را بدادم۔

اقول - اس سے مراد سجادہ نشینی ہے جو لفظ سجادہ مشائخ سے ظاہر ہے۔ تو [illegible] کی موجودگی میں واقعی سجادگی کی مستحق نہیں تھیں۔ اس سے خرقہ خلافت مراد [illegible] کیونکہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح نے اپنی صاحبزادی بی بی حافظہ جمال کو خرقہ خلافہ عطا کیا تھا۔ [illegible] اپنے شیخ الشیخ کے خلاف [illegible] کیسے ایسا ارشاد فرما سکتے تھے۔

[illegible] مولوی عبدالرحمٰن صاحب کا جواب فتوے لکھنا۔ [illegible] حضرت خواجہ پیر مہر علی شاہ صاحب چشتی نظامی کا دستخط [illegible] [illegible] بھی مجیب سے متفق نہیں۔

پیر فضل شاہ جلالپوری کے فتوے کا جواب

قولہ - یہ بالکل عدم الوقوع ہے یعنی کسی جگہ نہیں پایا گیا [illegible]

اقول - عدم الوقوع کیسے [illegible]

[illegible] ان عورتوں کو خلافت ملی [illegible] انہوں نے [illegible]

[illegible] کی دلیل [illegible]

[illegible]

Marfat.com

تو آپ نے یہ فتوائے دیا۔ اگر نہ سنا ہوتا تو جواب کیسے لکھتے۔

قولہ۔ اور اگر وقوع میں آیا ہو تو صریحاً ناجائز ہے کیونکہ عورتوں کو حکم ستر ہے۔ نہ غیر محرموں کو بیعت کرنے کا۔

اقول۔ اگر عورتوں کے مردوں سے بیعت لینے میں ستر میں فرق آتا ہے۔ تو کیا اُس وقت فرق نہیں آتا جب وہ کسی غیر محرم مرد کی خود بیعت ہوتی ہیں۔ جس طرح خود پردہ میں بیٹھ کر بیعت ہوتی ہیں، اسی طرح خود پردہ میں رہ کر زبانی طور پر مردوں کو بیعت بھی کر سکتی ہیں۔
صرف غیر محرموں کی بیعت کی نفی کرنے سے معلوم ہوا کہ آپ کے نزدیک عورت اپنے محرموں کو بیعت کر سکتی ہے۔

میاں عبدالحکیم پشاوری کے فتوای کا جواب

قولہٗ۔ خلافت و امامت صغرٰی میں رجولیت و کمال عقل و کمال دین کا ہونا لازمی ہے۔

اقول۔ سوال تو خلافت و اجازت و بیعت طریقت کا ہے۔ اور آپ مسئلہ خلافت و امامت کو چھیڑ رہے ہیں۔ واہ سبحان اللہ۔

پشاوری نوشاھی فقیروں کے فتوائے کا جواب

قولہٗ۔ کسی وجہ سے سجادہ خلافت و مشائخت طریقت پر عورت کا متمکن ہو کر مردوں کو بیعت کرنا جائز نہیں۔ اور نہ ہی کسی کتاب میں دیکھا گیا ہے۔

اقول۔ مذکورہ بالا کتابوں کے مستند حوالوں سے عورتوں کا خلافت پانا تحریر ہو چکا ہے۔ ان کو دیکھ لیتے تو جواز کا پتہ لگ جاتا۔ آپ صاحبان نے بے سوچے سمجھے انکو مہر لگا دیئے۔

مولوی محمد الدین نقشبندی جہلمی کے فتوائے کا جواب

قولہ۔ اہل طریقت کے زمرہ کے عمل میں یہ شاخ گمراہی جو پیوند پا چکی تھی۔ الخ

اقول۔ مولوی صاحب۔ اگر یہ گمراہی ہے تو حضرت فاطمہ زہرا کا اپنے فرزند حضرت امام حسن رض کو خلافت دینا۔ اور حضرت بی بی حاج رح کا شیخ نوجمال نوشہ مسلم کو مرید کرنا۔ اور بی بی حافظہ جمال

Marfat.com

دختر خواجہ معین الدین کا آگے اپنا سلسلہ چلانا۔ کیا معنے رکھتا ہے۔ کیا ان سرچشمہ سیادت مستورات کو جو کمال اولیاء اللہ سے تھیں، آپ گمراہ تصور کریں گے۔ اعاذنا اللہ من ھذہ العقائد۔

شیخ فضل حسین بھلوالی کے فتوے کا جواب

قولہٗ بیعت نساء شرعاً و طریقتاً جائز نہیں۔

اقول۔ واہ جی شیخ صاحب کیسی مہمل عبارت لکھی ہے۔ نہ پتہ چلتا ہے کہ عورتوں کو مردوں سے بیعت ہونا جائز نہیں، یا کہ عورتوں کا مردوں کو بیعت کرنا جائز نہیں۔ پھر شرعاً و طریقتاً کا لفظ لکھ دیا مگر کوئی شرعی یا طریقتی جواز نہیں دیا۔

مولوی محمد غفور پشاوری کے فتوے کا جواب!

قولہٗ۔ خلافت حق خلفائے راشدین اور ان کے جائز جانشینوں کا ہے۔

اقول۔ بار بار وہی الفاظ دہرانے کچھ معنے نہیں رکھتے جس خلافت کو آپ [illegible] لکھتے ہیں، وہ سلطنت و امارت ہے، نہ خلافت طریقت۔

قولہٗ۔ بعد رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ بیعت علمائے ربانی کے لئے ہے۔

اقول۔ مولوی صاحب آپ کے نزدیک علمائے ربانی [illegible]

[illegible] انہوں نے فتوے مذا کی تصدیق و تصحیح کی ہے۔ ان کی [illegible] ظاہر ہے۔ اور کیا علمائے ربانی آپ کے خیال [illegible]

[illegible] طلب العلم [illegible]

[illegible]

فرمایا۔ جیسا کہ معمولات مظہریہ سے تحریر ہو چکا ہے۔

قولہ۔ بعد خلافت راشدہ کے حضرت فاطمہ بنت حضرت حسن مثنیٰ رض سے کوئی امر ارِ بیعت میں احق تر نہ تھا۔

اقول۔ حضرت فاطمہ رض کو بلا دلیل ہی آپ نے احق تر بنا دیا۔ حالانکہ حدیث کی کسی کتاب میں ان کا مستحق بیعت ہونا تحریر نہیں۔

قولہ۔ پھر ان کے بعد حضرت رابعہ بصری و حضرت رابعہ عدویہ ہی اس کام کو کرتیں۔

اقول۔ مولوی صاحب کو اسقدر بھی علم نہیں کہ رابعہ بصری اور رابعہ عدویہ دو علیحدہ علیحدہ وجود نہیں تھے۔ بلکہ وہی رابعہ بنی عدی کے خاندان سے تھیں۔ اور بصرہ میں سکونت رکھتی تھیں۔ اس لئے رابعہ بصری یا رابعہ عدویہ کے نام سے مشہور ہوئیں۔

ایسے کم علم مولوی کو فتوے لکھنے کا کیا حق حاصل ہے۔

حضرت رابعہ بصری رح کو حضرت خواجہ حسن بصری رح سے خلافت حاصل تھی۔ جیسا کہ مسالک السالکین سے تحریر کیا جا چکا ہے۔ اگر انہوں نے کسی کو بیعت نہ بھی کیا ہو تو ان کی خلافت میں فرق نہیں آسکتا۔ کیونکہ لوگوں کو ضرور ہی بیعت کرنا خلافت کے شرائط سے نہیں۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کسی کامل مرد کو اپنے شیخ سے خلافت حاصل ہوتی ہے۔ لیکن وہ کسی کو بیعت نہیں کرتا۔ جیسا کہ خلفائے خواجہ حسن بصری رح میں سے محمد بن واسع تھے۔

حدیث شریف میں وارد ہے۔ طالب الدنیا مؤنث وطالب العقبیٰ مخنث وطالب المولیٰ مذکر۔ دنیا کا جو بھی طالب ہے وہ عورت ہے۔ خواہ وہ بظاہر مرد ہو۔ اور عقبےٰ کا جو بھی طالب ہے وہ مخنث ہے خواہ وہ بظاہر مرد ہو یا عورت ہو۔ اور مولیٰ کا طالب حقیقت میں مرد ہے خواہ وہ بظاہر عورت ہو۔ تو ثابت ہوا کہ طریقت میں جو عورت طالب مولیٰ ہے وہ مرد کا حکم رکھتی ہے اور اسکو خلافت بھی ہو سکتی ہے۔ اور وہ لوگوں کو مرید بھی کر سکتی ہے۔ اور اس کا نام شجرہ میں داخل ہو سکتا ہے۔

میں نے اس مسئلہ کو اپنے رسالہ تذکرہ مہر نواب میں بڑی شرح و بسط سے بیان کیا ہے۔

Marfat.com

(۶۴)

نور اللہ

حضرت مولانا سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات

آپ حضرت مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی کے فرزند اکرم مرید و خلیفہ اعظم و سجادہ نشین تھے۔ ابن سید حافظ جمال اللہ فقیر اعظم بن سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق بن شیخ الاسلام حضرت سیدنا حافظ حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری قدس اسرارہم۔

آپ کے مفصل حالات اس سے پہلے شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات نوشاہیہ کے پہلے اور دوسرے طبقہ میں لکھے جا چکے ہیں۔ نیز آپ کی مفصل سوانح [illegible] رسالہ تحیفہ نور لکھی گئی ہے۔

تصنیفات

آپ بڑا مصنف تھے۔

۱۔ فتاوی نوشاہیہ موسوم بہ نور الفتاوے یہ عربی زبان میں [illegible]
کا مجموعہ ہے۔ علماء فقہ حنفی کی کتابوں کی عبارتیں درج ہیں۔

۲۔ اصطلاحات صوفیہ یہ فارسی زبان میں [illegible]

۳۔ والسلام قرآنی [illegible]

[illegible]

[illegible]

۴۔ [illegible]

[illegible]

« بعد از حمد و ثنائے ایزد متعال و نعت حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین میگوید بندہ نور اللہ کہ این چند اوراق در قانون آداب و القاب برائے مبتدیان بعبارت سادہ و سلیس بقلم آمد تا ہر کہ یاد گیرد بآسانی تحریر تواند کرد »

یہ رسالہ میں نے گیارہویں محرم ۱۳۸۷ھ ایکہزار تین سو ستاسی ہجری میں مرتب کیا۔ اُسی سال سولہویں [16] محرم کو صاف لکھا گیا۔ جو میرے پاس موجود ہے۔

۵۔ **رقعاتِ نور اللہ** | اس میں تریسٹھ [63] رقعے ہیں۔ تمام رقعات میں الگ الگ صنعتیں ہیں۔ تمام حروف تہجی میں قافیہ بندی ملحوظ رکھی ہے۔ اس کا آغاز اس طرح پر ہے۔

« بعد حمد خدا و نعت حبیب کبریا۔ از فقیر نور اللہ این رقعات در معرض تحریر آمدہ اند »

یہاں ایک رقعہ میں سے سین والے قافیہ میں سے چند سطور لکھی جاتی ہیں۔

« مونس بیکساں کیاس بحر السماس منبع الماس محمد الیاس جی۔ در پاس انفاس خوش لباس بودہ عطاس رو شناس سالم حواس باد۔ از محمد عباس از دسواس وا از انجاس اجناس کہ بیرون شان چوں سیم و درون شان مثل نحاس باشد یا بصورت ناس و سیرت خناس "الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس" ۔ از الحمد رب الناس ملک الناس۔ الٰہ الناس ۔ کلام گردد »

یہ نسخہ میں نے انتیسویں [29] رجب ۱۳۸۷ھ ایکہزار تین سو ستاسی کو نقل کیا۔ جو میرے کتبخانہ میں موجود ہے۔

۶۔ **مکتوباتِ نور اللہ** | اس میں سات مکتوب ہیں۔ جن میں تصوف کے حقائق کا بیان ہے یہ رسالہ میں نے ستائیسویں [27] رجب ۱۳۶۰ھ ایکہزار تین سو ساٹھ ہجری کو مرتب کیا تھا۔ اور بائیسویں [22] شعبان ۱۳۸۷ھ ایکہزار تین سو ستاسی ہجری کو میں نے صاف کر کے لکھا۔ جو میرے پاس موجود ہے۔

۷۔ **حقائقِ نوریہ** | آپ کی متفرق تحریرات کو اکٹھا کر کے میں نے پندرہویں [15] شعبان ۱۳۶۰ھ

Marfat.com

ایکہزار تین سو ساٹھ ہجری کو مرتب کرکے چودہ (۱۴) ابواب میں بنام حقائق نوریہ موسوم کیا۔ جو یہ ہیں

۱۔ قرآن ۲۔ حدیث ۳۔ فقر ۴۔ تصوف ۵۔ وظائف ۶۔ اعداد الوفق ۷۔ عملیات

۸۔ تاریخ ۹۔ طب ۱۰۔ لغات ۱۱۔ تصانیف ۱۲۔ تحریرات ۱۳۔ نظم ۱۴۔ دستخط۔

اعتراف کمال | اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ صاحب نوشاہی ساہنپالوی رح نے کتاب فیض محمد شاہی جلد ہشتم میں آپ کی شان میں یہ آیت شریف لکھی ہے۔

"یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکٰفرون" [1]

اولاد | آپ کے دو (۲) بیٹے تھے۔

۱۔ مولانا سید حافظ الٰہی بخش صاحب مظہر حق رح

۲۔ سید خدا بخش صاحب رح

تاریخ وفات | سید حافظ نور اللہ صاحب کی وفات بعمر بیاسی (۸۲) سال چھٹی صفر المظفر ۱۲۲۹ھ ایکہزار دو سو انتیس ہجری مطابق اٹھائیسویں (۲۸) جنوری ۱۸۱۴ء ایک ہزار آٹھ سو چودہ عیسوی میں بعہد سلطنت ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بن شاہ عالم ثانی بن عالمگیر ثانی ہوئی۔ حکومت دہلی پر اس کا نواں سال تھا۔

اور حکومت لاہور پر راجہ رنجیت سنگھ کا چودہواں سال تھا۔

مدفن | آپ کا مزار ساہنپال شریف ضلع گجرات۔ گورستان نوشاہیہ میں حضرت نوشہ صاحب کے روضہ اقدس سے مغرب کی جانب ہے۔

مادہ تاریخ

"مہر کشور حشمت" ۱۲۲۹ھ

---

[1] فیض محمد شاہی قلمی جلد ۸۔ صفحہ ۲۵۸ تحریر ۲۰ ماگھ ۲۰۱۲ب شرافت۔

Marfat.com

(٦٥)

نور شاہ

بابا نور شاہ ۔ جھنگی نور شاہ والے رح

آپ حضرت بابا ماھی شاہ صاحب رح ساکن جھنگی ضلع ہوشیارپور کے مرید و خلیفہ تھے
فقرا میں خاص مرتبہ تھا۔

صاحب تذکرۃ المشائخ نے لکھا ہے۔

"بابا نور شاہ ۔ بڑے کامل ولی اللہ عابد زاہد پابند شرع گزرے ہیں۔ ان کا مزار جھنگی نور شاہ میں ہے ۔ جو متصل موجوداں بلاکی ہے۔ اور وہاں کا ڈاکخانہ بھنگالہ شہاں ہے۔ اور ضلع ہوشیارپور ہے۔ وہاں بھی گورنمنٹ کی طرف سے اراضیات بنام خانقاہ اندراج کاغذات ہے۔ اور وہاں آموں کے درخت بے بہا ہیں۔ اور دیگر اجناس کے درخت بھی بے شمار ہیں۔ اور سنگترہ ۔ گلاب چنبیلی وغیرہ بہت ہیں۔ اور ۱۹۲۹ء / ۱۳۴۸ھ میں ایک عالی شان مسجد ان کے سرپرستوں نے بنوائی ہے۔ اور مکان کے ارد گرد ایک نہر رواں ہے۔ اور وہاں پر ترقی بہت ہے۔ کوئی شخص مکان سے درخت نہیں کاٹتا ۔ اور وہاں کے مالک صرف ڈھی ہیں۔ اور ان کے گھر متصل دربار ہیں۔ اور واحد مالک ہیں۔ اور ان میں طبابت کا سلسلہ جاری ہے۔"

Marfat.com

(۶۶)

نور محمد

بابا نور محمد بدو کی والہؒ

یہ حضرت میاں محمد زماں ولد ابراہیم عرف عبدالرحیم رحمانی بھڑی والہؒ کا مرید تھا ہر سال عرس بھڑی شاہ رحمان پر ایک مانی غلہ گندم (آٹھ من پختہ) نذرانہ کیا کرتا۔ اور موضع بدو کے سیکھواں ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتا۔ کاشتکاری کیا کرتا اور ہر جمعرات کو اپنے پیر کی زیارت کو جایا کرتا۔ شریعت اور طریقت کا پابند تھا۔

Marfat.com

ھ

(۶۷)

ہاشم شاہ

شیخ ہاشم شاہ تھرپالوی ؒ

آپ کا نام محمد ہاشم مشہور ہاشم شاہ تخلص ہاشم تھا۔ آپ حضرت حاجی محمد شریف جگدیو والے کے فرزند اکبر اور مرید و خلیفہ و سجادہ نشین تھے۔

کتاب پنجابی صوفی پوئٹس میں آپ کے والد کا نام قاسم شاہ لکھا ہے۔ اور فاضل پنجابی گائیڈ میں حاجی معصوم شاہ تحریر ہے۔ مگر یہ دونو صحیح نہیں۔ قاسم شاہ تو آپ کا چھوٹا بھائی تھا۔ اور معصوم شاہ کے متعلق پتہ نہیں کہ وہ کون شخص تھا۔ صحیح یہ ہے کہ آپ کے والد صاحب کا اسم گرامی حاجی محمد شریف تھا۔ جیسا کہ خود آپ اپنی ولدیت کتاب چہار بہار کے دیباچہ میں اس طرح بیان کرتے ہیں "احقر الزمان محمد ہاشم ولد حضرت حاجی الحرمین حاجی محمد شریف میگوید"

خاندان کی تحقیق | آپ کی قومیت کے متعلق اختلاف ہے۔

۱۔ لاجونتی رام کرشن نے کتاب پنجابی صوفی پوئٹس میں لکھا ہے۔

"آپ جگدیو میں بڑھئی کا کام کرتے تھے۔"

۲۔ شمیم چوہدری۔ پنجابی ادب و تاریخ میں لکھتے ہیں۔

"ہاشم باپ کی طرح فقیری، پیری مریدی۔ اور حکمت کے ساتھ نجاری (بڑھئی) کا کام کرتے رہے۔"

۳۔ پروفیسر شبیر احمد صدیقی ایم اے نے فاضل پنجابی گائیڈ میں لکھا ہے۔

"آپ قریشی نسل تھے اور بڑھئی کا کام کرتے تھے۔"

Marfat.com

۴۔ ماسٹر غلام نبی لاہوری نے تذکرہ ہاشمیہ میں آپ کا نسب گیلانی سادات سے ملایا ہے۔ اور اس طرح درج کیا ہے۔

"سید محمد ہاشم شاہ بن سید حاجی محمد شریف بن سید محمد بن سید عبداللہ بن سید عبدالرحمٰن بن سید موسیٰ بن سید محمد بن سید موسیٰ بن سید صالح بن سید عبدالعزیز بن سید عبداللہ بن سید مسعود بن سید احمد بن سید عبدالسلام بن شیخ سید عبدالوہاب بن سید ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی رح"

لیکن یہ شجرہ نسب صحیح نہیں، کیونکہ سید مسعود بن سید احمد گیلانی رح کا کوئی بیٹا سید عبداللہ نام نہیں تھا۔ حضرت سید سعد اللہ موسوی رضوی نے کتاب بحر السرائر میں، اور قاضی برخوردار ملتانی رح نے کتاب غوث اعظم میں لکھا ہے کہ سید مسعود کے بیٹے سید ابوالحسن علی کے سوا اُن کی کوئی نسل جاری نہیں ہوئی۔

نیز آج تک آپ کی اولاد کے بزرگوں نے اپنے نام کے ساتھ گیلانی کا لفظ کبھی نہیں لکھا۔ اور نہ ہی آپ کے معاصرین یا ہمسایہ لوگوں نے ان کو گیلانی یا سید تسلیم کیا ہے۔

ماسٹر غلام نبی صاحب آپ کی اولاد میں سے ہیں۔ باوجودیکہ تذکرہ ہاشمیہ میں نسب نامہ درج کیا ہے۔ تاہم کسی نام کے ساتھ گیلانی لکھنے کی جرأت نہیں کر سکے۔ اور نہ ہی ضمیر نے اس کی اجازت دی ہے۔

تاریخ ولادت | آپ کے سال پیدائش میں بھی اختلاف ہے۔

مولا بخش کشتہ نے "پنجابی شاعراں دا تذکرہ" میں۔ اور لاجونتی رام کرشن نے "پنجابی صوفی پوئٹس" میں۔ اور پروفیسر بشیر احمد صدیقی نے "فاضل پنجابی گائیڈ" میں۔ اور شمیم .... "پنجابی ادب و تاریخ" میں لکھا ہے کہ ہاشم شاہ کی ولادت ۱۱۶۶ھ ایک ہزار ایک سو چھیاسٹھ ہجری میں ہوئی۔ اس کے مطابق ۱۷۵۳ء ایک ہزار سات سو ترپن عیسوی تھا۔ مقام پیدائش جگدیو کلاں۔

لیکن ماسٹر غلام نبی لاہوری نے تذکرہ ہاشمیہ میں آپ کی ولادت ۱۲ بارہویں جمادی ۱۱۴۸ھ

ایکہزار ایک سو اٹھتالیس ہجری ۔ مطابق آٹھویں دسمبر ۱۷۳۵ء ایکہزار سات سو پینتیس عیسوی میں بمقام مدینہ منورہ لکھی ہے ۔ اور تحریر کیا ہے کہ آپ بعمر چار سالہ اپنے والد صاحب کے ہمراہ ہندوستان میں بمقام جگدیو ضلع امرتسر آئے ۔

تحصیل علوم آپ نے ابتدا میں علوم متداولہ میں خاصی مہارت حاصل کی ۔ فقہ ۔ اصول حدیث ۔ تفسیر ۔ منطق ۔ فلسفہ ۔ ادب ۔ عروض میں کافی ملکہ پایا ۔ علوم معقول اور منقول کا یہ حال تھا کہ بڑے بڑے کہنہ مشق شاعر ۔ سخن طراز ۔ فصیح و بلیغ آپ کے سامنے زانوئے ادب تہہ کرتے تھے ۔ آپ کے ساتھ کسی کو مقابلہ کی طاقت نہ تھی ۔ [1]

پروفیسر شبیر احمد صدیقی نے لکھا ہے کہ "ہاشم شاہ نے فارسی اور عربی تعلیم اس زمانے کے علمی مرکز قصور میں جا کر حاصل کی ۔ علم رمل اور نجوم امیر اللہ بٹالوی رح سے پڑھا ۔ حکمت میں بھی ید طولیٰ حاصل تھا ۔" [2]

فیضان طریقت پنجابی ادب و تاریخ میں ہے کہ " ہاشم شاہ کی عمر چودہ[14] پندرہ[15] سال تھی کہ والد کا آخری وقت آگیا ۔ چارپائی پر لیٹے اسبغول کی پوٹلی چوس رہے تھے کہ خادم نے ہاشم کا ذکر کیا ۔ آپ نے فرمایا اُسے بلاؤ ۔ جب ہاشم قریب آئے ۔ تو اپنے منہ سے پوٹلی نکال کر اُن کے منہ میں رکھدی جس سے اُن پر وجد کی کیفیت طاری ہوگئی ۔ اور اُن کا ذہن کھل گیا ۔ اس سے پہلے تعلیم کی طرف توجہ بہت کم تھی ۔ مگر اب جو کتاب پڑھنا چاہتے فرفر پڑھ لیتے ۔ "

تذکرہ ہاشمیہ میں ہے " جب آپ کے والد صاحب کا وقت وفات قریب ہوا تو انہوں نے آپ کو پاس بُلا کر اپنے سینہ مبارک پر لٹایا ۔ اور آپ کی پیشانی پر بوسہ دیا ۔ اور تمام نعمت باطنی آپ کو عطا فرمادی ۔ "

---

[1] تذکرہ ہاشمیہ صفحہ ۱۵ [2] فاضل پنجابی گائیڈ صفحہ ۲۰۹ شرافت ۔

Marfat.com

ذکر و شغل | آپ کا شغل یادِ الٰہی اور تبلیغ دینِ حق تھا۔ فرائض عبادت کے بعد آپ کا روزانہ یہ کام تھا کہ آپ اپنے شاگردوں اور ملنے والوں کو ظاہری اور روحانی تعلیم دیتے اور مختلف قسم کی مذہبی اور دنیاوی مشکلات کا حل بتاتے۔ قریباً بالتعداد اشخاص کا اجتماع ہمیشہ اور ہر وقت رہتا۔ ؎[۳]

لنگر کا اجراء | مستحرات و رجوعات خلائق بہت تھی۔ روزانہ پانسو آدمی آپ کے دستر خوان پر کھانا کھاتا تھا۔ آپ کے مطبخ میں چار آدمی کام کرتے تھے۔ ؎[۴]

عبادت و ریاضت | آپ طہارت پسند تھے۔ ہر وقت باوضو رہتے۔ عبادت و ریاضت میں معروف رہتے۔ اکثر روزہ رکھتے۔ نماز فریضہ کے علاوہ دن رات مراقبہ اور مشاہدہ میں رہتے۔

اخلاق و عادات | آپ ازحد مہمان نواز تھے۔ مہمانوں کو کھانا اپنے ہاتھ سے کھلاتے۔ سچ بولتے۔ وعدہ کو پورا کرتے۔ مجسم دل نیک طبیعت تھے۔ اخلاق حمیدہ رکھتے۔ مرتاض مجاہد۔ زاہد۔ شب بیدار تھے۔

رعب و جلالیت | آپ کا چہرہ بارعب تھا۔ حکام وقت بھی نظر بھر کر آپ کی طرف نہیں دیکھ سکتے تھے۔ اور کلام کے وقت بڑے بڑے سپہ سالاروں اور اہل سطوت پر رعب پڑ جاتا تھا۔ بڑے بڑے حاکم اور فیل سوار ادب سے پابوس ہوتے۔

جاگیریں | مہاراجہ رنجیت سنگھ نے مختلف جگہوں پر حسب ضرورت جاگیریں آپ کو دی تھیں موضع جگدیو۔ نتھریال۔ خطرائی۔ کندووالی۔ اور ملک پور میں آپ کو زمینیں ملی ہوئی تھیں

عشق غوثیہ | آپ کو حضرت غوث اعظم رضہ سے روحانی تعلق تھا۔ ان کی مدح میں بہت کچھ لکھا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔ ؎

ثنائے محی الدین ایمان و دین ست | وظیفہ ہر ولی عابد ہمین ست
بہ بیند الامکاں کو راہ جوید | بزیر سایۂ اقبال او بید

؎[۳] ؎[۴] تذکرہ ہاشمیہ صفحہ ۱۶ ؎ ایضاً صفحہ ۱۸ شرافت

Marfat.com

کسے کو ہست زیر سایۂ آں　　نخواہد جام جم مُہر سلیماں
زمینے کاندراں یک لحظہ بنشست　　بہ کونین را چوں کعبہ ہست
بجاں بخشی کہ عیسٰی را عزیز ست　　چہ ہست ایں از علامانش بہ در دست
اگر یوسف رخ پیرم ببیند　　زلیخا دار در راہش نشیند
جہاں را مہر و ماہ کردست آباد　　دلاں را رونق ست از نور نوباد ؎۶

حضرت نوشہ صاحب رح سے عقیدت | حضرت نوشاہِ عالیجاہ رح کے ساتھ آپ کو بڑی محبت اور عقیدت تھی۔ اور فیضانِ نوشاہی سے معمور تھے۔ کتاب چہار بہار میں یہ توصیف لکھی ہے۔

؎

چہ خوش میخانۂ دہ گنج بخش ست　　خودی دیگر ہمی را گنج بخش ست
ہر آنکو جرعہ خورد از جام نوشہ　　شدہ منصور از انعام نوشہ
بداں زیں گنج بخش اوراگویند　　بیابند از سگانش آنچہ جویند
نگاہش مفلساں را گنج بخشد　　ہزاراں ضعفہا را بر بہ بخشد
جہاں یک عالم از بدعت بری کرد　　عروس فقر را زیورگری کرد
پرستندہ شریعت را چناں شد　　نہالِ دین احمد زد جواں شد
چہ کردہ شاہ پیری و در ہوا شد　　ہزاراں عارفاں را پیشوا شد
گذشتہ از عرصۂ ملکوت و لاہوت　　کہ از تربتش دا ماند ملکوت
چناں آں آتش عشقش بردہ ست　　ہراساں زو دل مجنوں بگریست
چہ ابر رحمتش بارید بر عام　　بہ دریا طعن زاں شد ہر یکے جام

نگاہِ صیقل نوشہ قلندر
دلم را کرد آئینہ سکندر

؎۶ چہار بہار قلمی ۱۲ شرافت

Marfat.com

حلیہ و لباس | آپ کا قد میانہ۔ رنگ گندم گوں۔ خوش شکل۔ لاغر بدن تھے۔ سر پر سبز دستار۔ لمبا چوغہ پہنتے۔ اور بھاری شلوار برنگ سیاہ۔ پاؤں میں جوتا پہنتے

کرامات

مریضوں کو شفا | ایکمرتبہ آپ کے زمانہ میں سخت وبا پھیلی جس سے ہزاروں لوگ دنیا سے چل بسے۔ آپ نے منادی کرا دی کہ جو مریض ہمارے کنوئیں سے پانی پئے گا۔ اللہ تعالیٰ اُسے شفا بخشے گا۔ چنانچہ سینکڑوں آدمی پانی لے جاتے۔ اور شفا پاتے۔

ایک جذام والی عورت کا شفا پانا | ایک برہمن عورت کو جذام ہو گیا تھا۔ جو کسی طبیب سے اچھا نہ ہوا۔ گھر والوں نے بھی اُسے نکال دیا۔ جب اُسے کوئی جائے پناہ نہ ملی تو آپ کے دولت کدہ پر حاضر ہوئی۔ آپ نے اُس کا علاج کیا تو وہ تندرست ہو گئی۔ اور آپ کے گھر کی خادمہ بن گئی۔

شاہی دربار میں عزت | جب اُس عورت کے گھر والوں کو اُس کی صحت کا پتہ چلا تو وہ اُس کو لینے آئے۔ اُس نے جانے سے انکار کر دیا کہ میں تو اب شاہ صاحب کی خادمہ ہو چکی ہوں۔ اُس وقت اس کے وارثوں نے راجہ رنجیت سنگھ کے دربار میں شکایت کی کہ ہماری عورت پر ہاشم شاہ نے قبضہ کر لیا ہے۔ چنانچہ اُس نے راجہ دینا ناتھ اور دیوان ساون مل کو حکم دیا۔ انہوں نے جرنیل بدھ سنگھ کو مع ایک فوجی دستہ کے بھیجا۔ وہ آپ کو گرفتار کر کے شالامار باغ جیل میں لے گئے۔ آپ چند روز وہاں رہے۔ آپ نے حضرت غوث اعظم کی مدح میں یہ اشعار کہے ؎

تم بخشو فقر فقیراں نوں   تم دیکھو حال اسیراں نوں
تم شاد کرو دلگیراں نوں   تم کرو خلاص اسیراں نوں
یا حضرت شاہ غوث الاعظم جی

آخر ایک رات راجہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ تشریف لائے ہیں اور ...

Marfat.com

کر دیا ہے۔ راجہ نے جب دن کو پتہ کیا تو واقعی سب قیدی رہ تھے اور آپ بھی باہر پھر رہے تھے۔ راجہ کو اُس وقت سر میں سخت درد ہو رہا تھا حکیموں کے علاج سے کوئی فائدہ نہ ہوا تھا۔ ہاشم شاہ نے اسوقت شرخ مرچوں کو پیس کر اُس کا لیپ کر دیا۔ راجہ کو اسی وقت آرام آگیا۔ راجہ آپ کو دربار میں ساتھ لے آیا اور نہایت اعزاز و اکرام سے مسند خاص پر بٹھایا۔ اور ایک جوڑا مرصع اور کچھ نقدی نذرانہ میں دیا۔ ۲۴

برہمنوں کا اسلام قبول کرنا وہی برہمن مذکور آپ کا مخالف تھا۔ ایکدن پچیس[۲۵] آدمیوں کو لے کر قتل کرنے کے ارادہ سے آپ کے مکان میں داخل ہوا۔ آگے کمرہ خالی پایا۔ سخت حیران ہو کر پیچھے ہٹا۔ تو آپ نے پیچھے سے آواز دی۔ تو جب اُس نے دیکھا۔ تو آپ وہاں موجود تھے۔ اس کرامت سے متاثر ہو کر وہ سب مسلمان ہو گئے۔ ۲۵

ایک غائب کو حاضر کرنا جنرل بدھ سنگھ کا لڑکا گم ہو گیا۔ بہت تلاش کی۔ مگر وہ کہیں سے نہ ملا۔ آپ کی خدمت میں آیا۔ آپ نے فرمایا۔ جاؤ وہ تمہارے گھر پہنچ گیا ہے جب وہ گھر گیا تو لڑکے کو موجود پایا۔

دریا سے پایاب گذرنا ایکدفعہ آپ دریائے راوی کو پار کرنے کے لئے گھاٹ پر پہنچے۔ ملاحوں نے کشتی پر سوار نہ کیا۔ اور کشتی چلا دی۔ آپ نے ساتھیوں کو ہمراہ لیا اور دریا سے پایاب گذر گئے۔

شاعری

آپ بلند پایہ شاعر تھے۔ فارسی پنجابی اور ہندی میں اشعار کہا کرتے۔ آپ کو نظم و نثر دونوں میں پوری مہارت و قابلیت تھی۔ آپ کے اشعار و غزلیات و مناجات و دوہیات و سی حرفیاں وغیرہ کو اہل اسلام کے علاوہ دوسرے مذاہب کے شعرا اور علما بھی بہت پسند کرتے ہیں۔

---

۲۴ فاضل پنجابی گائیڈ۔ تذکرہ ہاشمیہ ص۲۲۔ ۲۵ ایضاً ص۲۲۔ شرافت

Marfat.com

رنجیت سنگھ کا درباری شاعر ہونا

بابا بدھ سنگھ نے آپ کو راج کوی (یعنی درباری شاعر ملک الشعرا) لکھا ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ ہاشم شاہ، فقیر عزیزالدین کا گہرا دوست تھا۔ لیکن ہاشم شاہ نے اپنی شاعری میں کہیں رنجیت سنگھ یا عزیزالدین کا نام نہیں لیا۔ ڈاکٹر موہن سنگھ نے بھی آپ کو راج کوی (درباری شاعر) لکھا ہے۔

شمیم چوہدری۔ پنجابی ادب دی تاریخ میں لکھتے ہیں: "ہاشم شاہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے درباری شاعر تھے۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کی طبیعت جب ذرا پریشان و اداس ہوتی تو آپ کو بلا لیتے اور شعر سنتے رہتے۔"

پروفیسر بشیر احمد صدیقی ایم اے۔ فاضل پنجابی گائیڈ میں لکھتے ہیں: "بعض کا خیال ہے کہ آپ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے درباری شاعر تھے بعض اسے تسلیم نہیں کرتے۔ دربار میں رسائی کے متعلق ایک واقعہ بہت مشہور ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جب مہاراجہ رنجیت سنگھ کے والد سردار مہان سنگھ مر گئے تو ہاشم نے دربار میں ایک نظم پڑھی۔ جو مہاراجہ کو بہت پسند آئی اس کے بعد مہاراجہ کی فرمائش پر قصہ سسی یوں لکھا اور سب سے پہلے دسہرہ دربار رام باغ امرتسر میں سنایا۔"

کتاب انسائیکلوپیڈیا نیا ایڈیشن مطبوعہ فیروز سنز لمیٹڈ لاہور ۱۹۶۸ء کے صفحہ ۱۴۹۲ میں ہے۔ "(ہاشم) مہاراجہ رنجیت سنگھ کے درباری شاعر بھی تھے۔ مہاراجہ نے ان کو جگدیو کلاں اور جنڈیالہ کے قریب موضع تھریال میں جاگیریں عطا کی تھیں۔"

حکومت کے خلاف حق گوئی

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آپ کو حکومت سے کوئی سروکار نہ تھا۔ اور آپ حاکموں کے افعال اور کارناموں پر کڑی نکتہ چینی کرتے تھے۔

لاجونتی رام کرشن۔ کتاب پنجابی صوفی پوئٹس میں یوں لکھتی ہیں: "یہ بات کہ ہاشم مہاراجہ رنجیت سنگھ کے درباری شاعر تھے۔ یا ان کے فقیر عزیزالدین سے گہرے مراسم تھے پایۂ ثبوت تک نہیں پہنچی۔"

Marfat.com

ڈاکٹر فقیر محمد فقیر لکھدے ہیں "دو وجہ دھڑے دا ایہہ خیال اے کہ اوہ (ہاشم) مہاراجہ رنجیت سنگھ دے دربار نال کوئی تعلق واسطہ نہیں رکھدے سن۔ اک وڈا صوفی نے درویش ہوندیاں ہویاں عمر بڑے مان نال گذاری اے۔ تے ویلے دے بادشاہواں نے مہاراجیاں دے قصیدے لکھن دی تھاں اوہناں دی جنگی کھنڈ شہید رہے نیں۔

ص

کہو کجھ حال حقیقت ہاشم ہن دیاں بادشاہاں دی
ظلموں کوک گئی اسمانیں دکھیاں روز دلاں دی
آدمیاں دی صورت دسدی خوف خداؤں کورے
ظالم چور پلیت زناہی۔ راکھش آدم خورے
بس ہن ہو نہ کہہ کجھ ہاشم چپ زبان رکھے رہنا
ایہہ گل نہیں فقیراں لائق برا کسے نوں کہنا"

تصنیفات

آپ کثیر التصانیف تھے۔ آپ کی کتابیں فارسی۔ پنجابی اور ہندی زبان میں موجود ہیں جن کے ناموں کی فہرست لکھی جاتی ہے۔

۱۔ چہار بہار فارسی | یہ نظم ونثر پر مشتمل ہے۔ حضرت نوشہ گنج بخش رح کے ملفوظات کو پرانے مسودات سے جمع کر کے مرتب کیا ہے بطور سوال وجواب ہے۔ سوال کرنے والے حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح۔ اور جواب دینے والے حضرت قطب الاولیا سید حاجی محمد نوشہ گنج بخش ہیں۔ یہ کتاب سنہ ۱۲۰۹ ایکہزار دو سو نو ہجری میں آپ نے مرتب کی ہے۔ اس میں چہار بہاریں رکھی ہیں۔ پہلی بہار میں شریعت کے مسائل ہیں۔ دوسری بہار میں طریقت کے نکات۔ تیسری بہار میں حقیقت کے دقائق وحقائق۔ چوتھی بہار میں معرفت کے رموز واسرار اور مسئلہ وحدت الوجود کا بیان ہے۔

اس کتاب کے آغاز میں جو حمد ونعت اور حضرت غوث الاعظم رح اور حضرت نوشہ صاحب۔ اور حاجی محمد شریف کی مدحیات ہیں۔ وہ نظم میں ہیں۔ اس کے بعد ساری کتاب نثر ہے۔ اور جابجا نظموں۔ رباعیات اور قطعات وغیرہ سے مزین ہے۔

Marfat.com

اس کتاب کا ابتدا اس طرح ہے۔ ۔ سہ

بنام آنکہ نامش روح جانہا | بیانش زیور حسن زبانہا
کلید هر در و مقصود هر دل | نجات جمله چو مست بخشش این گل
همه جا اوست و جائے ندارد | کلید کنه او رائے ندارد
چگونه طے کنم دریائے آتش | سمندر میشود نہاں ز آتش
چه باشی مرغ وہم آنجا چه باشی | کند تیغ تحیر پر تراشی
شکسته طالب و مطلوب بر بام | ہزاراں دام در رہ گام بر گام
زبانم کے تواں گفت این بیانہا | ملول ست این به بند آنجا بہا

اس کتاب کی نثر اس طرح شروع ہوتی ہے۔ سبب تالیف یہ ہے۔

الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وخاتم النبیین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔ بعد از نعت مجموعۂ اہل اسلام و عرفان این فقیر احقر الزمان محمد ہاشم ولد حضرت حاجی الحرمین حاجی محمد شریف میگوید کہ من در کتب معتبر نوشته دیدم و از زبان گوہر فشان عالی شان بزرگان شنیدم کہ آن منبع اسرار، مدلل قرار ذکار حضرت پیر محمد سچیار، چند سال بخدمت مرشد صاحب کمال در علم شریعت و طریقت و مسائل نقش نقشتور، از زبان گوہر فشان عالی شان حضرت گنج بخش چو تلقین یافت چنانکہ اگر قلم بران جاری داشتے کتاب خانہ بودے۔ پس این فقیر از آن جواہرات در چیده اعتماد و جمع نہادہ از آن جملہ کلام مغز بر آوردہ در کاغذ خورد مطلب بزرگ سوال متعلم و جوابات ہم چہار سوال بوجہ احسن بقلم آوردہ این نسخہ را چہار سیار نام نہاد۔

سوال اول۔ در شریعت یعنی بجا آوردن امر و نہی

سوال دویم۔ در طریقت۔ یعنی شناختن راہ را است

سوال سویم۔ در حقیقت کہ ازو ست

Marfat.com

سوال چہارم ۔ در معرفت کہ ہمہ اوست ۔

رباعی

سخن اول شرط ایمان ست — در دوئم ابتدائے عرفان ست
صاحب اسرار ہیشوم بسیوم — در چہارم وصال جانان ست ؎۹

چہار بہار کا ذکر فاضل پنجابی گائیڈ ۔ اور انسائیکلوپیڈیا نیا ایڈیشن میں بھی آیا ہے ۔

۲ ۔ مثنوی ہاشم شاہ | اس کے تمام اشعار چار سو تیئس ہیں ۔ آغاز اس طرح پر ہے ۔

؎

فرض بر انساں ثنائے ذوالجلال — آنکہ ہست او بے مثال و بے زوال
بے نمون و بے چگون و بے نشاں — بے گماں و بے زمان و بے مکاں
بود او چوں بود دیگر کس نبود — بود او ایں بود با پیدا نمود
صاحب معراج و تاج انبیا — خاک پائے اوست جملہ اولیا
ہست بیشک رحمۃ للعالمین — من از آں ہیشوم ہاشم حزیں

اس مثنوی کا مقطع یہ ہے ؎

اندریں منزل انا الحق گفت یار — من خواہم من خدا کرد آشکار ؎

۳ ۔ دیوان ہاشم شاہ | اس کا مطلع یہ ہے ؎

اگر ایں حسن آں پردہ نشیں نشدے نہاں پیدا — من و تو پرتو اویم نشدے ایں جہاں پیدا

اس کا مقطع یہ ہے ؎ ۔

بحسن خویش ہمہ نفس مبتلائے ہست — خیال کن بکہ ہاشم عروج نمائی

؎۹ یہ کتاب ابھی تک طبع نہیں ہوئی ۔ اس کا ایک خطی نسخہ میرے کتب خانہ میں موجود ہے ۔ میں نے اس کا اردو ترجمہ کر دیا ہے جس کا نام خزائن الاسرار رکھا ہے ۱۲ منہ ۔ مثنوی ہاشم شاہ ابھی غیر مطبوعہ ہے ۱۲ شرافت

Marfat.com

یہ بھی دیوان کے اشعار ہیں ~

برجہاں گیری چو آمد جلوۂ آں آفتاب — ذرہ ہا ایں جملہ موجودات شد در پیچ و تاب
ماہمہ جا ئیم دریا موج قدسی آب ہست — صورتش صورت گرفت اندر ہمہ ایں جام آب

اس دیوان کا ذکر ۔ فاضل پنجابی گائیڈ ، اور انسائیکلو پیڈیا نیا ایڈیشن میں بھی ہے
اس کتاب کا ایک خطی نسخہ آپ کی اولاد کے پاس وسن پورہ لاہور میں موجود ہے ۔ اس کا دستخط یہ ہے
" تمت تمام شد ایں کتاب من حضرت ہاشم شاہ جیو سکنہ موضع جگدیو کلاں
تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر بعلم خود نقیر حقیر پُر تقصیر خاک نعلین رسول اللہ فقیر شیر محمد
عفی عنہ موضع کوٹلی تھوبلی برائے پسران حضرت غلام داؤد رحمۃ اللہ علیہ ۔ " [۱۱]

۴ بیاض ہاشم شاہ فارسی | یہ مخطوطہ ہے ۔ اس کا ذکر فاضل پنجابی گائیڈ میں موجود ہے ۔

۵ ۔ مثنوی یوسف زلیخا فارسی | یہ نسخہ بھی غیر مطبوعہ ہے ۔ اس کا ذکر انسائیکلو پیڈیا نیا ایڈیشن میں پایا گیا ہے ۔

۶ ۔ زبدۃ الرمل فارسی | یہ علم رمل کے متعلق ہے غیر مطبوعہ ہے ۔ اس کا ذکر فاضل پنجابی گائیڈ اور انسائیکلو پیڈیا نیا ایڈیشن میں موجود ہے ۔

۷ ۔ کلیات ہاشم شاہ | یہ خطی نسخہ ہے ۔

۸ ۔ قصائد فارسی | ان کا ذکر انسائیکلو پیڈیا نیا ایڈیشن میں ہے ۔

۹ ۔ غزلیات فارسی | ان کا ذکر بھی انسائیکلو پیڈیا نیا ایڈیشن میں ہے

۱۰ ۔ مناجات و دوہیات فارسی | یہ مختلف میں اکثر غیر مطبوعہ ہیں

اب آپ کی پنجابی کتابوں کا تعارف کرایا جاتا ہے ۔ کتاب پنجابی ... [illegible]
لکھا ہے کہ ہاشم نے اردو ہندی میں بھی شعر لکھے مگر جو مقبولیت پنجابی شعروں کو ... [illegible]

---

[۱۱] یہ دستخط مجھ کو عزیزم مولانا محمد اقبال مجددی لاہوری بی اے نے مہیا کرکے دیا ۔ ۱۲ مترادف

Marfat.com

۱۱۔ قصہ سسی پنوں | یہ پنجابی منظوم ہے۔ فاضل پنجابی گائیڈ میں ہے کہ آپ نے مہاراجہ رنجیت سنگھ کی فرمائش پر یہ قصہ لکھا۔

انسائیکلوپیڈیا نیا ایڈیشن میں ہے " ہاشم شاہ ایک قادر الکلام پنجابی شاعر تھے۔ ان کی کتاب سسی پنجابی ادب میں ایک خاص مقام رکھتی ہے۔"

کتاب پنجابی صوفی پوئٹس میں بھی اس قصہ کا ذکر ہے۔

آپ کے ایک معاصر شاعر مولوی محمد حسین کھوکھر ساکن گاجر گولہ نے اپنی کتاب وقائع ہیول میں آپ کی سسی کا ذکر کیا ہے۔ ؎

زیں پیشتر بسے شعر گفتہ ایں قصہ بہ پنجابی زبان
چوں حافظ رانجھا ہاشم ہم برجستہ سخن چوں لستہ میاں

اس کے ۲ دو شعر بطور نمونہ لکھے جاتے ہیں ؎

سورج وانگ شعاع حسن دی بار نوں نقابوں — مستی آن ڈھاچ نیندر ہو تیا ہوش جو کھلاوں
ہاشم حسن پریت نہ چھپدے تارک ہوں حجابوں — جے لکھ یا صندوق چھپائے آوے مشک گلاوں

یہ کتاب کئی بار چھپ چکی ہے۔ ایک خطی نسخہ میاں نتھے شاہ ساکن جکھڑ کلاں کے قلم کا لکھا ہوا۔ مکتوبہ سمت ۱۹۳۳ ایکہزار نو سو تینتیس بکرمی۔ دس پورہ لاہور میں اولاد کے پاس موجود ہے

۱۲۔ قصہ سوہنی مہینوال | پنجابی منظوم۔ اس کا ذکر فاضل پنجابی گائیڈ۔ پنجابی صوفی پوئٹس پنجابی ادب و تاریخ۔ اور انسائیکلوپیڈیا نیا ایڈیشن میں بھی موجود ہے۔

اس کا شروع اس طرح پر ہے مصرع

اول نام دھیاواں اسدا جن ایہ جگت اپایا

اس کا اختتام اس طرح پر ہے۔ مصرع

ہاشم عشق موہیندا جگ وچ جگ جگ رہگ کہانی

اس کے دو شعر بطور نمونہ لکھے جاتے ہیں۔

Marfat.com

جیوں جیوں سوہنی نوں آوے زلفاں بھڑن سیاہی　　ہر ہر وال بنی اک آفت درد منداں دی پھاہی
خونی نین دوہرے ہوون تیر انداز سپاہی　　ہاشم دیہنواں تیوں تیوں آوے بیٹھن ساہی

اس کا ایک خطی نسخہ اولاد کے پاس موجود ہے ۔ جس کا دستخط یہ ہے ۔

" تمت تمام شد کار من نظام شد نسخہ سوہنی تصنیف میاں ہاشم شاہ بدست خط فقیر حقیر سچے شاہ ساکن جگدیو کلاں سمت ۱۹۳۳ ب درماہ بساکھ "

۱۳ - قصہ شیریں فرہاد | پنجابی منظوم - اس کا ذکر فاضل پنجابی گائیڈ پنجابی موتی پوئیٹس پنجابی ادب و تاریخ - اور انسائیکلوپیڈیا نیا ایڈیشن میں موجود ہے ۔

اس کا مصرع ابتدا یہ ہے ۔ مصرع

لکھیا کون مٹاوے ہاشم وحی کلام ربانی

اس کا ایک خطی نسخہ مکتوبہ سمت ۱۹۳۳ بخط سچے شاہ - اولاد کے پاس محفوظ ہے

۱۴ - قصہ ہیر رانجھا | پنجابی منظوم - اس کا ذکر فاضل پنجابی گائیڈ - پنجابی ادب و تاریخ - اور انسائیکلوپیڈیا نیا ایڈیشن میں موجود ہے ۔

مصرع

ہاشم شاہ دے دانگ سوہنی کیتا ہو کیتی [illegible]

۱۵ - قصہ محمود شاہ غزنوی | پنجابی منظوم - یہ اس طرح شروع ہوتا ہے

مصرع

اول صفت اللہ دی [illegible]

اس کا ایک قلمی نسخہ خط میاں سچے شاہ اولاد کے پاس موجود ہے

۱۶ - قصہ لیلیٰ مجنوں | پنجابی منظوم - اس کا ذکر فاضل پنجابی گائیڈ میں موجود ہے

۱۷ - سی حرفیاں - یہ متعدد ہیں - ان کا ذکر [illegible] میں موجود ہے

یہاں دو سی حرفیوں میں سے بطور نمونہ اشعار لکھے جاتے ہیں

Marfat.com

سیحرفی معرفت میں لکھتے ہیں۔

م دکھ جے دکھوں سکدا ہیں جی بھن کے انت چھپیو نائیں
شکر شکراں ہونائیں نت میاں قدح موت دا آخری ہونائیں
لکھ وار جے فیل سوار ہوویں خاک راہ دی انت نوں بھونائیں
ہاشم شاہ پرا ہوئے گور دے نوں زری بادلہ کسے نہ سیونائیں

سیحرفی مدح غوث اعظم میں لکھتے ہیں

ل لوبھ تے لالچی چال میری بہت یاد ہے راہ شیطانگی دا
پھراں ظاہرا روپ مستانیاں دے دلوں خاص رواہے ایمانگی دا
دستگیر ہے ظاہرا نام تیرا چار کونٹ اُتے مردانگی دا
رب جاندا زور دکھاوندا ہے ہاشم شاہ تیری مہربانگی دا

۱۸۔ کافیاں ان کا ذکر فاضل پنجابی گائیڈ میں پایا جاتا ہے

۱۹۔ دوھڑے آپ کے دوہڑے پنجاب میں بہت مشہور ہیں۔ پروفیسر بشیر احمد صدیقی ایم اے فاضل پنجابی گائیڈ میں لکھتے ہیں۔

"آپ پنجابی عروض سے اچھی طرح واقف تھے۔ اسی لئے الگ الگ بحر میں اشعار لکھے ہیں۔ جس میں بندش کی خوبی کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ آپ کا تخیل بلند۔ زبان میٹھی ٹھیٹھ اور رسیلی ہے آپ کے دوہڑوں میں خاص ولولہ۔ جوش اور سوز پایا جاتا ہے۔ بیان میں روانی ہے۔ خیالات صوفیانہ ہیں۔ فارسی الفاظ اور تشبیہیں بہت کم استعمال کرتے ہیں۔ ان کا تمام کلام عشق کے رنگ میں رنگا ہوا ہے۔ کہیں عشق مجازی کا روپ ہے۔ اور کہیں عشق حقیقی کی تعریف ہے۔ لکھتے ہیں۔

رب دا عاشق ہوں سوکھا لاتے سوکھی ایہدی بازی
گوشہ پکڑ رہے ہو صابر پھڑ تسبیح بنے نمازی

Marfat.com

دُکھ آرام جگت دی سوبھا اتے دکھ ہووے جگ راضی
ہاشم خاک رُلاوے لگیاں ایہ ظالم عشق مجازی

صوفیانہ خیالات باندھنے میں بہت گہرے نہیں جاتے۔ اس کے ساتھ ہی کوئی دعوے بغیر دلیل کے نہیں کرتے۔

سے

کر کر سمجھ رہیا ہاں حیرت میتوں دل دا بھیت نہ آوے
کدی تاں تخت بہے بن حاکم اتے کدی کنگال سدا وے
کدے سخت بیزار ہووے خود جسموں اتے سب کجھ خاک ملاوے
دیگر کون کہے میں ہاشم جھگڑا روز دکھان جگاوے

اگرچہ ہاشم کا تمام کلام اساتذہ کے زور بیان اور عشق و محبت کے گہرے اثر سے معمور ہے لیکن سب سے نمایاں امور کے دو رخ ہے ہیں جس کی وجہ سے ہاشم لاکھوں کلاموں میں بھی ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ ان میں زیادہ تر تو وہ واردات قلبی بیان کرتا ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] وہ [illegible] [illegible] مشترکہ دکھ بھی رکھتا [illegible] لکھتا ہے

سے

[illegible]

سے

[illegible]

کھا مر زہر پیاری کر کے جے تئی ہوئی ایس دُکھانوں
سر دیون دا ساک عشق دا ہور نفع نہ عقل گیانوں
ہاشم بابجھ سوہاں نہیں بندی اساں ڈٹھا بھید قرانوں

عشق کی راہ میں جب ذرا آگے بڑھتا ہے۔ تو عاشق سے اس طرح مخاطب ہوتا ہے۔

ع

عاشق آکھ ویکھاں کیہیں خاطر نت جو بی ناس گنواون
ہاہون حرف ہجر دا لکھیا اوہ کاغذ صاف بناون
رگ رگ موت پوے مسطردا اُتے ناسِت قلم چلاون
ہاشم عاشق ایس کتابوں نت سمجھ سلوک کماون

عشق مجازی اور شریعت میں فرق بتلاتے ہوئے لکھتا ہے۔

ع

توڑ زنجیر شریعت نسدا جد رچدا عشق مجازی
دل نوں چوٹ لگی جس دن دی اساں خوب سکھی رز بازی
بجھ بجھ روح وڑے نت جانے اتے ظاہر جسم نمازی
ہاشم خوب بڑھایا دل نوں ایس بیٹھ عشق دے قاضی

محبوب کے ناز و انداز کا عاشق پر اثر اور اس کی جوانمردی اور بلند ہمتی اس طرح بیان کرتا ہے

ع

جس دن شہر محبوباں والے کوئی عاشق پیر دھریندا
جان خوراک بناوے غم دی اتے پل پل سول سہیندا
سینیں اتار پیالہ کر کے دھر ہتھ تے ھیکھ منگیندا
ہاشم ترس محبوباں آوے تے تاں کجھ خبر پویندا

Marfat.com

دوسری جگہ لکھتا ہے۔

ع

کیوں تلوار وچھوڑے والی توں ہر دم سان چڑھاویں
تیکھے زور نہیں من تیرے موں توں ایویں مار گواویں
عاشق نال نہیں سر رکھدے توں کیں پر تیغ اٹھاویں
ہاشم بول نہیں مت بولی کوئی ہور نصیحت پاویں

ہاشم اپنے دوہڑوں میں بڑے سے بڑے مضموں کو بھی اس طرح بیان کرتا ہے۔ گویا کوزے میں دریا بند ہے۔ کسر نفسی کے متعلق لکھتا ہے۔

ع

ہر ہر پوست دے وچ دوست اوہ دوست روپ وٹاوے
دوست ناک نہ سیجے کوئی ایہ پوست جا بھلاوے
دوست خاص پچھانے تائیں جد پوست خاک رلاوے
ہاشم شاہ جد دوست یاوے تد پوست دل کدھاوے

گردش دوران کے متعلق لکھتا ہے

ع

اکسے طور سدا نہ رہندی نہیں اکسے طور [illegible]
ہر دن حال نہیں انسیلی نہیں ہر دم دور [illegible]
دون سوگ ہمیش نہ ہووے نہیں [illegible]
ہاشم میٹھ لباں لکھ داراں ایہ خلقت [illegible]

دوسرے صوفی شاعروں کی طرح وہ بھی عشق کی راہ لو سمت [illegible] دنیا کو ایک دنیا [illegible] سمجھاتے ہیں۔

ع

[illegible]
[illegible]

Marfat.com

دلبر یار سی گل اوکھی میںنوں ہن نہ ملدا بھورا

ہاشم نیہوں نہ لائیو کوئی دیوے شہر ڈھنڈورا

اسی طرح دوہڑوں کی زبان۔ بندش۔ بلند خیال اور دیگر فنی خوبیاں ہاشم کو اساتذہ کے درجے تک پہنچا دیتی ہیں۔ یہاں تک کہا جاتا ہے کہ ہاشم نے اپنے لئے شاعری میں جو راہ اختیار کی تھی اس کے بعد کوئی دوسرا اس راہ پر کامیابی سے نہیں چل سکا۔ اُس کے جانے سے جو خلا خالی ہوئی وہ آج تک پر نہیں ہو سکی۔"

تسنیم چوہدری نے کتاب پنجابی ادب و تاریخ میں آپ کے یہ دوہڑے انتخاب کئے ہیں۔

گُل تے خار پیدائش اکسے باغ چمن دی دوہویں

اک شد عمر گلاں دی اوڑک اتے خار رہن بت اوہویں

تھوڑا رہن قبول پیارے پر توں خار نہ ہوویں

ہاشم آن ملیں گل ہس کے بھاویں اک پل باہں کھلوویں

تُو دی جھنڈ بناوے دیپک تاں آ جلن پروانے

ھانبڑ ہور ھزاراں دسدے پر اس پتنگ دیوانے

اپنا آپ بناوے کوئی سو کرے کباب بیگانے

ہاشم رہے دلاں دی دل وچ ہور جادو سحر بہانے

دلبر یار کہے دن آہے جد ہس ہس کے گل ملدے

جو جو بے پرواھی کردا ڈراہ لگن تل تل دے

تسلیم دکھاں بین نتھ ماڑے اساں داغ رکھے گن دل دے

Marfat.com

ہاشم دھووں بہت اوکھیرا پر داغ نہ دل توں ہلدے

کتھے شاہ سکندر دارا اتے جام گیا کیت جسم دا
دھڑکن دیو جنہاں دی تیغوں تے دھول پیا ئت کم دا
ڈھونڈیاں خاک تنہاں نہیں لبھدی ایہ جگت بُرا گھر غم دا
ہاشم جان غنیمت دم نوں بھلا کیا بھرواسہ دم دا"

بعض عدد دوہڑے تذکرہ طالب تسمیہ میں سے لکھے جاتے ہیں۔

کون قبول خرابی کردا پر لیکھ خراب کراوے
کس دا جیو نہ راج کرن نوں پر قسمت بھیکھ منگاوے
اپنے ہتھ نہ سُول سہی دی پر سُولی لیکھ چڑھاوے
خوش ہو ویکھ صبر کر ہاشم جو کجھ لیکھ وکھاوے

جس نوں طلب ہووے جس دل دی بے پرواہ اکھ شناتے
تسدے باجھ نہ ہوس تسلی بھاویں سو ڈھیاں شناتے
محبوب باجھ لیلے خوش ناہیں بھاویں رب ول جاناتے
ہاشم حال مراد عاشق دی اونہوں اکھیں نال ویکھاتے

[illegible]
[illegible]
[illegible]

Marfat.com

ہاشم خوار کریں جگ سارے توں یار بنا دیں جیہنوں

۲۰ - ڈیوڑھے

ک

کامل شوق ماہی دا جینوں نت رہے جگر وچ دسدا   لوں لوں رسدا
رانجھن بے پرواہی کردا تے کوئی گناہ نہ دسدا   اٹھ اٹھ نسدا
جیوں جیوں حال سناواں روواں تے ویکھ تتی دل ہسدا   ذرہ نہ کھسدا
ہاشم کام نہیں ہر کس دا تے عاشق ہوں درسدا   ہر ہوں رسدا

ک

مجنوں درد دیوانہ لیلیٰ ہیں گرد دکھاں دا گھیرا   تے قید چوپھیرا
لکھیا لیکھ ایہو کجھ میرا ایہہ دس نہیں کجھ میرا   تے ماں دس تیرا
ڈھونڈاں چال ملن دی کوئی اتنے لاواں زور بتیرا   پر ملن اوکھیرا
ہاشم رات پئی سر مجنوں پھر اوڑک ہوگ سویرا   چاک اندھیرا

۲۱ - کتب طب | انسائیکلوپیڈیا نیا ایڈیشن میں لکھا ہے "چند قصائد کے علاوہ کچھ کتابیں طب پر بھی لکھی ہیں۔"

۲۲ - باراں ماہ | یہ متعدد ہیں۔

۲۳ - فقرنامہ | یہ بھی پنجابی منظوم ہے۔

اب یہاں آپ کی ہندی کتابوں کا تعارف کرایا جاتا ہے۔

۲۴ - گیان پرکاش | اس کا ذکر پنجابی صوفی پوئیٹس۔ اور انسائیکلوپیڈیا نیا ایڈیشن میں موجود ہے۔ اس کے بعض اشعار یہ ہیں۔

ک

ہم کا ہے کے ڈھوں رہے کر سے سر کال کے نوبت باج گئے
ہم ہی نہیں کے لیسے جگ سوں ایہاں اور کئی کر راج گئے

Marfat.com

آں راہ سوں واٹ او ڈیکھت ہیں کوڈ کال گئے کوڈ آج گئے
تم کا ہے او سارت ہو ہرشتم کنی محل بنا کے بھاج گئے

ہ

نہیں سوچ کدھر سوں آئے ہیں کیوں بیٹھ رہے کہاں جاویں گے
تب کون تجھے کون کہاتے ہیں پھر جائے کے کون کہاویں گے
کرتے کیا تجھے اب کیا کرے ہیں پھر کون سا کام بناویں گے
ہرشتم ہم آپ ہی بھول رہے کرے سرکال کی نوبت باج گئے

ہ

مَن جس کو کرکہت ہیں وہی آتما تھا ب — سُکھ دُکھ وائے آپ کو وہی اپنے آپ
جب ل ہی اگیان سوں دُشٹ ہوتے دُکھ ویت — خل جیسے بل اگن سوں اگن کرم سُکھ لیت

ہ

رن دھارن وشٹ سنگھارن کو نرسنگ بے کھوپ چھپتا ہے
رس کام سوں نار لو بھاون کو رسیا رس رُوپ گھنتیا ہے
او بچے چیت ناند ملادن کو نرکلیب سو رس نْھتا ہے
اینو جگ ناند دیکھو ہرشتم سب کو گور پیر رُو بیا ہے

ہ

میت پریت بھرات پتا ہم جاچ دیکھو سب نایا
اون پڑی دھن میں نے تب بات کہے ہم ہوں نہیں جانا
میت چھپا چلے سکھ کو مت ناگ بے بھید سکھ لایا
او پیان کو کیا ہرشتم جگ میں دھن بیں سب سوں پایا

Marfat.com

۲۵۔ گیان مالا | پروفیسر شبیر احمد صدیقی ایم اے نے فاضل پنجابی گائیڈ میں لکھا ہے کہ یہ کتاب آپ نے مہاراجہ رنجیت سنگھ کی فرمائش پر لکھی۔

کتاب انسائیکلوپیڈیا نیا ایڈیشن میں بھی اس کتاب کا ذکر آپ کی تصانیف کی فہرست میں کیا گیا ہے۔

یہ مصرع اس کتاب میں سے ہے مصرع

کیا کچھ خیال کرے کو ہاشم جبوت خیال نہ چھوڑت بھندی

۲۶۔ پنج گرنتھی | کتاب فاضل پنجابی گائیڈ میں ہے کہ یہ کتاب بھی آپ نے مہاراجہ رنجیت سنگھ کے کہنے پر لکھی۔ انسائیکلوپیڈیا نیا ایڈیشن میں بھی اس کا ذکر موجود ہے۔

۲۷۔ راج نیتی | یہ کتاب بھی بقول مولف فاضل پنجابی گائیڈ آپ نے مہاراجہ رنجیت سنگھ کی فرمائش پر لکھی۔

اس کے بعض اشعار یہ ہیں۔ ؎

راج سبھا، بھلو کرڑو جتنو جسم روپ ہووے دکھائی
دیس سکھی بسے تتنو اور بیر بیادہ او ٹھے ناہیں کائی
تیز گھٹے بل ہین بنے جن راج کے بیچ پھٹری نر نائی
راج مول لیو کتے ہاشم سوئی بلی جن تیغ اٹھائی

۲۸۔ جنستاھر | اس کا ذکر فاضل پنجابی گائیڈ میں پایا جاتا ہے۔

۲۹۔ پوتھی حکمت | ہندی میں ہے۔

۳۰۔ ٹیکا | اس کا ذکر فاضل پنجابی گائیڈ۔ اور انسائیکلوپیڈیا نیا ایڈیشن میں موجود ہے۔

اصنافِ اشعار

شلوک ؎

... بس ھر کے نام کو سواس جت راکھ   ہاشم نہیں بھیم جیوں ایک بار نت جاکھ

Marfat.com

ہ

کپڑا ایکو جنس کا چھینٹ بنی بہو بھات　　　اچ بیچ کوئی نہیں سبھ صاحب کی ذات

ہ

ہاشم ہم باسن بھنے کئے ایک کرتار　　　جس باسن کو نندے نندیا ہو کمہیار

گوڑی

سمرو آدمیں پربھ سیائیں　　　دکھ سکھ کو جوا دانتر جامی

دیس و بہو دہرتی جیں ساجا　　　انبا شمی راجن کو راجا

جو گی جنی سنی رکھ بیدا　　　۵۲ ہو جت بات نمیں بھیدا

ہر ہر بار ہر ہو رہنبا　　　رلتی گہٹ گہٹ سدا

کبت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

درج کئے ہیں جو میں نے ماہنامہ نوشاہی لاہور بابت اکتوبر ۱۹۵۷ء میں شائع کروا دیئے تھے۔ بنام جواہر مکنون نوری کتب خانہ لاہور والوں نے بھی چھپوا دئیے۔ ماسٹر صاحب نے ان کو شیخ ہاشم شاہ صاحب رح کے نام منسوب کر دیا ہے جو فاش غلطی ہے۔ اگر عمداً ایسا کیا ہے تو یہ سرقہ ہے اور قابلِ مواخذہ ہے۔ اور اگر ان کو سمجھنے میں غلطی لگ گئی ہے تو پھر معذور ہیں۔ آئندہ احتیاط رکھیں۔

ہاشم شاہ مؤرخین اور ادیبوں کی نظر میں

آپ کے متعلق چند ادیبوں کے اقوال لکھے جاتے ہیں۔

(۱)

میاں محمد بخش صاحب سیف الملوک میں لکھتے ہیں۔

؎

ہاشم شاہ دی حشمت برکت گفتر وچ نہ آوے ، دُر تبسم جواہر لڑیاں ظاہر کڈھ لٹاوے
اوہ بھی ملک سخن دے اندر راجہ سی سرکردا ، جس قصّے دی جڑھ پچھے سو ہوسی سرکردا
مختصر کلام اونہاں دی دردوں بھجی بوٹی ، درد ہویا تاں سب کجھ ہویا کیا لمی کیا چھوٹی
بیت ترازو تول بنایوس سارے لوٹ والے ، کلیاں چن چن ہار پرویوس نرگس تے گل لالے

(۲)

مولوی مقبول محمد صاحب قادری نوشاہی جلالوی رح کتاب سبیل سلسبیل میں لکھتے ہیں۔

"حضرت ہاشم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ نے تصوف میں عاشقانہ تصنیفات بہت کی ہیں۔ حضور کا ظہور پرنور ہوا ہے۔ آپ کی اولاد موجود ہے۔ آپ کا روضہ مبارک ٹھٹے کے زیال میں ہے۔ یہ شجرہ شریف قادری آپ کی تصنیف سے بطور تبرک درج کرتا ہوں۔ وہو ہذا

؎

سیکنم ہیچ بزرگاں طالبان کردگار ، اول و آخر معجز با سلام بے شمار

Marfat.com

در جهان اول محمد رحمة للعالمین — دوم علی المرتضی با سرور دین رازدار

ساقی آن حوض کوثر هم حسن بصری بدان — چارده این خاندان از جام او شد جرعه خوار

هم حبیب عجمی چون قسم دیگر اولیا — هست چون سیارگان از پرتو او طلبگار

بیش ازین داود طائی برشد از فضل تو — بخشش او ابر نیسان بر سر این گرد بار

حضرت معروف کرخی آن ستون آسمان — زیر سایه آستینش اوج جان این سایه دار

سری سقطی کرد آباد شد روی زمین — شد وجودش در جهان ابر کرم بر کشت زار

حضرت جنید بغدادی بقا بالله بود — من چه گویم بیش ازین در شان او خاطر نگار

شیخ شبلی آنکه نامش نیز سرور عالم است — بی زوال و بی خرد تا روز محشر پایدار

تیز رو پیران عزیز عین اندر راه حق — کی برد فرح الالایس در بیشه آن یکنار

راز دار بر خواص عبد الواحد از صدق آن — مالک و مشتی پیران در دفتر پروردگار

فرح طرطوسی چو طوبی در ریاض احدی — بر سر صافی ضمیران سایه دارد باردار

تارک الدنیا علی بوالحسن کار با کمال — واصل حق از خیال هستی دون برکنار

عقده کشا و رهنما تحقیق حضرت بوسعید — بیش سر کار خدا سر دفتر قسمت نگار

بادشاه در جهان محبوب حق جیلی بدان — بر درش جمله ولی و بادشاه شد شهریار

بی نیاز و برتر آن شهزاده عبد الوهاب — هر چه خواهد او کند چون گل بستش روزگار

جلوه گر آن سید ابو نصر همچون آفتاب — آفتاب آسمان پیش کند جان نثار

عالی والا گهر آن سید سیف الدین بدان — پیشوای عارفان و قائم اللیل و نهار

بحر رحمت پر کرم آن سید صوفی پیشوا — در حقیقت فرد و ... [illegible]

معدن اسرار الهی مخزن پنهان خدا — سید احمد از شه ما ... [illegible]

سید مسعود در مشتاق عشاق خدا — ... [illegible] چون گل بار

واصل حق لاابالی سید پیران بادشاه — ... [illegible] عالمان ... [illegible]

Marfat.com

سید شمس الدین پرکرد مسکینی حضور مست — بشنود قانون وحدت دمبدم آواز تار

بے ریا کان حیا سید محمد غوث دان — آبروئے نہ فلک چون دعا ملک را قبلہ دار

فرح بخش بیدلاں سید مبارک قادری — در گروہ قادریاں سرفراز و تاجدار

سید معروف ازو شد کعبۂ اہل صفا — واقف اسرار حق محبوب حق با اختیار

شاہ سلیماں راہنما و تکیہ گاہ بیکساں — نام او در بر نبرد مشکلاں چون ذوالفقار

گنج بخش مفلساں و فیض بخش کاملاں — نوشہ حاجی محمد رحمت پروردگار

یک دلیل و یک زباں پیر محمد [illegible] — باغ درویشی ز تو گشتہ از وے آبدار

باز گویم در ثنائے صاحب بخت [illegible] — در گروہ عاشقاں و کاملاں شد شہریار

قبلۂ من حاجی حرمین حضرت شاہ شریف — محتشم کو ہست پیر علویاں گنجینہ دار

عاجز و بیکس گنہ آلودہ ہاشم پر خطا — دمبدم ہم پیر [illegible] از بخشش امیدوار

ف اس شجرہ میں عبدالعزیز یمنی۔ ابو النصر اور سیف الدین کے نام زائد ہیں۔ اور سید علی کا نام متروک ہے۔

(۳)

لاجونتی رام کرشن۔ پنجابی صوفی پوئٹس (پنجابی زبان کے صوفی شعراء) مطبوعہ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس ۱۹۳۸ء میں لکھتی ہیں۔

"ہاشم شاہ: (۱۷۵۳ء — ۱۸۲۳ء) ہاشم شاہ محض صوفی شاعر تھے۔ انہیں فقیر یا ولی اللہ ہونے کا دعویٰ نہ تھا۔ یہی سبب ہے کہ صوفیا یا اولیاء کے سوانح نگاروں نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ ان کے بارے میں زبانی روایات کے علاوہ مواد نایاب ہے۔ ان کی جائے پیدائش جگلو ہے جو معلومات ان کے بارے میں فراہم ہو سکیں، ان کے مطابق ...... ہاشم شاہ عربی اور فارسی زبان کے عالم معلوم ہوتے ہیں۔ ان کا مطالعہ یقیناً وسیع ہوگا۔ ہاشم کے مرشد کے بارے میں کوئی معلومات حاصل نہیں ہو سکیں۔ ہاشم کی شاعری میں کسی فلسفہ تصوف کا سراغ نہیں ملتا۔ ان کے لئے تصوف ایک عقیدے کے طور پر موجود ہے۔"

Marfat.com

(۴)

شمیم چوہدری کتاب پنجابی ادب و تاریخ مطبوعہ اشرف پریس ایبک روڈ لاہور صفحہ [illegible] میں لکھتے ہیں۔

"نام ہاشم شاہ تخلص ہاشم۔ باپ کا نام حاجی محمد شریف موضع جگدیو کلاں تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر کے رہنے والے جنم ۱۱۶۶ھ مطابق ۱۷۵۲ء۔ وفات ۱۲۳۷ھ مطابق ۱۸۲۱ء ..... ہاشم شاہ عروض، طب، رمل، نجوم کے بھی ماہر تھے طبیعت میں شوخی شعروں میں روانی، سوز، تڑپ، رس اور لوچ بے حد ہے۔"

(۵)

مہر جی تمیل لکھتا ہے کہ ہاشم شاہ کے عربی فارسی عالم ہونے کا ثبوت [illegible] انہوں نے اپنے شعروں کو عربی فارسی الفاظ سے مملو کیا ہے (تذکرہ [illegible])

(۶)

[illegible] ۹۶۸ [illegible] ۲۹۲ [illegible]

"[illegible] ۱۸۲۳ء [illegible] ہاشم پنجابی کی کلاسیکی [illegible]

[illegible] جگدیو کلاں [illegible]

[illegible] حاجی محمد شریف [illegible] عربی اور فارسی [illegible]

[illegible]"

(۷)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ۱۲۱۵ [illegible]

Marfat.com

غزل

اے دلبر شیریں زباں انصاف کرداکیوں نہیں — تجھ چھوڑ گھر جاناکہاں انصاف کرداکیوں نہیں

ساکن تیرے دربار کا طالب تیرے دیدار کا — ہر جا لگا ہے سار کا انصاف کرداکیوں نہیں

اے بے وفا انصاف کن از من گناہ معاف کن — انصاف کن انصاف کن انصاف کرداکیوں نہیں

غم نے میرے دل کو لیا لے کر اُٹھا تم کو دیا — غم نے میرے پُرزے کیا انصاف کرداکیوں نہیں

ہاشم بچارا مر رہا دربار تیرے پر چڑھا

ہائے ہائے نہ کوئی کر رہا انصاف کرداکیوں نہیں

بیویاں اور اولاد

کتاب فاضل پنجابی گائیڈ میں ہے کہ آپ نے تین شادیاں کیں۔
ایک رمداس میں، دوسری جنڈیالہ گورو میں، تیسری ایک برہمن عورت کے ساتھ۔

آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱۔ میاں پیر شاہ صاحب عرف محمد شاہ رح

۲۔ میاں احمد شاہ صاحب لاولد۔

یاران طریقت | آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱ میاں پیر شاہ صاحب فرزند اکبر — تھرپال ضلع سیالکوٹ

۲ شیخ جمال شاہ بافندہ رح — شاہ گڑھ "

۳ شیخ قطب شاہ مجذوب رح

۴ بابا پیر شاہ راجپوت رح

تاریخ وفات | شیخ ہاشم شاہ صاحب کے سال وفات میں اختلاف ہے۔

۱۔ پروفیسر بشیر احمد صدیقی ایم اے نے کتاب فاضل پنجابی گائیڈ میں آپ کی وفات بعمر چونسٹھ سال ۱۲۳۰ھ / ۱۸۱۴ء میں لکھی ہے۔

Marfat.com

۲۔ مولا بخش کشتہ نے کتاب پنجابی شاعراں دا تذکرہ میں ، اور شمیم چوہدری نے پنجابی ادب تاریخ میں آپ کی وفات ۱۲۳۷ھ / ۱۸۲۱ء میں لکھی ہے ۔

۳۔ لاجونتی رام کرشن نے کتاب پنجابی صوفی پوئٹس میں آپ کی وفات ۱۲۳۹ھ / ۱۸۲۳ء میں تحریر کی ہے ۔

۴۔ کتاب انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا ایڈیشن میں آپ کی وفات ۱۲۴۹ھ / ۱۸۳۳ء میں لکھی ہے ۔

۵۔ ماسٹر غلام نبی لاہوری نے تذکرہ ہاشمیہ میں لکھا ہے کہ ہاشم شاہ کی وفات بعمر ایک سو گیارہ سال جمعۃ الوداع چھبیسویں (۲۶) رمضان ۱۲۵۹ھ ایک ہزار دو سو انسٹھ ہجری میں ہوئی اور دوسرے روز ستائیسویں (۲۷) رمضان کو دفن ہوئے یہی تاریخ آپ کے بیٹے محمد شاہ نے لکھی ہے ۔

تقویم ہجری و عیسوی کی رُو سے اس آخری تاریخ کے مطابق بیسویں (۲۰) اکتوبر ۱۸۴۳ء ایک ہزار آٹھ سو تینتالیس عیسوی تھی ، اور چوتھی (۴) کاتک سمت ۱۹۰۰ ایک ہزار نو سو بکرمی تھا ۔

اس وقت دہلی کے تخت پر آخری تاجدار مغلیہ ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر ابن اکبر شاہ ثانی کا ساتواں سال تھا ۔

اور پنجاب پر دلیپ سنگھ ولد رنجیت سنگھ کی حکومت کا پہلا سال تھا ۔

مدفن | آپ کا مزار ضلع تھرپال تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ میں ہے ۔ تھرپال نارووال کے نزدیک واقع ہے جہاں ہر سال جیٹھ کے مہینے میں آپ کا عرس منایا جاتا ہے ۔

مادۂ تاریخ

آیت شریف قیل ادخل الجنۃ

۱۲۵۹ھ

Marfat.com

تکملہ

کتاب ہذا مآثر الاحبار میں جن حضرات کے ذکر بوجہ نہ ملنے کے لکھے نہیں جا سکے۔ ان کی تعداد تو سینکڑوں تک پہنچتی ہے۔ مگر یہاں صرف یاران شیخ عثمان قصوری رح کے اسماء لکھنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ ان کے نام تحائف قدسیہ میں مذکور ہیں۔

١ شیخ ابدالی رح

٢ شیخ احمد رح

٣ شیخ برہان رح

٤ مائی بوبو رح

٥ بی بی بیگم رح

٦ بی بی بیگم ثانی رح

٧ شیخ تاج الدین رح

٨ شیخ جمال رح۔ یہ ١١٨٦ھ / ١٧٧٢ء میں زندہ موجود تھے۔

٩ شیخ حفیظ رح

١٠ شیخ حیدر رح

١١ میاں خدا بخش رح

١٢ شیخ راکھا رح۔ یہ ١١٨٦ھ / ١٧٧٢ء میں موجود تھے۔

١٣ بی بی زلیخا رح۔ تحائف قدسیہ میں اس کے متعلق لکھا ہے۔

مصرع زلیخا گشت خدمتگار ہر دم (ص ٨٠)

١٤ بی بی صابو رح۔ تحائف قدسیہ میں لکھا ہے۔

مصرع شدہ صابو جو ذاکر ہم خدا یاد (ص ٨١)

Marfat.com

۱۵ شیخ عبد الرحمٰن رح

۱۶ شیخ عبد اللہ رح

۱۷ شیخ غلام محمد رح

۱۸ بی بی کلثوم رح

۱۹ شیخ لاہوری رح

۲۰ شیخ محمد رح

۲۱ شیخ محمد یار رح ان کے متعلق تحائف قدسیہ میں ہے۔

مرید اول محمد یار گردید شدہ تارک عجب گلزار گردید (صفحہ ۵۸)

۲۲ بی بی نادرہ رح

۲۳ شیخ ننھا رح لاہور میں اپنے دادا پیر شہیر قلندر کے مزار پر جاروب کش ہے۔ تحائف قدسیہ میں ہے

دگر ننھا کہ در لاہور حاضر شدہ جاروب کش بر قبر نادر (صفحہ ۵۸)

۲۴ شیخ ننھو رح ان کے متعلق تحائف قدسیہ میں ہے۔

مصرع دگر ننھو شدہ آں اہل دردے (صفحہ ۵۹)

۲۵ مائی نور بی بی رح

۲۶ بی بی نیک بخت رح اس کے متعلق تحائف قدسیہ میں ہے

مصرع مثال ذات نیکو آں با معنی (صفحہ ۵۹)

Marfat.com

کتابیات

یہاں ان کتابوں کے نام بترتیب حروفِ تہجی مع اسمائے مصنفین لکھے گئے ہیں جو اس کتاب مآثر الاحباب کے مآخذ ہیں

الف

۱۔ آئینۂ تصوف — شاہ محمد حسن چشتی صابری رامپوری رح متوفی ۱۳۱۲ھ

۲ اقتباس الانوار

۳ اقرار نامہ قلمی — میاں رکن الدین ولد شیخ روشن رح

۴ اقرار نامہ قلمی — حافظ محمد حسین ولد محمد قوم راں۔ مملوکہ مولوی محمد حیات شرقپوری

۵ امرائے ہنود — منشی محمد سعید مارہروی مطبوعہ نامی پریس کانپور مئی سنہ ۱۹۱۰ء شائع کردہ انجمن ترقی اردو۔

۶ انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ۔ حکیم الامت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح متوفی سنہ ۱۱۷۹ھ

۷ انسائیکلوپیڈیا نیا ایڈیشن مطبوعہ فیروز سنز لمیٹڈ لاہور سنہ ۱۳۸۸ھ / ۱۹۶۸ء

۸ انشائے نور اللہ قلمی مولانا سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات نوشاہی رح متوفی سنہ ۱۲۲۹ھ

۹ انوار القادریہ — سید سرور شاہ گیلانی

۱۰ انوار القادریہ الملقب بہ ریاض النوشاہیہ قلمی۔ مولانا حکیم پیر غلام قادر شاہ اثر انصاری نوشاہی برقندازی جالندھری رح متوفی سنہ ۱۳۵۶ھ / ۱۹۳۷ء

۱۱ انوارِ غوثیہ — مخدوم حسن بخش قریشی سجادہ نشین درگاہِ غوثیہ ملتان۔

ب

۱۲ باغِ اولیائے ہند — مولوی محمد الدین نوشاہی۔ ساکن دیہہ درکاں ضلع گوجرانوالہ

۱۳ بیاض قلمی — مملوکہ پیر ذبیر احمد حسین احمد قریشی قلعہ داری گجراتی

Marfat.com

۱۴ بیاض خاندان فاروقی قلمی۔ مملوکہ سید شرافت نوشاہی عافاہ اللہ۔

۱۵ بیاض شمائل قلمی مکتوبہ مولانا غلام قادر شمائل فاروقی نوشاہی رشولنگری متوفی ۱۳۰۱ھ
مملوکہ مولوی مفتی بشیر حسین فاروقی نوشاہی خطیب جامع مسجد محلہ
گورستان والہ شہر گوجرانوالہ۔

۱۶ بیاض غلام رسول قلمی مکتوبہ میاں غلام رسول نوشاہی۔ مملوکہ میاں غلام سرور ولد میاں غلام رسول
نوشاہی۔ ساکن گاجر گولہ۔ ضلع گوجرانوالہ

۱۷ بیاض غلام غوث قلمی مکتوبہ مولوی غلام غوث رح

۱۸ بیاض فضل احمد قلمی۔ مکتوبہ مولوی فضل احمد فاروقی نوشاہی متوفی ۱۳۵۱ھ / ۱۹۳۲ء مدفون کالیوالہ
ضلع گوجرانوالہ۔ مملوکہ سید شرافت نوشاہی۔

۱۹ بیاض کرم بخش قلمی مکتوبہ بابا کرم بخش نوشاہی لاہوری محررہ ۱۲۹۹ھ

ب

۲۰ پنجاب میں اردو پروفیسر حافظ محمود شیرانی متولد ۱۳۰۵ھ / ۱۸۸۸ء متوفی ۱۳۶۵ھ / ۱۹۴۶ء
مرتبہ ڈاکٹر وحید قریشی ایم اے فارسی اردو پی ایچ ڈی فارسی
اردو مطبوعہ نقوش پریس لاہور ۱۹۶۳ء شائع کردہ کتاب نما
لاہور۔

۲۱ پنجابی ادب و تاریخ شمیم چوہدری مطبوعہ اشرف پریس ایبک روڈ لاہور۔

۲۲ پنجابی شاعراں دا تذکرہ۔ مولا بخش کشتہ نوشاہی امرتسری

۲۳ پنجابی صوفی پوئٹس لاجونتی رام کرشن مطبوعہ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس ۱۹۳۸ء

۲۴ پیشتر لغات مواعظ نوشہرہ۔ میاں محمد جمیل حسین پروفیسر سائنس زمیندار کالج گجرات

۲۵ تاریخ پنجاب کننگھم صاحب

Marfat.com

۲۶ تاریخ گجرات — مرزا اعظم بیگ، مطبوعہ سنہ ۱۸۷ء

۲۷ تحائف قدسیہ قلمی — شیخ پیر کمال نوشاہی لاہوری رح

۲۸ تحریرات قلمی — مولوی حکیم کرم الٰہی فاروقی نوشاہی بیگووالیہ متوفی سنہ ۱۳۲۱ھ / ۱۹۰۴ء

۲۹ تحریر خطی (کتبہ)، مکتوبہ علی قلی افغان کابلی

۳۰ تحریر خطی (کتبہ)، مکتوبہ فقیر پیر پیسر گھنو ڈالیہ

۳۱ تحریر خطی (کتبہ) مکتوبہ کرم دین۔

۳۲ تحقیقات چشتی — مولوی نور احمد بن مولوی احمد بخش یکدل چشتی لاہوری رح

۳۳ تذکرۃ المشائخ قلمی — مولوی پیر احمد مولوی فاضل نوشاہی جھنگی والہ رح متوفی سنہ ۱۳۶۶ھ / ۱۹۴۷ء

۳۴ تذکرۃ النوشاہیہ قلمی۔ سید شرافت نوشاہی۔ یہ شریف التواریخ کی تیسری جلد ہے۔

۳۵ تذکرہ اولیائے ہند جلد دوم۔ مرزا احمد اختر گرانوی رح

۳۶ تذکرہ شعرائے پنجاب — خواجہ عبدالرشید کراچوی شائع کردہ اقبال اکادمی کراچی

۳۷ تذکرہ غوثیہ — مجموعہ ملفوظات سید غوث علی شاہ قلندر قادری پانی پتی رح جمع کردہ سید گل حسن قادری رح

۳۸ تذکرہ مردم دیدہ — مرتبہ ڈاکٹر سید عبداللہ مشمولہ اورینٹل میگزین لاہور نومبر سنہ ۱۹۶۰ء

۳۹ تذکرہ نوشاہی قلمی — مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی ساہنپالوی رح متوفی سنہ ۱۱۷۳ھ

۴۰ تذکرہ ٹی شمیہ — ماسٹر غلام نبی نوشاہی ساکن وچھن پورہ۔ لاہور۔

۴۱ تشریف الفقرا قلمی — فقیر سید غلام محی الدین نوشاہی برخورداری لاہوری رح متوفی سنہ ۱۲۴۱ھ

۴۲ تفسیر احمدی — شیخ احمد صدیقی المعروف علامہ جیون حنفی نوشاہی رح متوفی سنہ ۱۱۳۰ھ / ۱۷۱۸ء

۴۳ تفسیر حسینی۔ المواہب العلیہ — ملا کمال الدین حسین بن علی الواعظ الکاشفی الھروی رح متوفی سنہ ۹۱۰ھ

۴۴ تفسیر خازن

تفسیر مدارک التنزیل — امام ابوالبرکات حافظ الدین عبداللہ بن احمد نسفی رح متوفی سنہ ۷۱۰ھ

Marfat.com

۴۶ تقویم ہجری وعیسوی مرتبہ پروفیسر ابوالنصر خالدی ایم اے۔

ث

۴۷ ثواقب المناقب قلمی علامہ شیخ محمد شاہ صداقت نوشاہی کنجاہی متوفی ۱۱۴۸ھ

ج

۴۸ جامع القوانین قلمی منشی گنیش داس بڈہرہ قانونگوئے گجرات۔

چ

۴۹ چار باغ پنجاب قلمی منشی گنیش داس بڈہرہ

۵۰ چٹھیاں دی وار قاضی فضل حق پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور

۵۱ چہار بہار قلمی ملفوظات قطب الاولیا حضرت نوشہ گنج بخش قادری جمعکردہ میاں ہاشم شاہ نوشاہی تھرپالوی سال تصنیف ۱۲۰۹ھ

ح

۵۲ حالات مشائخ نقشبندیہ۔ مولانا محمد حسن نقشبندی مجددی کرت پوری بجنوری

۵۳ حدیقۃ الاولیا مفتی غلام سرور لاہوری متوفی ۱۳۰۷ھ

۵۴ حقایق نوریہ قلمی مولانا سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات نوشاہی مرتبہ سید شرافت نوشاہی عافاہ اللہ

خ

۵۵ خزینۃ الاصفیا مفتی غلام سرور لاہوری

۵۶ خزینۃ الفقرا مولوی حافظ نور الدین نوشاہی گنجوی متوفی ۱۳۰۲ھ

د

۵۷ دستخط تحایف قدسیہ مکتوبہ سید ابوالرضا ابراہیم تبارک نوشاہی ۱۳۵۶ھ

Marfat.com

۵۸ دستخط تحائف قدسیہ۔ مکتوبہ ۱۲۲۷ھ بقلم مولوی سعداللہ بھٹی شرقپوری رح

۵۹ دستخط تحفۃ الاحرار مکتوبہ ۱۲۱۶ھ بقلم مولوی محمد حسین نوشاہی گاجر گولیہ رح

۶۰ دستخط ثمرات القدس من شجرات الانس۔ مکتوبہ ۱۲۷۸ھ بقلم مولوی سعداللہ شرقپوری

۶۱ دستخط حمائل شریف مکتوبہ ۱۲۱۲ھ بقلم مولوی محمد حسین نوشاہی گاجر گولیہ رح

۶۲ دستخط دیوان آصفی مکتوبہ قلم سید لطف شاہ بخاری۔ مملوکہ سید محمد شریف دھولالہ

۶۳ دستخط دیوان ہاشم شاہ۔ مکتوبہ قلم شیر محمد کوٹلوی رح

۶۴ دستخط رسالہ نجوم مکتوبہ قلم عبدالقادر ولد حفیظ اللہ رح

۶۵ دستخط سبحۃ الابرار مکتوبہ ۱۱۷۹ھ بقلم مولوی محمد حسین نوشاہی گاجر گولیہ رح

۶۶ دستخط سوہنی ہاشم شاہ مکتوبہ سمت ۱۹۳۳ بکرمی بقلم نتھے شاہ جگدیوی رح

۶۷ دستخط گلستان سعدی۔ مکتوبہ ۱۲۱۶ھ بقلم مولوی محمد حسین نوشاہی گاجر گولیہ رح

۶۸ دستخط مجمع الصنائع۔ مکتوبہ ۱۱۹۷ھ بقلم مولوی محمد حسین نوشاہی گاجر گولیہ رح

۶۹ دستخط مفتاح الحکمت مکتوبہ قلم مولانا فضل احمد فاروقی نوشاہی رح متوفی ۱۲۵۱ھ / ۱۸۳۵ء

۷۰ دوہڑہ قلمی سید محکم الدین نوشاہی برخورداری رح

۷۱ دوہڑہ جات قلمی حکیم پیر بخش فاروقی نوشاہی متوفی ۱۲۹۸ھ

۷۲ دوہڑہ جات قلمی شیخ ہاشم شاہ نوشاہی تھرپالوی رح

۷۳ دیباچہ رقعات لچھمی نرائن۔ مولوی محمد فیض بخش لکھنوی رح

۷۴ دیوان سودا ملا محمد رفیع سودا دہلوی رح متولد ۱۱۲۵ھ متوفی ۱۱۹۵ھ

۷۵ دیوان ہاشم شاہ قلمی شیخ ہاشم شاہ نوشاہی تھرپالوی رح

ذ

۷۶ ذخیرۃ العجائب قلمی (بیاض) مولوی محمد حسین نوشاہی گاجر گولیہ رح

Marfat.com

ر

۷۷ راجگان پنجاب — سر لیپل گریفین صاحب بہادر

۷۸ راج نیتی قلمی — شیخ ہاشم شاہ نوشاہی تھرپالوی رح

۷۹ رسالۃ الاعجاز - المعروف رسالہ احمد بیگ قلمی - مرزا احمد بیگ نوشاہی لاہوری رح

۸۰ رسالہ وراثت پنجابی منظوم قلمی - مولانا محمد اشرف فاروقی نوشاہی منچری رح متوفی ۱۲۲۵ھ

اس کا ایک خطی نسخہ ذخیرہ شیرانی پنجاب یونیورسٹی لائبریری

لاہور میں موجود ہے - نمبر کتاب ۲۳۰۰ - ۲۹۵ -

۸۱ رقعات لچھمی نرائن — منشی لچھمی نرائن دبیر کنجاہی

۸۲ رقعات نور اللہ قلمی — مولانا سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات نوشاہی برخورداری رح

۸۳ رموز عشق قلمی — سخی امام شاہ نوشاہی وزیر آبادی رح مرتبہ سید شرافت نوشاہی۔

۸۴ رؤسائے پنجاب — سر لیپل گریفین صاحب بہادر

۸۵ روضۃ الزکیہ فی حقائق العلمیہ قلمی (بیاض قلمی) مولانا سید حکیم حافظ الٰہی بخش مظہر حق

نوشاہی برخورداری ساہنپالوی رح متوفی ۱۲۵۳ھ

مرتبہ سید شرافت نوشاہی۔

س

۸۶ سبیل سلسبیل — مولوی مقبول محمد نوشاہی جھلاوی رح

۸۷ سلیم التواریخ — مولوی صوفی اکبر علی ارائیں

۸۸ سحر فیبائے — شیخ ہاشم شاہ نوشاہی تھرپالوی رح

۸۹ سیف الملوک — میاں محمد بخش قادری مقیم شاہی کھڑیوالہ رح متوفی ۱۳۲۴ھ

ش

۹۰ شجرہ طیبہ سلسلہ خاندان پاک قادریہ نوشاہیہ - سید نواب علی نوشاہی گجراتی

Marfat.com

۹۱ شجرہ مبارکہ قلمی مکتوبہ مولوی غلام رسول نوشاہی ملوکہ میاں غلام مرور نوشاہی گاجر گولہ

۹۲ شریف التواریخ جلد دوم موسوم بہ طبقات النوشاہیہ قلمی - سید شرافت نوشاہی

۹۳ شعر العجم فی الھند شیخ اکرام الحق ایم - اے ایل ایل - بی سی ایس سیکرٹری پاکستان

ص

۹۴ . صبح گلشن مولانا سید علی حسن خاں بن نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی سال تصنیف ۱۲۹۵ھ

۹۵ صحائف الاسرار قلمی حصہ ششم از کتاب تذکرۃ النوشاہیہ - سید شرافت نوشاہی،

ض

۹۶ ضمیمہ اول پنجاب میں اردو - قاضی فضل حق ایم اے پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور -

۹۷ ضمیمہ دوم پنجاب میں اردو، " "

ط

۹۸ طبقات النوشاہیہ قلمی - جلد دوم از شریف التواریخ - سید شرافت نوشاہی

ع

۹۹ عمدۃ التواریخ لالہ سوہن لعل سوری کنجاہی

۱۰۰ عوارف الانوار قلمی حصہ پنجم از کتاب تذکرۃ النوشاہیہ - سید شرافت نوشاہی

ف

۱۰۱ فاضل پنجابی گائیڈ پروفیسر بشیر احمد صدیقی ایم اے -

۱۰۲ فالنامہ قرآنی قلمی مولانا سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات نوشاہی برخورداری

۱۰۳ فتاوی نوشاہیہ المعروف نور الفتاوی - قلمی سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات م

۱۰۴ فیض محمد شاہی قلمی (بیاض) اعلیٰ حضرت سید غلام مصطفیٰ نوشاہی المتوفی ۱۳۹۴ھ

جلد اول - جلد دوم - جلد چہارم

جلد پنجم - جلد ہفتم - جلد ہشتم -

Marfat.com

ق

۱۰۵ قادری بوستان — دیوان سید عمر نوشاہی۔ کوٹلی مغلاں ضلع گوجرانوالہ

۱۰۶ قصہ پورنی چھٹیاں قلمی — مولوی محمد حسین نوشاہی گاجرگولیہ ،،

۱۰۷ قصہ چاہ قلمی — مولانا محمد اشرف فاروقی نوشاہی منچری ،،

۱۰۸ قصہ سسی پنوں — شیخ ہاشم شاہ نوشاہی تھرپالوی ،،

۱۰۹ قصہ سوانگ قلمی — مولوی محمد حسین نوشاہی گاجرگولیہ ،،

۱۱۰ قصہ سوہنی مہینوال — شیخ ہاشم شاہ نوشاہی تھرپالوی ،،

۱۱۱ قصہ شیریں خسرو فرہاد — مولوی محمد حسین نوشاہی گاجرگولیہ ،،

۱۱۲ قصہ شیریں فرہاد — شیخ ہاشم شاہ نوشاہی تھرپالوی ،،

۱۱۳ قصہ محمود شاہ — شیخ ہاشم شاہ ،،

۱۱۴ قصہ ہیر رانجھا — مولوی محمد حسین نوشاہی گاجرگولیہ ،،

۱۱۵ قصہ ہیر رانجھا — شیخ ہاشم شاہ نوشاہی تھرپالوی ،،

۱۱۶ قطعہ تاریخ قلمی — وفات حکیم پیر بخش فاروقی نوشاہی ،،

ک

۱۱۷ کشکول نوشاہی قلمی — فقیر سید غلام محی الدین بخاری نوشاہ ثانی [illegible]
۱۲۴۱ھ

۱۱۸ کلیات اشرف قلمی — مولانا محمد اشرف فاروقی نوشاہی [illegible]

۱۱۹ کلیات فضل احمد قلمی — مولانا فضل احمد فاروقی نوشاہی [illegible]

۱۲۰ کلید گنج الاسرار قلمی — خلیفہ محمد ابراہیم انصاری [illegible]

۱۲۱ کنز الرحمت پنجابی — مولوی حبیب اللہ قادری [illegible]

کنز الرحمت فارسی — مولانا محمد اشرف فاروقی نوشاہی [illegible]

Marfat.com

گ

۱۲۳ گلزارِ فقرا قلمی — مولوی حکیم کرم الٰہی فاروقی نوشاہی ساکن سیکھو والہ ضلع سیالکوٹ
متوفی ۱۳۲۱ھ / ۱۹۰۴ء — مرتبہ سید شرافت نوشاہی

۱۲۴ گلزارِ نوشاہی (فیضِ مصطفائی) مولوی محمد حیات نوشاہی شرقپوری

۱۲۵ گیان پرکاش قلمی — شیخ ہاشم شاہ نوشاہی تھرپالوی ؟

۱۲۶ گیان مالا قلمی — شیخ ہاشم شاہ ؟

ل

۱۲۷ لطائف الاخیار حصہ دوم از کتاب تذکرۃ النوشاہیہ - سید شرافت نوشاہی

۱۲۸ لطائف المنن

م

۱۲۹ مثنوی شاہ امانت قلمی — مرزا شاہ امانت نوشاہی برقندازی منگلاں والہ ؟

۱۳۰ مثنوی ہاشم شاہ قلمی — شیخ ہاشم شاہ نوشاہی تھرپالوی ؟

۱۳۱ مجموعہ لطائف قلمی — مکتوبہ رجب ۱۲۰۳ھ از قلم بابا سپاہی شاہ جھنگی والہ ؟

۱۳۲ مخزن پنجاب — مفتی غلام سرور لاہوری ؟

۱۳۳ مرآۃ الغفوریہ قلمی — میاں امام بخش نوشاہی برقندازی لاہوری ؟

۱۳۴ مسالک السالکین فی تذکرۃ الواصلین - مرزا احمد عبدالستار بیگ قادری سہسرامی ؟

۱۳۵ مصباح القلب قلمی — مولانا محمد اشرف فاروقی نوشاہی پنچری ؟

اس کا ایک خطی نسخہ نقو خانہ میں فقیر سید مغیث الدین بخاری کے
کتب خانہ میں اندرون بھاٹی دروازہ لاہور موجود ہے۔

نمبر کتاب ۱۵۶ - پی -

۱۳۶ معارف الابرار قلمی - حصہ سوم از کتاب تذکرۃ النوشاہیہ - سید شرافت نوشاہی۔

Marfat.com

۱۳۷ معمولات مظہریہ — مولانا محمد نعیم اللہ مجددی بہرائچی رح متوفی سنہ ۱۲۱۸ھ

۱۳۸ مقامات محمود — نواب معشوق یار جنگ بہادر بی اے (علیگ) کمشنر حیدر آباد دکن مطبوعہ استقلال پریس لاہور سنہ ۱۳۸۴ھ ۱۹۶۴ء

۱۳۹ مکتوبات محمد شاہ قلمی — میاں محمد شاہ وزیر آبادی۔ مملوکہ قریشی احمد حسین قلعہ داری

۱۴۰ مکتوبات نور اللہ قلمی — مولانا سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات نوشاہی برخورداری رح

۱۴۱ مکتوب قلمی — خلیفہ پیر احمد نوشاہی پشاوری رح

۱۴۲ مناقبات نوشاہیہ قلمی — سید عمر بخش نوشاہی برخورداری رسولنگری رح متوفی سنہ ۱۳۱۱ھ

۱۴۳ منابع الآثار قلمی۔ حصہ ہفتم از کتاب تذکرۃ النوشاہیہ۔ سید شرافت نوشاہی

و

۱۴۴ وقائع بیوں — مولوی محمد حسین نوشاہی گاجرگولہ رح

رسائل وجرائد

۱۴۵ اورینٹل کالج میگزین لاہور۔ فروری سنہ ۱۹۳۲ء

۱۴۶ الزبیر سہ ماہی کتب خانہ نمبر ۱۱ سنہ ۱۹۶۷ء اردو اکیڈمی بہاولپور
مضمون نگار: قاضی عبدالحق محمود۔

ہلال کراچی۔ دسمبر سنہ ۱۹۵۸ء جمادی الاخریٰ سنہ ۱۳۷۸ھ

تمام شد

کتاب مآثر الاخیار۔ حصہ چہارم از کتاب تذکرۃ النوشاہیہ (جلد سوم) مسمی از کتاب شریف التواریخ۔ بدستخط مؤلف کتاب ہذا فقیر سید شریف احمد شرافت عفا اللہ عنہ ابن اعلیٰ حضرت سید غلام مصطفیٰ نوشاہی ساہنپالوی قدس سرہ: منگلوار گیارھویں جمادی الاخریٰ سنہ ۱۳۹۵ھ تیئیسویں اگست سنہ ۱۹۷۵ء اٹھارھویں ساون ۲۰۳۲ بکرمی

Marfat.com

تکملہ مآثر الاحبار

میاں امام بخش لاہوری

آپ کے والد صاحب کا نام خواجہ نور اللہ تھا۔ آبا و اجداد سے لاہور کے باشندہ تھے۔ پیدائش لاہور میں ہوئی۔ تعلیم ظاہری میاں میر محمد لاہوری سے پائی۔ اُستاد سے خاص محبت رکھتے تھے۔ آپ کا کچھ ذکر اس سے پہلے اسی جلد مآثر الاحبار میں ص ۵ پر لکھا

بیعت طریقت | آپ ملازمت کے سلسلہ میں پاک پتن گئے ہوئے تھے۔ وہاں حضرت شاہ عبد الغفور جالندھری رح تشریف لائے ہوئے تھے جو اپنے مرشد صاحب حافظ قائم دین برقنداز کے عرس سے فارغ ہو کر ابھی رخصت نہیں ہوئے تھے۔ آپ اُن کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت طریقت سے مشرف ہوئے۔ اور خاندان کے وظائف کی اجازت پائیں آپ نو سال تک پاک پتن میں رہے۔ جب شیخ عبد السبحان سجادہ نشین پاک پتن شہید ہوئے۔ اُس کے بعد آپ اُچھی کی طرف چلے گئے۔ اور بہاولپور میں سکونت گزین ہوئے اور خان محمد مبارک خان عباسی کے زیر تحویل ملازمت مل گئی۔

آپ کے سبب سے شاہ عبد الغفور صاحب بھی دو تین مرتبہ بہاولپور تشریف لے گئے اور لوگوں کو اپنے فیض سے نوازا۔

ایک مرتبہ لودھراں میں حضرت مخدوم گنج بخش گیلانی اوچی کے باغ میں اپنے مرشد صاحب کے ہمراہ گئے۔ وہاں پیر روشن ضمیر نے ایک باطنی نکتہ آپ کو سمجھایا۔ جس سے آپ کو فیض پہنچا۔

پیر صاحب کے ہمراہ سفر کرنا | آپ نے اپنے پیر صاحب کے ہمراہ متعدد سفر کیے۔ علاقہ بہاولپور۔ پاک پتن۔ جالندھر۔ لاہور۔ کے سفر کیے۔ ایک مرتبہ نوشہرہ شریف میں حضرت سچیار صاحب کے عرس پر گئے۔ وہاں میاں سلطان محمد نوشہروی سے بھی ملاقات ہوئی حضرت سچیار صاحب کے روضہ کی تعمیر میں بھی حصہ لیا۔

Marfat.com

خلافت ملنا آپ کو اپنے پیر روشن ضمیر نے خلافت ارشاد عطا فرما کر موسے وال کی طرف رخصت کیا۔ جو پاک پتن سے دس کوس مشرق کی طرف ہے۔ اور فرمایا کہ میں تجھ سے راضی ہوں۔ چنانچہ آپ موسی وال میں رونق افروز ہوئے۔ اور آپ کا سلسلہ جاری ہوا۔

خانصاحب کی فاتحہ خوانی خان محمد مبارک خاں عباسی جو بہاولخان اول کے چچا تھے جمعہ تیسری ربیع الاول ۱۱۸۷ھ کو فوت ہوئے تو میاں امام بخش اُن کی فاتحہ خوانی کے لئے بہاولپور گئے

شاعری و تاریخگوئی آپ فارسی زبان میں شعر بھی کہتے تھے۔ تاریخگو بھی تھے۔ حضرت نور محمد صاحب حضرت بچیار صاحب۔ حضرت حافظ برخوردار صاحب۔ حضرت شاہ عبد الغفور صاحب۔ اپنی والدہ بی بی سکھی صاحبہ کی وفات کے قطعات لکھے۔ یہاں خان محمد مبارک خاں کا قطعہ تاریخ وفات لکھا جاتا ہے۔

قطعہ تاریخ

کرد چوں نقل مکاں روحش از یں جسم کثیف گشت واصل با وصال حضرت باری شریف

سال تاریخ وصالش چونکہ جستم از خرد گفت نام او۔ مبارک خان عباسی لطیف

۱۱۸۷ھ

اولاد آپ کے ایک فرزند فرید بخش کا نام معلوم ہو سکا ہے۔

تصنیف آپ نے اپنے مشائخ سلسلہ کا تذکرہ بنام مراۃ الغفوریہ تصنیف فرمایا۔ جو غرہ جمادی الاخرے ۱۱۸۷ھ کو شروع کیا۔ اور اتوار یوم عرفہ ۹ ذی الحجہ ۱۱۹۰ھ کو تمام کیا

بی بی سکھی لاہوریؒ

آپ خواجہ نور اللہ لاہوری کی اہلیہ اور میاں امام بخش لاہوری ؒ مصنف کتاب مراۃ الغفوریہ کی والدہ ماجدہ تھیں۔ آپ کی ارادت وعقیدت حضرت حافظ قائم برقنداز پاک پتنی رح سے تھی اُن کی بہت خدمات بجا لائیں۔ اُن کی وفات کے بعد اُن کے خلیفہ اعظم شاہ عبد الغفور جالندھری ؒ کے ساتھ بیعت کی اور اوراد وظائف پر پابند رہیں۔

اولاد | آپ کے تین فرزند تھے۔ ۱ میاں غلام محی الدین ۲۔ میاں کرم الٰہی ۳۔ میاں امام بخش مصنف کتاب مراۃ الغفوریہ

واقعہ وفات | جب شاہ عبد الغفور کا انتقال ہو گیا تو آپ کہتی تھیں کہ اب میری زندگی بے جا ہے۔ میں بھی میاں صاحب کے پیچھے جان بحق تسلیم کرتی ہوں چنانچہ ایک ن صاحبزادہ عالیقدر (سید غلام رسول) کو یاد کیا کہ خدا تعالےٰ ایک مرتبہ اُن کی زیارت بھی نصیب کرے۔ امراکھی سے وہ پہنچ گئے اُن کی زیارت کی اور خواب دیکھا کہ میاں صاحب یاد کرتے ہیں۔ ایک روز میرے غریب خانہ کے چھت پر چڑھیں۔ اور کہا اے نور چشم آج میں نے گھاس کی سبزی اور دریا کا پانی دیکھا ہے۔ پھر دیکھنا میرے نصیب میں نہیں اور تین مہینے کچھ نہ کھایا اور شربت پیتی تھیں۔ لیکن ہضم نہیں ہوتا تھا زمین پر ڈال دیتی تھیں۔ بہت بیمار ہو گئیں ایک روز میں نے اپنے گھر میں سے اپنی کنیز کو کہا کہ تو والدہ صاحبہ کے احوال کی پرسش کر کے آ کر نیند کیسے آتی ہے وہ گئی لیکن ادب سے پوچھ نہ سکی انھوں نے خود بخود کہا کہ اب فلانی! جا کر میرے نور چشم کو کہہ دینا کہ مجھے نیند اچھی آتی ہے کوئی فکر نہ کرے۔

Marfat.com

اچھی آتی ہے۔ کوئی فکر نہ کرے۔

کشف قلوب اس کے بعد دوسرے روز ایک سید زادی نے چاہا کہ ان کو کہے کہ صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے توبہ کریں وہ بھی ڈر سے نہ کہہ سکی اور ملاحظہ کیا۔ اس کا منہ دیکھ کر کہا اے مائی سید زادی۔ صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے میری توبہ ہے۔

چند روز کے بعد آپ کو بخار ہو گیا اور بیہوش ہو گئیں۔ شام کے وقت ٹھیک ہو گئیں۔ دوسرے روز بدھوار کے دن پھر بخار ہو گیا۔ ظہر کے وقت موذن نے مسجد میں اذان دی۔ آپ نے کلمہ پڑھا۔ پھر عصر کے وقت اذان سنکر کلمہ طیبہ آپ کی زبان پر جاری ہو گیا۔ نماز شام سے پہلے بیہوشی میں چند بار یہ درود شریف پڑھا۔ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم وصل علیہ۔ اس وقت گھر کے اندر سے چارپائی اٹھا کر ہم نے صحن خانہ میں رکھی۔ اور ہم نماز میں مشغول ہوئے کہ اچانک آپ کی کنیز نے آکر کہا کہ میاں خبر لو۔ نماز پڑھ کر آپ کو سیدھا کیا۔ اور آپ کے منہ میں شربت ڈالا اور جان بحق تسلیم کی۔ لیکن آنکھوں سے آنسو جاری اور پیشانی و سینہ گرم تھا۔ جان دینے کے بعد تک جاری رہا۔ چنانچہ تیار کر کے جنازہ پڑھ کر ہم قبرستان میں لے گئے۔ میں نے چاہا کہ صندوق کھول کر آپ کا چہرہ قبلہ کی طرف کر دوں۔ جس وقت ہم نے کھولا تو آپ کا منہ خود بخود ... [illegible]

تاریخ وفات بی بی سکھی کی وفات بروز پنجشنبہ جمادی الاول ... ۱۲۸۷ ... ۱۱ کو ہوئی۔ مزار پاک پتن میں ہوئی

قطعہ تاریخ

از میاں امام [illegible]

چو آں بی بی از دار فنا رفت	[illegible]
الف افزودہ تاریخش ہمیں خواں	[illegible]
	۸۷ ... ۱۱

Marfat.com

والدہ فرید بخش بہاولپوری

آپ میاں امام بخش لاہوری مصنف مراۃ الغفوریہ کی اہلیہ تھیں بیٹے کا نام فرید بخش تھا۔ اس لئے والدہ فرید بخش کے نام سے لکھی گئی ہیں۔ شاہ عبدالغفور برتندرازی جالندھری کی مخلص مریدات سے تھیں۔ اپنے شوہر کے ساتھ بہاولپور میں رہا کرتی تھیں

واقعہ وفات | میاں امام بخش نے آپ کا واقعہ وفات مراۃ الغفوریہ میں لکھا ہے اس وقت بہاولپور میں رہا کرتے تھے۔ اسی کا ترجمہ یہاں لکھا جاتا ہے۔

"میرے فرزند فرید بخش طولعمرہ یعنی بندہ زادہ کی والدہ بہت بیمار تھی۔ رحلت کا وقت نزدیک پہنچ گیا۔ سب اعضا سے جان ساکت ہوگئی جسم کے اوپر والے حصہ میں باقی تھی۔ اس وقت اپنا غلام آنجناب (شاہ عبدالغفور) کی خدمت میں بھیجا (وہ بھی اس وقت بہاولپور میں تشریف فرما تھے) اور عرض کیا کہ یہ وقت کنیز پر نازک ہے اگر حضرت تشریف لے آویں تو عین مہربانی اور بندہ نوازی ہوگی۔ آپ اٹھ کر اس غریب خانہ پر رونق افروز ہوئے۔ چارپائی پر بستر کر کے ہم نے آپ کو اوپر بٹھایا اس کا حال دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ آج خیر وعافیت ہے۔ کل ہم پھر آئیں گے۔ وہاں سے آکر باغیچہ میں بیٹھ گئے۔ ادھر ابھی سے وہ اس دن تندرست ہو کر بیٹھ گئی۔ دوسرے روز اسی وقت اس نے پاکیزہ کپڑے پہنے اور اپنے آپ پر گلاب چھڑکوایا اور اپنی چارپائی کی سرہاندی قطب کی طرف کرائی۔ اور السنت خاں کی والدہ کو کہا کہ سورہ یٰس پڑھو۔ اور ہر کسی سے اپنے تقصیرات بخشوائے اور کنیز کو آپ کی خدمت فیض موہبت میں بھیجا کہ یہ وقت مجھ پر وہی ہے۔ آنجناب تشریف لائے اور بیٹھ گئے اس نے عرض کیا کہ یا حضرت۔ میں آپ کی غلام ہوں مجھے اپنی یاد سے بھلا نہ دینا۔ اور کچھ خیر

Marfat.com

اُس نے نذرانہ میں دی اور کلمہ طیبہ پڑھا۔ دوسرے لوگوں کو گواہ بنایا جان لب پر پہنچ گئی۔ اُس وقت میں نے کہا یا حضرت رخصت کریں چنانچہ رخصت فرماکر اپنے مکان کی طرف آئے۔ اثنائے راہ میں میرے بڑے بھائی میاں غلام محی الدین کو فرمایا کہ واپس جاکر فریدبخش کی والدہ کو کہدو کہ اسوقت میری صورت کو حاضر کرے کہ مرشد کی صورت آخر کے وقت بھی مدد کرے گی۔ اور پاس انفاس میں مشغول ہوجاوے۔ چنانچہ وہ آئے۔ اس سے پہلے بی بی نے آنکھیں بند کی ہوئی تھیں۔ میرے بھائی صاحب نے حضرت صاحب کے فرمان سے تلقین کی۔ اُس نے آنکھیں کھولیں اور سر کو ہلایا کہ میں یاد میں اور پاس انفاس ان کو سنایا۔ اور اُسی حال میں جان بحق تسلیم کی۔ غسل کفن کرکے دفن کیا۔

Marfat.com

تعلیقات

متعلقہ صفحہ ۱۴

مثنوی کنز الرحمت تصنیف محمد اشرف فاروقی منچری
مطبوعہ نسخہ کے علاوہ مندرجہ ذیل مخطوطات بھی موجود ہیں:

۱۔ یہ نسخہ مصنف کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے جو انہوں نے اپنے بیٹوں کے لئے تحریر کیا تھا۔ ترقیمہ کی عبارت یہ ہے "تمام شد نسخہ کنز الرحمت دستخط فقیر اشرف برای پاس خاطر برخورداران گل احمد و میاں محمد تحریر یافت" رواں نستعلیق خط میں یہ نسخہ ۱۲۱ اوراق پر مشتمل ہے اور چھوٹی تقطیع میں ہے۔

جو لوگ کنز الرحمت کے مطبوعہ نسخہ کو تحریف شدہ بتاتے ہیں، زیر نظر نسخہ دیکھ کر ان کا دعویٰ بے بنیاد ثابت ہو جاتا ہے کیونکہ مطبوعہ نسخہ کے اشعار وہی ہیں جو مصنف کے اپنے ہاتھ سے لکھے ہوئے زیر بحث نسخہ میں موجود ہیں۔ لہٰذا تحریف شدہ نسخہ وہ ہوا جو یہ اعتراض کرنے والے حضرات اپنی طرف سے پیش کرتے ہیں۔

مذکورہ قلمی نسخہ حضرت شرافتؒ کو تقریباً ۱۹۷۷ء میں دستیاب ہوا تھا اور اب کتب خانۂ نوشاہیہ ساہن پال شریف کی زینت ہے۔ اس نسخہ کی فوٹو کاپی اور مائیکرو فلم بھی کتب خانۂ نوشاہیہ میں موجود ہے۔ "تذکرہ نوشہ گنج بخش" مؤلفہ سید شرافت نوشاہی مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء میں اس نسخہ کے بعض عکسیات شامل کئے گئے ہیں۔

۲۔ دوسرا نسخہ بھی کتب خانہ نوشاہیہ ساہن پال شریف موجود ہے۔ سلطان احمد نامی کاتب نے ۱۲۷۷ھ میں اچھے نستعلیق میں لکھا ہے۔ ۳۲۶ صفحات۔

۳۔ تیسرا نسخہ حافظ سید گل احمد نوشاہی برخورداری نے بخط نستعلیق ۱۲۸۱ھ میں کتابت کیا اور یہ ۲۷۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ مخزونہ کتب خانہ نوشاہیہ

۴۔ چوتھا نسخہ باریک اور اچھے نستعلیق میں بقلم غلام محی الدین نوشاہی (متوفی ۱۲۹۰ھ) ہے۔ ۲۶۲ صفحات۔ یہ نسخہ بھی کتب خانہ نوشاہیہ میں ہے۔

Marfat.com

۵۔ یہ نسخہ کتاب خانۂ گنج بخش مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد (نمبر نسخہ ۱۴۱۴) میں موجود ہے۔

ترقیمہ یہ ہے: "تمام شد کتاب نسخہ کنز الرحمت برای پاسخاطر فقیر حقیر محمد حیات بدست خط پیر محمد ولد غلام قادر ساکن موضع رمل تحریر بتاریخ ۲۷ ما (ہ) شعبان ۱۳۰۲ھ (۱۳۰۲ھ)" ۱۴۰ صفحات۔

یہ نسخہ محرفہ ہے اور کاتب نے اپنی طرف سے بے وزن اشعار کا الحاق کیا ہے۔ کاتب کی جہالت کا اندازہ مذکورہ ترقیمہ سے بھی ہو جاتا ہے جس میں وہ اس شخص کو "فقیر حقیر" لکھ رہا ہے جس کی خاطر اس نے یہ نسخہ تحریر کیا۔

۶۔ چھٹا نسخہ پاکستان کی قومی دستاویزات کے مرکز واقع اسلام آباد میں موجود ہے۔ نسخہ کا نمبر ۱۵ ہے۔ یہ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۱۲ھ میں کتابت ہوا۔ عارف

متعلقہ صفحہ ۱۳۱

سعد اللہ ثر قپوری

سعد اللہ بن میاں شیخ محمد ثر قپوری کے ہاتھ سے لکھی ہوئی فارسی قلمی کتابوں کا ایک مجموعہ قومی عجائب گھر پاکستان کراچی میں میری نظر سے گذرا ہے۔ اس مجموعہ کا نمبر ۱۹۵۸-۶۰۴ ہے اور اس میں علی الترتیب یہ تینوں کتابیں ہیں:

۱۔ انشای خلیفہ۔ ورق ۱ - ۹۳۔ تاریخ کتابت ۱۲۱۴ھ

۲۔ رسالہ در آداب تیر اندازی۔ ورق ۹۴ - ۹۰۔ تاریخ کتابت [illegible]

۳۔ تو باوہ از منیر لاہوری۔ ورق ۹۹ - ۱۴۵۔ تاریخ کتابت [illegible]

عارف نوشاہی

متعلقہ صفحہ ۳۳

[illegible]

[illegible] کتاب کا ایک قلمی نسخہ [illegible] [illegible]

Marfat.com

شرافتؒ نے حاصل کر لیا تھا۔ پہلے یہ عکس جناب محمد حسن میرانی کی وساطت سے حاصل کیا گیا جس میں اصل نسخہ کے سرخ روشنائی سے لکھے گئے الفاظ مدہم آئے تھے۔ چنانچہ شرافتؒ خود بہاول پور گئے اور اصل نسخہ سے عکسی نسخہ کا تقابل کر کے عکس کی غیر واضح عبارات کو واضح کیا۔ پہلا عکس کیفیت کے لحاظ سے بھی اچھا نہیں تھا لہٰذا حضرت شرافت نے دوسرا عکس بنوایا۔ یہ دونوں عکسی نسخے کتب خانۂ نوشاہیہ میں موجود ہیں۔

کتاب کا تفصیلی تعارف:

یہ کتاب فارسی میں ہے اور سترہ "حالت" پر مشتمل ہے۔

۱۔ شیخ عبدالغفور جالندھری کے فرمائے ہوئے نکات

۲۔ کلمہ طیبہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کا بیان

۳۔ عشق و تصورات

۴۔ ذکر ارّہ و پاس انفاس

۵۔ فنا فی الشیخ، فنا فی الرسول، فنا فی اللہ، بقا باللہ

۶۔ سماع و رقص و وجد و تواجد و حال و مقام

۷۔ معجزہ و خوارق عادت و معونت و استدراج

۸۔ مناقب اولیا و غوث و قطب و ابدال وغیرہ

۹۔ حضرت غوث صمدانی و محبوب ربانی قدس سرہ کے مناقب اور ان کے ابناء اور طریقۂ قادریہ کا شجرۂ طیبہ۔

۱۰۔ حضرت سید محمد غوث اور ان کے نور الابصار سید شاہ مبارک کے مناقب

۱۱۔ شاہ معروف چشتی اور ان کے خلفا کے مناقب

۱۲۔ سیاح بیشۂ عرفان شاہ سلیمان کے مناقب

۱۳۔ حضرت شاہ عالی جاہ حاجی محمد نوشاہ کے مناقب

۱۴۔ حضرت پیر محمد سچیار کے مناقب

۱۵۔ حافظ حقیقی کعبہ تحقیقی حافظ محمد قائم برقنداز کے مناقب

Marfat.com

۱۶۔ شیخ عبدالغفور جالندھری کے مناقب

۱۷۔ مصنف کی والدہ کی وفات کا بیان

آغاز کتاب: الحمد للہ رب العالمین والعاقبت للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین ھوالاول والاخر والظاھر والباطن کہ اوست موجود مطلق ونعت نبی کہ اوست مطہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

یہ نسخہ ۱۹۴ ورق پر مشتمل ہے۔ ترقیمہ وہی ہے جو متن میں صفحہ ۳۳ پر درج ہو چکا۔ حضرت شرافتؒ بتایا کرتے تھے کہ بقول شیخ فضل حسین سلیمانی ساکن ڈھلوال ضلع سرگودہا "مرآۃ الغفوریہ" کا ایک قلمی نسخہ ان کے پاس بھی تھا مگر جب وہ مبینہ نسخہ دیکھا گیا تو وہ امام مستغفری کی کوئی کتاب تھی۔

عارف نوشاہی

متعلقہ صفحہ ۵۵

۱۳۵۱ھ
۲۰ ذی الحجہ

وفات میاں رشید دین صاحب ۱۶ اپریل ۱۹۳۳ء

مدفن [illegible]

۱۳۶۲ھ [illegible]

وفات میاں غلام محی [illegible] ۷ فروری ۱۹۴۴ سوموار [illegible] مدفون

ولادت ۲۸ ستمبر ۱۸۷۷ء

[دستخط [illegible]]

تمت ھذا الکتاب بعون الملک الوھاب بید الضعیف نحیف الراجی [illegible]

بند دیکھ محمد ابن میاں رشید دین ابن میاں غلام مصطفیٰ [illegible]

Marfat.com

راقمه المشهور برای شاه فقیر ابوبکر قادری نوشاهی غفر الله ذنوبه وستر عیوبه در روز دوشنبه بتاریخ بست شهر جمادی الرجب در سنه ۱۳۲۹ یک هزار و سه صد و بست و نه هجری مقدس نبوی مطابق تاریخ ۲۰ ماه ساون در سنه ۱۹۶۸ یکهزار و نهصد و شصت و هشت در حوضه شرقپور صانه الله تعالی عن الآفات والخاطر بحیة باسما طواه این کتاب و کتاب حقایق الذوالی کل حرف صفحه ۵۵۱ بعون الله تعالی تحریر یافته فقط ختم تمام شد . کار من تمام شد . [کل صفحات ۶۲۵ سطور فی صفحه ۱۳]

متعلقہ صفحہ ۶۲

ولادت جعفر شاہ پھلواری

راجپوت بمقام شیخپورہ بعد رفاضلہ جالندھر

از باشی دانشمندان ۱۸۱۴ء ۱۲۳۰ھ

بارہ سال کے تھے کہ مرید ہوئے ۔

(دارتیمیہ لاہور دسمبر ۱۹۶۴ء صفحہ ۶۱)

ان کے مرشد شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی

وفات ۱۱۹۶ھ میں ہوئی ۔

اس لئے جعفر شاہ کی تاریخ پیدائش اگر

۴۲ سال بعد کس طرح ہو سکتی ؟

شرافت

Marfat.com

متعلقہ صفحہ ۶۴

مولانا فضل امام خیرآبادی

والد کا نام شیخ ارشد ہرگامی تھا۔ فاروقی النسب تھے۔

آپ نے سید عبدالواجد کرمانی خیرآبادی سے علوم عقلیات و نقلیات کی تحصیل کی۔ اس کے بعد دہلی میں صدر الصدوری کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ [1]

تذکرہ علمائے ہند میں ہے کہ "شاگرد رشید مولوی عبدالواجد خیرآبادی ملقب صدر الصدور شاہجہان آباد از سرکار انگریزیہ، عزت و امتیاز در تدقیق [illegible] بر میر زاہد رسالہ نوشتہ و در علوم عقلیہ گوئے سبقت ربودہ [illegible] قواعد بیان کردہ و نیز ترجمہ علامہ [illegible] [illegible] [illegible]" [2]

منطق میں ایک رسالہ مرقات ... [illegible] ۱۲۴۷ھ ... [illegible]

[illegible] دہلی سے شائع ہوئے گئے [illegible]

۱ ۔ [illegible] ۱۲۴۰ھ [illegible]

۲ ۔ تذکرہ علمائے ہند [illegible]

۱

۲ ۔ [illegible]

Marfat.com

کار آگاہی ز ہر کار او فتاد — گشت دار الملک معنی بے نظام

چوں ارادت از پئے کسب شرف — جستم سال فوت آں عالی مقام

چہرہ مہ بستی خورشید نخست — تا بپائے تخت جبہ گردد غلام

گفتم اندر سایہ لطف نبی

باد آرامش گہ فضل امام

۱۲ صفر ۱۲۷۸ھ وفات — ۱۲۱۲ھ ولادت

اولاد | تین بیٹے تھے۔ مولوی فضل الرحمٰن، مولوی فضل عظیم، مولوی فضل حق خیر آبادی

تلامذہ | حکیم امام الدین مرشدکی، مفتی صدر الدین خاں آزردہ دہلوی،

مولوی فضل حق خیر آبادی، مولوی فضل عظیم خیر آبادی،

مولوی فضل حق خیر آبادی صفحہ ۱۲، مفتی انتظام اللہ شہابی اکبر آبادی

اور سیمیں جگر آزردہ ۱۸۵۷ء

رفیق دار المصنفین

متعلقہ صفحہ ۴۷

سخی روشن دین

جناب محمد حسن میرانی نوشاہی نے مصنف کے نام اپنے ایک خط مورخہ ۲۵، نومبر ۱۹۷۸ء میں سخی روشن دین اور ان کے اخلاف کے بارے میں معلومات مہیا کی ہیں۔ یہ معلومات جناب میاں محمد الیاس قیصر ساکن خیر پور ٹامیوالی نے ۸، نومبر ۱۹۷۸ء کو بستی نوشاہیاں[1] ضلع بہاولنگر جا کر سخی روشن دین کے موجودہ سجادہ نشین جناب نیاز احمد

---

[1] بستی نوشاہیاں بہاولنگر سے سات میل بجانب شمال واقع ہے اور کچا راستہ ہے تانگہ کے ذریعے پہلے چک ہوتیانہ جانا پڑتا ہے۔ اس کے بعد بستی "قیصرانی" سے گذر کر بستی نوشاہیاں پہنچتے ہیں۔

Marfat.com

(بعمر ۸۴ سال) اور جناب محمد حنیف (بعمر ۱۰۰ سال) سے اکٹھی کی ہیں۔ عارف نوشاہی۔

"سخی روشن دین مغل پٹھان تھے اور ان کا مزار سخی روشن دین ابریردی کے نام سے مشہور ہے۔ ان کی وفات چولستان کے علاقہ بیبرقا نبڑیا میں ہوئی اور وہیں دفن ہوئے۔ پھر ان کے بھائی سلطان محمود نے انہیں دریائے ستلج کے کنارے دفن کیا۔ بعد میں طغیانی کے باعث وہاں سے صندوق نکال کر موجودہ جگہ پر دفن کیا گیا۔ دربار کے اندر تین بزرگوں کی قبور ہیں۔

۱۔ سخی روشن دین ۲۔ فیض بخش (سخی روشن دین کے بیٹے)
۳۔ محمد بخش (فیض بخش مذکور کے فرزند)

تینوں مزارات پختہ ہیں اور ان پر گنبد بنا ہوا ہے۔ یہ مزار نبی بخش بن نور محمد بن سلطان محمود نے بنوایا تھا۔

سلطان محمود کی اولاد میں سے کرم دین صاحب کرامات بزرگ تھے۔ ان کا مزار عباس نگر ریلوے سٹیشن (تحصیل و ضلع بہاولنگر) سے جنوب کی طرف پانچ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس علاقہ کو "گگو دی کھوئی" کہتے ہیں۔ ان کا روضہ پختہ ہے۔ آبادی تھوڑی ہے۔ مچھروں کی بہتات ہے، علاقہ ویران ہے۔ مزار کے موجود متولی عبداللہ ساکن خیر پور ٹامیوالی ہیں۔ اُن کا تعلق ڈکھنا سے ہے اور یہ نومسلم ہیں۔ روایت ہے کہ ڈکھنا قوم کو کرم دین نے مسلمان کیا تھا۔

سخی روشن دین کے خلفا میں سے ایک خلیفہ رحمت شاہ کا مزار جیت ... ٹامیوالی سے ایک میل دور شمال کی جانب واقع ہے۔ وہاں کھجور کے درختوں کا ... وہ لاولد تھے۔ ان کے خلفا میں سے ایک خلیفہ جند وڈہ کا مزار نور پور (علاقہ ...) حاصل پور ضلع بہاول پور میں ہے۔ ظہور احمد اور منظور احمد پسران غلام ... ان کے پاس سخی روشن دین کے ملفوظات بتائے جاتے ہیں۔ جیسا کہ ... روشن دین نے بھی بتایا ہے مگر قبیلہ صاحب نے یہ ملفوظات نہیں دیکھے۔ رحمت شاہ بہت جلالی بزرگ تھے۔ سخی روشن دین کے ایک دوسرے مرید کا نام محمد خورشید ساکن ... تحصیل پاک پتن ہے۔

Marfat.com

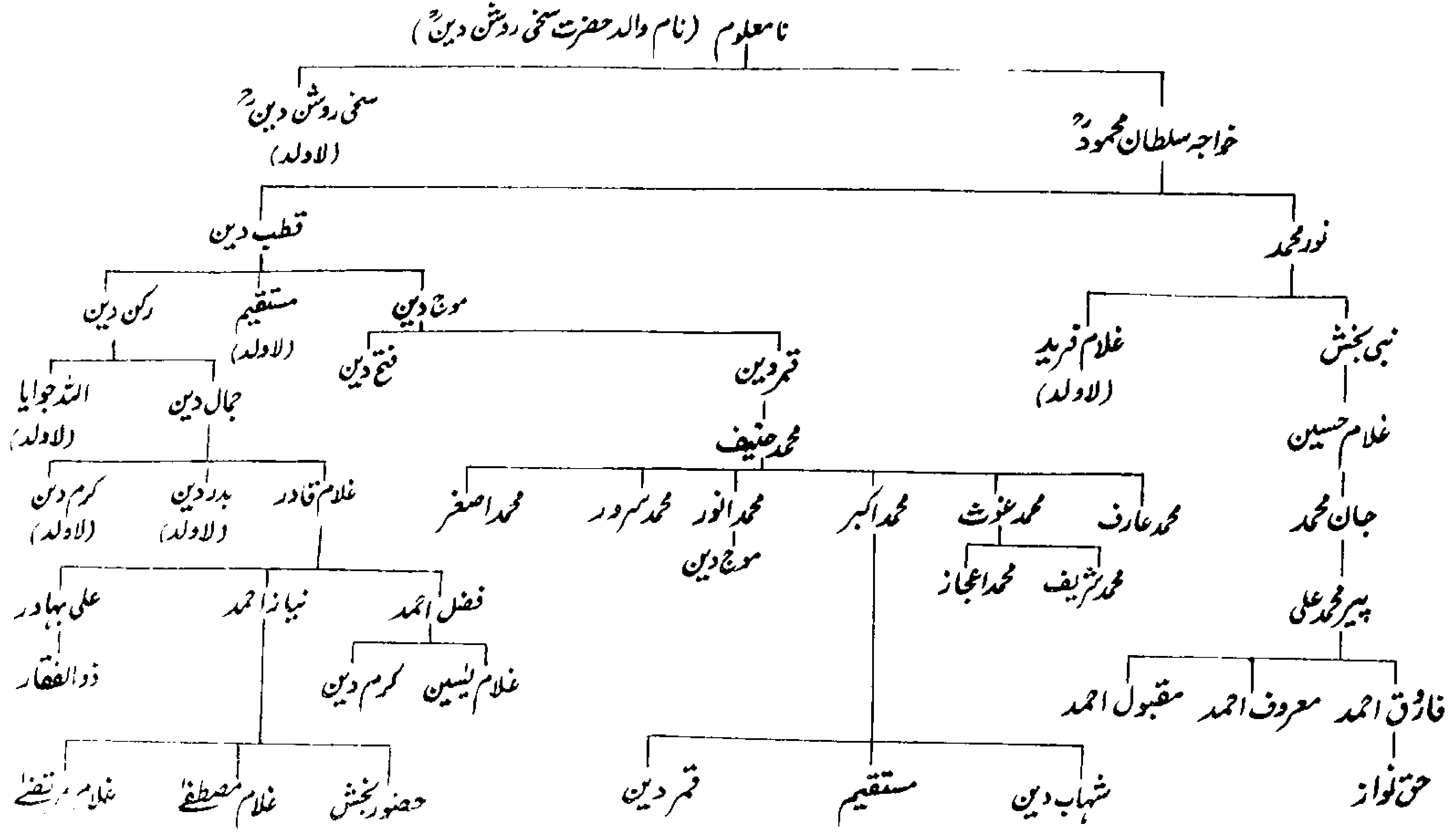
نامعلوم (نام والد حضرت سخی روشن دینؒ)
سخی روشن دینؒ
(لاولد)
خواجہ سلطان محمودؒ
قطب دین
نور محمد
رکن دین
مستقیم
(لاولد)
موج دین
غلام فرید
(لاولد)
نبی بخش
اللہ جوایا
(لاولد)
جمال دین
فتح دین
قمر دین
محمد حنیف
غلام حسین
کرم دین
(لاولد)
بدر دین
(لاولد)
غلام قادر
محمد اصغر
محمد سرور
محمد انور
موج دین
محمد اکبر
محمد غوث
محمد عارف
جان محمد
محمد اعجاز
محمد شریف
پیر محمد علی
علی بہادر
نیاز احمد
فضل احمد
ذوالفقار
کرم دین
غلام یٰسین
مقبول احمد
معروف احمد
فاروق احمد
حق نواز
غلام مرتضیٰ
غلام مصطفیٰ
حضور بخش
قمر دین
مستقیم
شہاب دین

Marfat.com

متعلقہ صفحہ ۹۴

حضرت نوشہ گنج بخش

شیخ عبدالرحمن پاک

قاضی عبدالرحمن لاہوری

شاہ فاضل قلندر ؍؍

شیخ سجاول شاہ ؍؍

سید حیدر شاہ

بابا حسون شاہ

یوسف شاہ علی

چھوڑو شاہ

بانکے شاہ

نورالدین ماچھی [illegible] ضلع ہوشیارپور

سید محمود شاہ [illegible] چک ۳۰ [illegible] سرگودھا [illegible]

پیر علی محمد شاہ [illegible] ۱۲ [illegible] لائل پور

[illegible] ۱۳۸۸ھ [illegible]

محمد طفیل [illegible] آبادی [illegible]

از محرم ۱۴۰۱ھ [illegible]

Marfat.com

متعلقہ صفحہ ۱۰۰

حضرت کرم کلی - بلکھو ال ... بابا کا گاؤں ... جب ... حد مستعد ... داقع تھا

حضرت شیخ عبدالرحیم قوم جنجوعہ جنھوں نے بختیار سرور جو بندہ سے ... قادر ... کر کے مستعد ... دلیل شاہ ... کوڑ ... کا بڑے ... گدھالہ تحصیل ... بابا کا وطن ... کا ... تھا۔

میاں نور محمد — حضرت شیخ محمد بن عبدالرحیم

حضرت صدرالدین بن شیخ محمد

حضرت رکن الدین بن صدرالدین رحجا جو پورہ

حضرت عمر شاہ بن رکن الدین — ۱۲۹۷ھ گنبد بانورہ

حضرت میاں ... بن عمر شاہ — ۱۳۲۵ھ ۱۹۰۷ء — ... رکانک

حضرت میاں محمد ... بن ... — ۱۹۱۰ء بجم ساون

حضرت میاں محمد شرف بن محمد امین — موجودہ سجادہ نشین — ۱۳۴۶

میاں برکت شاہ کی اولاد

امین محمد ... محمد ... ۱۹۶۲ء — میاں مولابخش ۱۹۷۱ء ۶ — محمد حسین — علام نبی — غلام رسول

... کنہد بنا ... — میاں ... اللہ مرحوم — علام ... — محمد مسلم ۱۹۹۲ — محمد انور مرحوم — موجود — ۱۹۶۲

محمد اکرم مرحوم — محمد ... — محمد حسین — محمد ...

محمد مسعود — سجاد حسین — محمد اعظم — محمد ... — ...

محمد ... — محمد رشید — نور ...

Marfat.com

مسئلہ خلافت مستورات

کتاب احسن الشمائل قلمی ملفوظات خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی مرتبہ و جمع کردہ محمد کاظم کاکوری میں ملفوظ خواجہ حسب مذکور ہے۔

فائدہ۔ مذکور در خلافت نساء روزے بعد صلوٰۃ عصر کلمۃ من بحر الاسرار میخواند و حضرت خداوندگار استماع میکردند فضیلت پناہ میاں محمد فاضل فرمودند کہ العبد بندہ امروز کتاب مناقب العارفین نوشتہ بنظر آمدہ کہ حضرت سلطان عارف چلپی ذی الاقتدار سلطان الولد نبیرۂ حضرت مولوی معنوی مولینا جلال الدین رومی قدس اسرارہم کہ یکے از اولیائے وقت خود بودند و احوال ایشان مفصلاً در مناقب حالات جد بزرگوار خود بودند عورتے را از اطراف خود خرقۂ خلافت عطا نمودہ چنانچہ اکثر مشائخ آن عہد بآن ولیہ عصر رجوع داشتند و بفیوضات زبانی از ارشاد آن کاملہ جمعے از طالبان حق رسیدہ و در رسالہ مزبور نوشتہ کہ آن بی بی پاکدامن در علم عشق پایہ کمال داشت کہ درمیں

Marfat.com

کتب متداول شیعہ نبودند در باطن ولیہ زبان خود بود کمالات

و دستگاہ میاں محمد فاضل معروف داشت کہ در اکثر احوال و

کمالات مومنات بابرکات بزرگان سلف نوشتہ اند اما

خلافت نساء بہ ثبوت نہ پیوستہ بود ازیں کتاب معلوم شد کہ اگر

زنے کاملہ فاضلہ باشد لیاقت خلافت دارد جائز است فرمودند

باہم بسیار کتب متصوفہ خواندہ و شنیدہ ایم غیر ازیں کتاب در رسالہ

دیگر ایں مقدمہ منظر نیامدہ ۔ (ص $\frac{125}{126}$)

متعلقہ صفحہ ۱۵۰

ہاشم شاہ

ہاشم شاہ کی طب پر منظوم کتاب "مفتاح العلاج" دستیاب ہوئی ہے

ہاشم اکنوں آر رو سوی کتاب

ہر چہ داری از سخن بر گو شتاب (ص ۲)

یہ محمد اکبر ارزانی کی کتاب "میزان الطب" کی منظوم شکل ہے ۔

طب میزان کرد در نظم اندراج

مشتہر کردم بمفتاح العلاج (ص ۲)

کتاب کے اختتام پر شاعر نے سبب تالیف بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ صرف

میزان الطب ہی کا ترجمہ نہیں ہے بلکہ اس میں کچھ اور اضافات بھی ہیں

Marfat.com

مدتی این آرزوی داشتم
نسخهٔ در علم طب بنگاشتم
در علم طب مختصر دیدم کتاب
وز دوا و عمل ہر یک کامیاب
از محمد عرف ارزانی طبیب
نسخه اندر نثر بس عجب العجیب
طب میزان آنکه نامش دل کشا
از تجارت اندر . . . یک دوا
شد مرا تائید ربانی ہنوز
نظم کردم این کتاب دلفروز
فصل قارورہ و نبض بحران ہم
کردہ ام از کتب قدمای رقم
نیز از قانون فصل حمیات
بعض جای از دوای تجربات

(ص ۳۹۷ - ۳۹۸)

ہاشم شاہ نے اس میں اپنے تجربات بھی درج کیے ہیں؛

از تجارب خود درین کو گفتہ شد
بین بچشم غور چون دُر سفتہ شد

یہ کتاب تین مقالات پر مشتمل ہے:

۱. رابعہ عناصر - مزید ۱۹ فصول پر تقسیم ہوا ہے۔
۲. قانون فصد - مزید ۱۵ فصول پر تقسیم ہوا ہے۔
۳. امراض از سر تا پا - مزید کئی ابواب پر مبنی ہے۔

ابتدا: حمد بی پایان ثنا رب جہان - کو سزاوار است حمد ہر زمان

Marfat.com

اختتام : از طفیل سید خیر الانام ۔ خاتمہ بالخیر گردد والسلام ۔

کتاب کے کل صفحات ۳۹۸ ہیں اور رواں نستعلیق خط میں لکھی گئی ہے۔ عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر ہیں۔ ترقیمہ یہ ہے :

" باتمام رسید بعون الملک المجید نسخہ متبرکہ در علم طب مسمی بمفتاح العلاج منظوم از تصانیف مولانا مقبول بارگاہ حضرت ہاشم شاہ حنفی قادری نوشاہی بید خط احقر من عباد اللہ الواحد عبدہ عبد الصمد ابن قاضی عبد الرحیم عفی اللہ عنہ ساکن قصبہ کانٹھ جعفر آباد بتاریخ یازدہم رمضان المبارک ۱۳۳۸ھ بمطابق ماہ جیٹھ ۱۹۷۷ "۔

یہ کتاب ۱۰ دسمبر ۱۹۸۲ء کو جناب خلیل الرحمٰن داؤدی نے اپنے ذخیرۂ مخطوطات سے مجھے عنایت فرمائی۔ جزاکم اللہ۔ عارف نوشاہی

متعلقہ صفحہ ۲۰۰

چہار بہار از محمد ہاشم تھرپالوی

یہ کتاب سید ابو الکمال برق نوشاہی کے اردو مقدمہ کے ساتھ مکتبہ نوشاہیہ، نوشاہی اشاعتی مشن ۱۸۔ ساؤتھ فیلڈ اسکوائر بریڈ فورڈ برطانیہ کی طرف سے فروری ۱۹۷۹ء میں لاہور سے شائع ہو چکی ہے۔ یہ طبع شدہ متن مصنف (محمد ہاشم) کے مدفن تھرپال ضلع سیالکوٹ کے کسی خطی نسخہ پر مبنی ہے جس کی تاریخ کتابت اور کاتب کے بارے میں مقدمہ نویس نے اطلاع نہیں دی ہے

برق صاحب سے ان کے اردو مقدمہ میں جو فروگذاشتیں اور اغلاط سرزد ہوئی ہیں ان کی نشاندہی حضرت شرافتؒ نے اپنے رسالہ "تنقیح الاخبار از مقدمہ چہار بہار" میں کی ہے۔ یہ رسالہ ۱۶ شعبان ۱۴۰۰ھ کو تالیف ہوا اور ۳۱ صفحات پر مشتمل ہے۔

سید عارف نوشاہی

Marfat.com